صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ۔

صوبائی اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز منگل مورخہ 24 جون 2008 بمطابق 19 جمادی الثانی 1429ھ صبح گیارہ بجکر پانچ منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر کرامت اللہ خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اسکا ترجمہ

اعوذ باللہ من الشطن الرجیم ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَمَنۡ أَعۡرَضَ عَن ذِكۡرِي فَإِنَّ لَهُۥ مَعِيشَةً ضَنكًا وَنَحۡشُرُهُۥ يَوۡمَ ٱلۡقِيَـٰمَةِ أَعۡمَىٰ O قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرۡتَنِيٓ أَعۡمَىٰ وَقَدۡ كُنتُ بَصِيرًا O قَالَ كَذَٰلِكَ أَتَتۡكَ ءَايَـٰتُنَا فَنَسِيتَهَا ۖ وَكَذَٰلِكَ ٱلۡيَوۡمَ تُنسَىٰ O وَكَذَٰلِكَ نَجۡزِي مَنۡ أَسۡرَفَ وَلَمۡ يُؤۡمِنۢ بِـَٔايَـٰتِ رَبِّهِۦۚ وَلَعَذَابُ ٱلۡأَخِرَةِ أَشَدُّ وَأَبۡقَىٰٓ O أَفَلَمۡ يَهۡدِ لَهُمۡ كَمۡ أَهۡلَكۡنَا قَبۡلَهُم مِّنَ ٱلۡقُرُونِ يَمۡشُونَ فِي مَسَـٰكِنِهِمۡ ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَأَيَـٰتٍ لِّأُوْلِي ٱلنُّهَىٰ Oوَلَوۡلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتۡ مِن رَّبِّكَ لَكَانَ لِزَامًا وَأَجَلٌ مُّسَمًّى۔

ترجمہ: اور جو میری نصیحت سے منہ پھیرے گا اس کی زندگی تنگ ہو جائے گی اور قیامت کو ہم اسے اندھا کر کے اٹھائیں گے۔ وہ کہے گا میرے پروردگار تو نے مجھے اندھا کر کے کیوں اٹھایا میں تو دیکھتا بھالتا تھا۔ خدا فرمائے گا کہ ایسا ہی (چاہیئے تھا) تیرے پاس میری آیتیں آئیں تو تو نے ان کو بھلا دیا۔ اسی طرح آج ہم تجھ کو بھلا دیں گے۔ اور جو شخص حد سے نکل جائے اور اپنے پروردگار کی آیتوں پر ایمان نہ لائے ہم اس کو ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں۔ اور آخرت کا عذاب بہت سخت اور بہت دیر رہنے والا ہے۔ کیا یہ بات ان لوگوں کے لئے موجب ہدایت نہ ہوئی کہ ہم ان سے پہلے بہت سے لوگوں کو ہلاک کر چکے ہیں جن کے رہنے کے مقامات میں یہ چلتے پھرتے ہیں۔ عقل والوں کے لئے اس میں (بہت سی) نشانیاں ہیں۔ اور اگر ایک بات تمہارے پروردگار کی طرف سے پہلے صادر اور (جزائے اعمال کے لئے) ایک میعاد مقرر نہ ہو چکی ہوتی تو (نزول) عذاب لازم ہو جاتا۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، پوائنٹ آف آرڈر۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: تھوڑا سا یہ مجھے پڑھنے دیں، پھر اس کے بعد۔ ان معزز اراکین اسمبلی نے رخصت کیلئے درخواستیں ارسال کی ہیں: محترمہ نگہت اورکزئی صاحبہ، ایم پی اے نے پورے بجٹ اجلاس کیلئے: جناب وجیہہ الزمان خان، ایم پی اے نے آج کیلئے: محترمہ ستارہ ایاز صاحبہ، وزیر سماجی بہبود نے آج کیلئے: جناب امجد خان آفریدی، وزیر ہاؤسنگ نے آج اور کل کیلئے تو Is it the desire of the House that leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: Leave is granted.

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر!۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: پہلے عبدالاکبر خان۔

اراکین اسمبلی کی تنخواہوں میں اضافہ

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ اس بات کی طرف دلانا چاہتا ہوں کہ یہ ہمیں کٹ موشنز کی جو فہرست ملی ہے، یہ ڈیمانڈ نمبر 2 سے شروع ہوتی ہے لیکن ڈیمانڈ نمبر 1 جو پراونشل اسمبلی کا ہے، اس پر میں نے کٹ موشن جمع کی تھی، مجھے پتہ ہے کہ Charged expenditure پر نہیں ہو سکتا، اسمبلی سیکرٹریٹ کا جو Expenditure ہے اور آپ کے آفس کا اور ڈپٹی سپیکر کا، اس پر نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ Charged expenditure ہے لیکن اس میں جو Voted expenditure ہے، جس کا تعلق ہماری صوبائی اسمبلی کے ممبران کی تنخواہوں سے ہے، تو میں اس کٹ موشن کے ذریعے یہ بتانا چاہتا تھا کہ جناب سپیکر، 1996 سے لیکر اب تک بارہ سال ہوگئے ہیں اور ان ایم پی ایز کی تنخواہوں میں کوئی اضافہ نہیں ہوا ہے اور نہ ابھی تک ان کے الاؤنسز میں اضافہ ہوا ہے اور جناب سپیکر، باقی جو ڈیپارٹمنٹس ہیں، جو ایگزیکٹیو تھے، منسٹرز ہیں، چیف منسٹر ہے، ان کے مشاہرات میں ہر سال Increase 50% ہو رہا ہے، تو خدا کیلئے، دنیا کی جو سب سے کم ترین اسمبلی ہے، جہاں پر سب سے کم تنخواہیں ملتی ہیں۔ (تالیاں) جناب سپیکر، حکومت سے درخواست کرتے ہیں کہ آپ کیلئے تو یہ ڈیمانڈ بھی پاس کرتے ہیں، آپ کا بجٹ بھی پاس کرتے ہیں، ہماری مجبوری ہے کہ پاس کریں لیکن جناب سپیکر، آپ ہمارا بھی خیال کریں، ہمارا بھی خیال کریں کہ آپ (تالیاں) جناب سپیکر، اسلئے

میں یہ سمجھتا تھا کہ اگر ہمیں وہ کٹ موشن، لیکن ابھی چونکہ لسٹ میں اسکا نام نہیں آیا ہے، صرف میں آپکو بتانا چاہتا تھا اور یہ Perception کہ ہر ایم پی اے اتنا مالدار ترین شخص ہوگا کہ بشیر خان اور رحیم داد خان کی طرح ان کو ضرورت نہیں ہوگی (تالیاں) لیکن ہر ایم پی اے اتنا مالدار تو نہیں ہوتا جناب سپیکر، اور یہ Perception ہم کیوں، جناب سپیکر، یہ Perception پریس میں بھی ہے اور سب جگھوں پر ہے کہ ہر ایم پی اے جب یہاں پر Elect ہو کر آتا ہے، وہ اتنا مالدار شخص ہوگا کہ اس کو تنخواہ کی ضرورت نہیں ہوگی لیکن ہم سب لوئر مڈل کلاس کے لوگ ہیں اور اگر ہم یہ Perception لے لیں کہ صرف مالدار لوگ اسمبلی میں آئیں گے، غریب لوگ یا متوسط طبقہ کے لوگ اسمبلی میں نہیں آئیں گے تو میرے خیال میں یہ Perception غلط ہوگا۔ اسلئے میری درخواست ہے، حکومت سے بھی درخواست ہے اور آپ سے بھی درخواست ہے جناب سپیکر، کہ اس بجٹ اجلاس میں یہ بل لائیں اور پھر میں کہتا ہوں کہ دنیا میں سب سے کم تنخواہیں جہاں پر ملتی ہیں، وہی تنخواہیں ہمیں دی جائیں لیکن جناب سپیکر، کم از کم چپڑاسی کی تنخواہ تو نہ دیں نا۔ (تالیاں)

جناب سپیکر: بشیر بلور صاحب۔

جناب بشیر احمد بلور (وزیر بلدیات): جناب سپیکر صاحب، زه ستاسو شکر گزار یمه۔ عبدالاکبرخان پرون هم مهربانی کړے وه، زما نوم ئے اغستے وو، نن ئے بیا واغستو۔ عبدالاکبر خان زمونږه ورور دے او مونږ ټول رونړه یو او دے کښ داسے هیڅ خبره نشته چه څوک مالدار دے او څوک غریب دے۔ خدائے ته پته لګی چه ما نه ډیر دلته زمونږ رونړه ناست دی، منورخان ناست دے، سکندر خان صاحب ناست دے، پرویز خټک ناست دے او خالی زما نوم دا دویم ځل دوئ چه اخلی، زهٔ د دوئ شکر ګزار یمه او دوئ ته تسلی ورکوم چه انشاءالله حکومت به د دوئ د حکم تعمیل، کوشش به کوؤ چه مونږه هر څنګه چه کولے شو، مونږ به ئے کوؤ۔ (تالیاں)

جناب عبدالاکبر خان: ہم بھی راضی، وہ بھی راضی، آپ قاضی ہیں۔

جناب سپیکر: بس جی دوئ چه-----

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جاوید عباسی۔

قائد مسلم لیگ (ن) میاں محمد نواز شریف کے کاغذات نامزدگی کا استرداد

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر! میں آپ کا انتہائی مشکور ہوں اور میں آج سمجھتا ہوں کہ یہ بہت خاص بجٹ اجلاس ہے لیکن جس مسئلے کی طرف میں جناب سپیکر، آپ کی اور اس معزز ایوان کی توجہ مبذول کروانا چاہ رہا ہوں، وہ انتہائی اہم مسئلہ ہے اور اگر اس موقع پر ہم سارے لوگ اکٹھے نہ ہوئے اور ہم نے اس کا مقابلہ نہ کیا تو مجھے خدشہ ہے کہ جس بجٹ پہ آج ہم بات کر رہے ہیں اور آنے والی Priorities اور ترجیحات ہم آج اس ایوان کے ذریعے Fix کر رہے ہیں، شاید ہمیں موقع نہ مل سکے کیونکہ وہ قوتیں جنہوں نے پچھلے کئی سالوں سے اس ملک میں آمریت نافذ کی ہوئی تھی اور انکی زرداد ڈکٹرشپ اس ملک میں تھی، آج ان ایوانوں کے خلاف، ان Elected لوگوں کے خلاف ایک دفعہ پھر سازش شروع ہو گئی ہے اور آج اس معزز ایوان سے میری ریکویسٹ ہو گی کہ آج ہم نے یہ نہیں دیکھنا کہ ہمارا نظریاتی اختلاف کسی ایک آدھ سے ہو سکتا ہے، ہم مختلف جماعتوں کے لوگ ہو سکتے ہیں، ہمارا منشور مختلف ہو سکتا ہے لیکن اگر کوئی شب خون جمہوریت پر مارے گا، کوئی جمہوریت کو Delay کرنے کی کوشش کرے گا، کوئی اس ملک سے جمہوریت ختم کرنے کی کوشش کرے گا تو پھر ہم سب کو اکٹھا اس کیلئے لڑنا پڑے گا، کھڑا ہونا پڑے گا۔ اسلئے میں آج میاں محمد نواز شریف جو پاکستان مسلم لیگ (ن) کے قائد ہیں، ہماری جماعت کی الحمدللہ پنجاب کے اندر حکومت ہے، مرکز میں بھی ہم حکومت کے پارٹنرز ہیں اور ہم نے سپورٹ کی ہے، ہم نے اس صوبے میں بھی آپ کو اور اے این پی کو پورا سپورٹ کیا ہے، ان کے خلاف ایک سازش کے تحت انکے کاغذات نامزدگی مسترد کئے گئے ہیں اور یہ کون لوگ ہیں مسترد کرنے والے؟ یہ وہی لوگ ہیں، ہم کہہ رہے تھے اور ہم بار بار کہتے ہیں کہ اگر اس ملک کے اندر عدالتیں آزاد نہیں ہوئیں، اس ملک کی عدلیہ آزاد نہیں ہوئی، اگر ایک دفعہ پھر ہم نے پی سی او کے ان ججز کو اسی صورت میں چھوڑ دیا تو پھر آپ یقین کریں کہ یہ جمہوریت نہیں چلنے دیں گے، اسی طرح پھر شب خون ماریں گے۔ یہ طالع آزما جو پیچھے چلے گئے تھے، اب سازشوں کیلئے پھر ایک دفعہ اکٹھے ہو گئے ہیں تو میری آپ سے ریکویسٹ ہے، اس ایوان سے ریکویسٹ ہے اور یہ تمام Elected لوگ ہیں، یہ جمہوریت پر Believe کرنے والے لوگ ہیں، ان کا لوگوں نے اسلئے انتخاب کیا ہے کہ جمہوریت پر رکاوٹ ڈالنے والے ہر آدمی کا راستہ روکیں گے، میری ان سے ریکویسٹ ہے کہ آج یہ ہمارے ساتھ اس معاملے میں کھڑے ہو جائیں اور جناب سپیکر،۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ۔۔۔۔۔۔۔۔

جناب محمد جاوید عباسی: میں نے کہا کہ سپیکر صاحب کی توجہ لے لوں ذرا۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بس مختصر کریں۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر، میں بالکل آپ کے حکم کے مطابق، ہم اس کی پر زور مذمت کرتے ہیں، جو کچھ ہوا ہے، میں اس کی ڈیٹیل بتاؤں گا کہ یہ ججز نے کس لئے کیا ہے، کون تھا، وہ آڑے کون تھا؟ وہ ڈسٹرکٹ ریٹرننگ آفیسرز بھی جوڈیشری سے تعلق رکھتے تھے جنہوں نے یہ Papers accept کئے ہیں لیکن بات جب پی سی او ججز کے پاس پہنچی ہے، پہلے انہوں نے تین بنچز بنائے ہیں، تین رکنی بنچ تشکیل دیا گیا ہے، اس میں تین ججز تھے، انہوں نے کہا کہ جی ہم نہیں سنتے تو دوسرے بنچ کو بھیج دیا گیا ہے۔ پھر ہماری بات سنے بغیر انہوں نے فل کورٹ تشکیل دیا ہے۔ جناب سپیکر، ان کو ڈر کیا ہے اور کس لئے یہ کرنا چاہ رہے ہیں؟ ان کو پتہ ہے کہ میاں محمد نواز شریف نے اب سٹینڈ لے لیا ہے، انہوں نے کہا کہ قوم اب چاہتی ہے کہ جنہوں نے اس جمہوریت کے اوپر شب خون مارا ہے، انشاء اللہ ا ن کے خلاف Impeachment لائیں گے، ان معصوم بچیوں کو جو لال مسجد میں شہید کیا گیا ہے، ان کے خون کا بدلہ اب ان سے الحمد للہ لینے کیلئے جائیں گے اور ان کو کوئی Safe راستہ نہیں دیں گے۔ آج جمہوری قوتوں نے ہمارے ساتھ اس معاملے پر کھڑا ہونا ہے اور ہمارے ساتھ اٹھنا ہے۔ میں آپ سے یہ ریکویسٹ کر رہا ہوں کہ ہمیں قرارداد مذمت پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: تھینک یو جاوید عباسی صاحب، عدالت میں چونکہ وہ ہے، اسلئے اس کو ہم یہاں Criticize نہیں کر سکتے، Thank you very much عدالت کی طرف سے جو بھی، جوڈیشری کو ہم یہاں Criticize نہیں کر سکتے۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر، ہم اس Act کو Condemn کرتے ہیں، ہم کہتے ہیں کہ ۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ڈیمانڈ، اب آتے ہیں پروسیجر کی طرف۔

جناب حبیب الرحمن تنولی (وزیر مال): جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: ابھی نہیں، ابھی نہیں، ابھی تھوڑا سا Process چلنے دیں، پھر اسکے بعد چلتے ہیں۔

جناب محمد جاوید عباسی: پھر ہم واک آؤٹ کرتے ہیں۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: سر، ہم کسی کو Condemn نہیں کر رہے ہیں، Basically جو بندہ بیٹھا ہوا ہے، ہم اس کو Condemn کرتے ہیں۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ سارے بیٹھ جائیں، ایک بندہ جواب دے دیں، ٹریژری بنچز کی طرف سے کوئی جواب دے دیں۔ ٹریژری بنچز کی طرف سے بشیر بلور صاحب۔۔۔۔۔

وزیر مال: ان کو ٹی اے، ڈی اے اور الاؤنسز۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: وہ چھوڑ دیں ابھی، بشیر بلور صاحب اس پر بات کریں۔

جناب بشیر احمد بلور (سینیئر وزیر): جناب سپیکر صاحب، میں شکر گزار ہوں آپ کا اور خاصکر سردار صاحب کا کہ انہوں نے مسئلہ اٹھایا ہے۔ ہم بھی اس کو Condemn کرتے ہیں مگر چونکہ جوڈیشری کا فیصلہ ہے، اسلئے ہم اس خاص شخص کو Condemn کرتے ہیں جس نے یہ فیصلہ کیا ہے اور یہ ہمارا حق بھی ہے اور ہم ان کے ساتھ ہیں اس بات پر کہ ایک جمہوری پراسس چل رہا تھا اور اس کو روکنے کی کوشش کی گئی ہے۔ ہماری ساری لیڈر شپ نے اس کو Condemn کیا ہے۔ زرداری صاحب نے بھی اس کو Condemn کیا تو ہم بھی اس کو Condemn کرتے ہیں لیکن ایک Individual کو، Not as a whole. (تالیاں)

جناب سپیکر: تھینک یو بشیر بلور صاحب، بس ابھی بیٹھ جائیں، بس ہو گئی۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: ہمیں قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: قرارداد ابھی نہیں۔ ڈیمانڈز، کٹ موشنز، ڈیمانڈ نمبر 1۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر، ہم Protest کرتے ہیں، ہمیں قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

(اس مرحلے پر مسلم لیگ (ن) سے تعلق رکھنے والے اراکین نے واک آوٹ کیا)

مطالبات زر پر بحث اور رائے شماری

جناب سپیکر: بس اس سے زیادہ کچھ نہیں ہو سکتا جو آپ کیلئے بشیر بلور صاحب نے کہا اور اوپر سے بھی سب نے Condemn کیا ہے۔ ڈیمانڈ نمبر 1۔

The Honourable Minister for Law and Parliamentary Affairs, NWFP, to please move his Demand No. 1. The Honourble Minister for Law, please.

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون و پارلیمانی امور): تھینک یو سر۔ میں ایک تحریک پیش کرتا ہوں کہ "صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ -/45,753,000 روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا

کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2009 کو ختم ہونے والے سال کے دوران صوبائی اسمبلی کے سلسلے میں برداشت کرنے ہونگے"۔ I believe there are no cut motions, so if your honour could put it to vote jee.۔

Mr. Speaker: The motion moved that:

"a sum not exceeding Rs. 45, 753,000/- only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2009, in respect of Provincial Assembly".

Since no cut motion has been received from any Honourable Member on Demand No.1, therefore, the question before the House is that Demand No. 1 may be granted?

Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it, Demand No. 1 is granted. Demand No. 2. The Honourable Minister for Law, NWFP, to please move Demand No. 2 on behalf of the Honourable Chief Minister, NWFP. The Honourable Minister for Law, please.

ایک دو منسٹرز صاحبان ذرا جائیں اور ان بھائیوں کو منا کر لائیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ "صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 750,514,000/- روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2009 کو ختم ہونے والے سال کے دوران نظم ونسق عمومی کے سلسلے میں برداشت کرنے ہونگے"۔

Mr. Speaker: The motion moved that

"a sum not exceeding Rs. 750, 514,000/- only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2009 in respect of General Administration".

Cut motions on Demand No. 2. Mr. Abdul Akbar Khan., MPA, to please move his cut motion on Demand No. 2.

Mr. Abdul Akbar Khan: Janab Speaker, I beg to move a cut motion of rupees twenty crore.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees twenty crore only. Mr. Abdul Sattar

Khan, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 2. Mr. Abdus Sattar Khan, MPA, please. Not present, it lapses. Mr. Israrullah Khan Gandapur, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 2. Mr. Israrullah Khan Gandapur, MPA, please.

جناب اسراراللہ خان گنڈاپور: سر، دس ہزار کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion moved that the total grant may be reduced by rupees ten thousand only. Malik Qasim Khan Khattak, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 2. Mr. Qasim Khan Khattak Sahib. Not present. It lapses. Syed Muhammad Sabir Shah, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 2. Syed Sabir Shah Sahib. Not present, it lapses. Alhaj Sanaullah Khan Miankhel, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 2. Mr. Sanaullah Khan Miankhel Sahib, please. Not present, it lapses. Haji Qalandar Khan Lodhi, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 2. Haji Qalandar Khan Lodhi Sahib.

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر، اپنی کٹوتی کی تحریک پیش کرنے سے پہلے آپ سے میری Request ہے کہ میں نے دو تین دفعہ فلور آف دی ہاؤس مانگا، کوئی Important مسئلہ تھا، اس وقت بات میں کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔۔

(اس مرحلہ پر معزز ارکان اسمبلی واک آؤٹ ختم کرکے ایوان میں واپس آ گئے)

(تالیاں)

حاجی قلندر خان لودھی: آپ نے مجھے فلور نہیں دیا تو اسلئے میں یہ سمجھتا ہوں کہ مجھے یہ کٹوتی وغیرہ پیش کرنے کا، جب میری ضرورت نہیں ہے آپ کو تو میرے خیال میں اپنی یہ کٹوتی اور یہ جو کٹ موشنز ہیں، یہ میں، نہیں، اگر مجھے آپ ٹائم۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ ڈسکشن ابھی نہیں، بعد میں دیں گے ٹائم۔

حاجی قلندر خان لودھی: تو میں اس کو۔۔۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one thousand only. Mr. Muhammad Ali Khan, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 2.

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر، میرا تو نہیں ہوا۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ کا ہو گیا ہے۔ نہ جی آپ کا تو موشن ہو گیا جی۔

Janab Muhammad Ali Khan, please. Not present, it lapses. Mr. Akram Khan Durrani, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 2. Not present, it lapses. Mr. Ziad Akram Durrani, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 2. Absent, it lapses. Mr. Sikandar Hayat Khan Sherpao, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 2.

<u>Mr. Sikandar Hayat Khan:</u> Mr. Speaker Sir, I beg to move a cut motion of hundred rupees on Demand No. 2.

<u>Mr. Speaker:</u> The motion moved that the total grant may be reduced by rupees one hundred only. Mr. Munawwar Khan Advocate, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 2. Mr. Munawwar Khan Advocate, please.

<u>جناب منور خان ایڈوکیٹ</u>: جناب سپیکر، میں بائیس روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

<u>Mr. Speaker</u>: The motion moved that the total grant may be reduced by rupees twenty two only. Mr. Javed Abbasi, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 2. Mr. Javed Abbasi, MPA, please.

<u>جناب محمد جاوید عباسی</u>: میں محکمہ کی ناقص کارکردگی کی وجہ سے جو کٹ موشن اس ہاؤس کے سامنے Move کر رہا ہوں، Just twenty rupees, Sir۔

<u>Mr. Speaker</u>: The motion moved that the total grant may be reduced by rupees twenty only. Malik Hayat Khan, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 2. Malik Hayat Khan, please. Not present, it lapses. Mr. Abdul Akbar Khan, MPA, please.

<u>جناب عبدالاکبر خان</u>: تھینک یو، جناب سپیکر۔ میرے خیال میں یہ تقریباً سارے ڈیمانڈز میں انتہائی بڑا اور اہم ڈیمانڈ ہے کیونکہ اس میں گورنر ہاؤس، چیف منسٹر ہاؤس، منسٹرز اور سارے Major departments ہیں۔ جناب سپیکر، یہ جو آنریبل منسٹر نے ڈیمانڈ Move کی ہے تو یہ Voted expenditure پر انہوں نے Move کی ہے لیکن گورنر ہاؤس کا تقریباً پانچ کروڑ روپے کا Charged expenditure بھی اس میں شامل ہے۔ جناب سپیکر، اگر فنانس ڈیپارٹمنٹ ہو یا جو بھی ڈیپارٹمنٹ ہو، اس کا سب سے پہلے کام یہ ہوتا ہے کہ وہ محکمہ کے جو انتظامی اور Financial matters ہیں، ان کو صحیح رکھے۔ جناب سپیکر، Last year اس ڈیمانڈ کیلئے اس اسمبلی سے پینسٹھ کروڑ روپے مانگے گئے تھے، 650 million rupees were granted by this House for the whole year of 2007-08 اس محکمے کو لیکن اگر آپ اس کی Revised estimates دیکھیں تو Jump کر کے جناب

سپیکر، 133 crore یعنی More than double ہو گئے یعنی جو پیسہ انہوں نے مانگا تھا پینسٹھ کروڑ روپے اس محکمے اور سارے منسٹرز، چیف منسٹر اور گورنر ہاؤس کیلئے، تو وہ More than 100 % increase ہو گیا ہے۔ جناب سپیکر، آپ مانگتے پینسٹھ کروڑ ہیں اور آپ ایک سو تینتیس کروڑ خرچ کرتے ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ آپ 100%، آخر ان کو یہ increase 100% کی اجازت کس نے دی؟ جناب سپیکر، ہم مانتے ہیں کہ 10% ,% 5 اوپر نیچے ہو سکتا ہے حالات کے مطابق لیکن 100%، اگر ایک ڈیپارٹمنٹ پانچ روپے ہم سے اس وقت مانگے اور وہ خرچ کرے دس روپے تو جناب سپیکر، یہ تو اس ہاؤس کے ساتھ مذاق ہے، یہ تو اس صوبے کے عوام کے ساتھ مذاق ہے کہ آپ یہاں پر جب ڈیمانڈ کرتے ہیں تو اپنی Requirements لاتے ہیں، فنانس ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ آپ ڈسکس کرتے ہیں کہ یہ ہماری سال کی Requirements ہیں اور وہ Requirements محکمہ آپ کیلئے بجٹ میں ڈال دیتا ہے اور آپ نے کہا کہ مجھے پینسٹھ کروڑ روپے کی ضرورت ہے اور پینسٹھ کروڑ روپے اس ہاؤس نے آپ کو دے دیئے لیکن پینسٹھ کروڑ خرچ کرنے کی بجائے آپ نے ایک سو تینتیس کروڑ روپے خرچ کر دیئے۔ آج اگر آپ ہم سے ستر کروڑ، پچھتر کروڑ مانگ رہے ہیں تو جناب سپیکر، ہم یہ Presume نہ کریں کہ آپ آئندہ سال ایک سو پچاس کروڑ روپے خرچ کریں گے؟ اگر آپ پچھلے سال پینسٹھ کروڑ مانگ کر ایک سو تینتیس کروڑ خرچ کر سکتے ہیں تو آج اگر آپ ہم سے پچھتر کروڑ مانگ کر بغیر Charged expenditure کے جو چار پانچ، دس کروڑ الگ ہونگے، تو جناب سپیکر، یہ Financial discipline اگر اس طرح ہے اور پھر آپ اس میں دیکھیں جناب سپیکر، ہر ڈیپارٹمنٹ کی، اس کے جو اندر ڈیپارٹمنٹس ہیں، ہر ایک کی جو Expenditure ہے، وہ ہر فیلڈ میں Expenditure double کرتے جا رہے ہیں۔ اگر آپ نے الیکٹریسٹی کیلئے پچاس لاکھ مانگے ہیں تو آپ الیکٹریسٹی پر ایک کروڑ خرچ کر رہے ہیں۔ اگر آپ نے ٹیلیفون کیلئے پندرہ لاکھ مانگے ہیں تو آپ ٹیلیفون پر تیس لاکھ خرچ کر رہے ہیں، تو یہ آپ کا کیسے Financial discipline ہے؟ اگر ہر محکمہ اپنی جو Allocation ہے، اس سے 100% increase خرچ کرے تو اس صوبے کی حالت کیا ہو جائیگی؟ جناب سپیکر، پھر اس کا اثر ہمارے اے ڈی پی پر پڑے گا کیونکہ جب آپ ریونیو سائڈ پر خرچہ کرینگے تو آپ کے پاس تو کوئی دوسرا راستہ ہے نہیں کہ آپ وہ پیسہ پیدا کریں تو Naturally اے ڈی پی، تو اب اس میں جناب سپیکر، جو Minor Heads ہیں، کل بھی میں نے یہاں پر کہا تھا، اب جناب سپیکر، منسٹرز اور چیف منسٹر دونوں کا سولہ کروڑ روپے کا خرچہ اس میں ڈالا گیا ہے کہ

سولہ کروڑ، چوہتر لاکھ روپے ہمارے لئے دے دیں، اب اگر پچھلے سال بارہ کی بجائے آپ نے سولہ کروڑ خرچ کر دیئے اسی ہیڈ میں، جو Minor Head ہے، اس میں جب آپ نے بارہ کروڑ مانگے اور آپ نے خرچہ کیا سولہ کروڑ کا تو یہ آئندہ سال ہم کیا Presume کریں کہ جب آپ سولہ کروڑ مانگ رہے ہیں تو آپ پچیس کروڑ خرچ نہیں کرینگے؟ کرینگے کیونکہ یہ جو بارہ کروڑ کا میں ذکر کر رہا ہوں جناب سپیکر، یہ سولہ کروڑ اس وقت کا خرچہ ہے کہ جب سترہ، اٹھارہ منسٹرز تھے، ان کیلئے یہ سولہ کروڑ روپے کا خرچہ تھا، اب جب منسٹرز کی تعداد بڑھے گی تو Naturally آپ نے تو سولہ کروڑ رکھ دیئے لیکن میں یہاں پر اس ہاؤس کے اس فلور پر یہ آپ کو کہہ رہا ہوں جناب سپیکر، کہ یہ سولہ کروڑ پر نہیں ٹکے گا، یہ کم از کم بیس، پچیس کروڑ تک پہنچ جائیگا تو اب جناب سپیکر، اگر آپ، اور میں پھر یہ کہتا ہوں کہ جو چیف منسٹر ہاؤس ہے، اس میں ٹوٹل جناب سپیکر، دو سو چار ایمپلائیز ہیں اور جو منسٹرز کے ساتھ ہیں، وہ ایک سو پچانوے ایمپلائز ہیں، یہ ٹوٹل تین سو ننانوے جو جونئیر سٹاف ہے، انکے ایمپلائز ہیں۔ اب اگر pay scale 20 % پر آپ Increase ڈال دیں تو جناب سپیکر ایک سو تیس لاکھ روپے بنتے ہیں یعنی ایک کروڑ تیس لاکھ روپے، اس میں منسٹرز کا جو نیچلا سٹاف ہے، اس کی تنخواہیں ہیں اور چار کروڑ، تیس لاکھ روپے چیف منسٹر صاحب کے سٹاف کی تنخواہیں ہیں تو یہ پانچ کروڑ یا ساڑھے پانچ کروڑ کی تنخواہیں، ان پر اگر 20 % لگا دیں تو ایک کروڑ روپے اس کا زیادہ خرچہ ہو جائیگا لیکن جناب سپیکر، اگر آپ 50%, 60%, 70% ہر Minor Head میں Increase کرتے جائیں گے اور چونکہ ان کے ساتھ Within the Grant re-appropriation کا اختیار ہے، اسلئے ڈیپارٹمنٹ اس کا غلط استعمال کر کے دوسرے ہیڈ سے پیسہ لا کر غلط اس میں ڈالتے ہیں۔ جناب سپیکر، کیا یہ صوبہ پچپن کروڑ، پچاس لاکھ روپے کے ہیلی کاپٹر کا متحمل ہو سکتا ہے؟ جناب سپیکر، پچپن کروڑ، پچاس لاکھ روپے کا ہیلی کاپٹر اس صوبے نے خریدا۔ جب ہم کہتے ہیں کہ poverty line 50% ہے، جب ہم کہتے ہیں کہ ہماری لیٹریسی ریٹ بیس، پچیس، تیس سے زیادہ نہیں ہے، جب ہم کہتے ہیں کہ اس صوبے کا ہر دوسرا شخص بھوکا سوتا ہے، جب ہم کہتے کہ اس صوبے میں غربت پاکستان ہی میں نہیں بلکہ دنیا میں سب سے زیادہ ہے، پھر ہم پچپن کروڑ روپے کا ہیلی کاپٹر خریدتے ہیں اور جناب سپیکر، وہ بھی چھوڑیں، سات کروڑ، ستتر لاکھ روپے کی گاڑیاں خریدی ہیں جناب سپیکر، سات کروڑ، ستتر لاکھ روپے کی، بہتر لاکھ کی۔۔۔۔

(مداخلت)

جناب عبدالاکبر خان: نہیں، میں تو آپ کی نہیں، ڈیپارٹمنٹ کی بات کر رہا ہوں۔ جناب سپیکر، یہی تو مصیبت ہے کہ جب ہم ڈیپارٹمنٹ کو Criticize کرتے ہیں تو منسٹرز، ہم تو جو خرچہ ہوا ہے، اس کی بات کر رہے ہیں جو آپ نے نہیں کیا ہے لیکن جناب سپیکر، سات کروڑ، ستتر لاکھ کی گاڑیاں، اس کا مطلب ہے کہ اگر گیارہ لاکھ روپے پر ہم گاڑی بتا دیں تو ستر گاڑیاں، نئی گاڑیاں اس صوبے میں خریدی گئی ہیں تو جناب سپیکر، یہ ایک ایسی چیز ہے جو منسٹر صاحب ہمیں بتائیں گے کہ یہ خرچہ ڈبل کیسے ہو گیا؟ اس کے علاوہ جناب سپیکر، اب اگر آپ ان کے جو منسٹرز کے POL، میں پھر کہتا ہوں کہ آپ کے منسٹرز نہیں، جو منسٹرز گزرے ہیں، میں ان کی بات کر رہا ہوں لیکن مجھے ڈر ہے کہ آپ بھی یہی کریں گے جناب سپیکر، تقریباً ستر لاکھ ان کے جو POL کا خرچہ ہے اور پھر یہ دیکھیں جناب سپیکر، کہ 38.4 یعنی ساڑھے اڑتیس لاکھ روپے پچھلے بجٹ میں مانگے گئے تھے منسٹروں کے POL کیلئے لیکن انہوں نے نوے لاکھ خرچ کر دیے POL پر، تیل پر نوے لاکھ روپے کا خرچہ کر دیا۔ اب جناب سپیکر، جب پچھلے سال نوے لاکھ روپے خرچہ کر لیا ہے تو اس سال ساٹھ لاکھ روپے کیسے یہ مانگ رہے ہیں؟ جناب سپیکر، جب منسٹرز کی تعداد بڑھ رہی ہے، پٹرول کی قیمتیں مہنگی ہو رہی ہیں تو یہ جو ساٹھ لاکھ انہوں نے اس سال کیلئے بتائے ہیں پھر آئندہ سال جب یہی بجٹ آئے گا تو Revised Estimate میں یہ ساٹھ لاکھ نہیں ہوں گے بلکہ یہ ایک کروڑ سے بھی تجاوز کر جائیں گے کیونکہ نوے لاکھ پچھلے سال آپ نے سترہ منسٹرز پر خرچہ کیا ہے تو جناب سپیکر، یہ Fictitious figure یہاں پر ہمیں پیش کر کے اس ہاؤس سے تو آپ پیسہ منظور کرا لیتے ہیں لیکن Actual میں جناب سپیکر، پھر اس صوبے کے غریب عوام کے ساتھ جو کچھ ہوتا ہے، اب جناب سپیکر، الیکٹرسٹی کیلئے ایک کروڑ، اکہتر لاکھ انہوں نے رکھا ہے، اچھا اور دوسری بات جو اسٹیبلشمنٹ ڈویژن ہے جناب سپیکر، اس میں اٹھاسی لاکھ POL کیلئے پچھلے سال مانگے پینتیس لاکھ انہوں نے سی۔این۔جی کیلئے مانگے، اب یہ کہاں جا رہے ہیں، یہ اسٹیبلشمنٹ ڈویژن والے کدھر سفر کر رہے ہیں؟ اٹھاسی لاکھ اور پینتیس لاکھ یعنی ایک کروڑ، تئیس لاکھ لیکن جناب سپیکر، پچھلے سال انہوں نے پٹرول پر اٹھاسی لاکھ کی بجائے ایک کروڑ، سڑسٹھ لاکھ کا خرچہ کیا، Which is more than 100% again یعنی POL پر آپ کا خرچہ ڈبل ہو گیا۔ جب آپ اپنا بجٹ بناتے ہیں تو آپ اتنا بھی نہیں سوچتے کہ آپ کا خرچہ کتنا ہو گا؟ ہم مانتے ہیں کہ پانچ دس پرسنٹ اونچ نیچ ہو سکتی ہے لیکن آپ اٹھاسی لاکھ مانگتے ہیں اور ایک کروڑ، سڑسٹھ لاکھ خرچ کرتے ہیں اور اس سال پھر ستانوے لاکھ مانگتے ہیں، پچھلے سال تو آپ نے ایک کروڑ، ترسٹھ لاکھ خرچ کئے تو

اس سال ستانوے لاکھ پر آپ کیسے گزارا کریں گے؟ اب گورنر ہاؤس کے جناب دیکھیں، وہ چونکہ پھر بھی Charged Expenditure پر ہم بول سکتے ہیں Though we cannot vote، مطلب ہے، اس کو ووٹ نہیں کر سکتے لیکن ہم بات کر سکتے ہیں۔ جناب سپیکر، آپ یقین کریں کہ گورنر ہاؤس کے خرچے بھی پچاس، ساٹھ فیصد ہر سال بڑھتے جا رہے ہیں۔ اس سال بھی ان کے خرچے بہت زیادہ بڑھتے جا رہے ہیں۔ گورنر ہاؤس، ٹھیک ہے ایک Constitutional Institution ہے لیکن جناب سپیکر، یہ پیسہ اس صوبے کے عوام کا ہے، اس صوبے کے غریبوں کے ٹیکسوں سے وصول کیا گیا پیسہ ہے، اب اگر آپ جناب سپیکر ہر POL کے اخراجات ڈبل کرتے ہیں، اب ہر چیز کا خرچہ ڈبل کرتے ہیں تو ہم یہ نہیں سمجھتے کہ یہ پیسہ کہاں سے آپ کاٹیں گے؟ میں پھر کہتا ہوں کہ منسٹر پی اینڈ ڈی نے کہا کہ ہماری 23% جو ہے نا، یہ 29% آپ کر لیں تو آیا 29% اے ڈی پی بڑھی ہے؟ لیکن جب آپ کی انتالیس کروڑ کی اے ڈی پی بتیس کروڑ پہ آتی ہے تو جناب سپیکر، کہاں سے یہ پیسہ کٹتا ہے؟ انہی اخراجات کیلئے اے ڈی پی سے آپ پیسہ کاٹتے ہیں تو میری درخواست ہوگی جناب سپیکر، اور جس طرح کل میں نے کہا، میں آپ سے بھی گزارش کرتا ہوں کہ ان چیزوں کو روکیں، میں منسٹر صاحب سے بھی کہتا ہوں کہ ان کو روکیں، یہ اس طرح کی شاہ خرچیاں، اس طرح کی بادشاہت اس صوبے کو لے ڈوبے گی۔ شکریہ، جناب سپیکر۔

<u>Mr. Speaker:</u> Thank you. Minister for Law, please.

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> سر! دا One by one اوکړئ جی۔

<u>جناب سپیکر:</u> هغه خو وائی چه One by one۔

<u>بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون و پارلیمانی امور):</u> زهٔ خو وایم جی دا څومره چه کټ موشنز دی په دے یو ګرانټ نمبر2 باندے، دا ټول د خپل بحث اوکړی، هغے نه پس به ورله مونږ بیا جواب ورکړو جی۔

<u>جناب سپیکر:</u> ٹهیک شو، ٹهیک شو۔ جناب اسرار الله گنداپور صاحب۔

<u>جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور:</u> سر، جتنے خدشات تھے، اس کے متعلق عبدالاکبر خان نے تفصیل سے بات کر لی ہے۔ اس میں سر، جیسا کہ کہا جاتا ہے کہ چونکہ یہ کام تو فنانس ڈیپارٹمنٹ کا ہوتا ہے، Allocation بھی کرتا ہے لیکن کچھ ایسے ہیڈز ہیں جو کہ مختلف جگہوں پر Reflect ہو رہے ہیں اور اس پر اگر منسٹر صاحب کے پاس بک ہو تو میں ان کی توجہ چاہوں گا۔ یہ سر، آپ Page 29 پر دیکھیں، Discretionary grant کی مد میں انہوں نے تقریباً کوئی دو لاکھ پچھلے سال لئے تھے اور اس میں باسٹھ لاکھ خرچ کر دیئے اور

ابھی باون لاکھ پھر مانگ رہے ہیں تو سر، اگر آپ دیکھیں Discretionary grant تو عبدالاکبر خان نے جیسے کہا کہ پچھلے لوگوں کی شاہ خرچیاں تھیں لیکن یہ تو نئی حکومت ہے، ان کی اپنی ایک ہیسٹری ہے اور اگر یہ بھی اس طریقے سے دولاکھ کو باون لاکھ تک لے جائیں گے Discretionary grant کی مد میں، تو پھر میرے خیال میں کوئی فرق تو نہیں ہوگا۔ اسی طریقے سے آگے چل کر آپ دیکھیں یہ Page 53، اچھا سر، اس میں Entertainment and gifts کیلئے کوئی باسٹھ لاکھ، بتیس ہزار، پانچ سو روپے تھے اور اس میں انہوں نے تقریباً کوئی ایک کروڑ، ترانوے لاکھ خرچ کئے ہیں اور اس طریقے سے ستر لاکھ مزید مانگ رہے ہیں تو سپلیمنٹری میں ہم ان سے ترانوے کے متعلق تو اس وقت پوچھیں گے، ہم اس میں یہ پوچھنا چاہتے ہیں، فرق تو نہیں آرہا، باسٹھ لاکھ کا جو ہیڈ انہوں نے رکھا تھا، اس کو بڑھا کے ستر لاکھ کر دیا اور یہ بھی اسی طریقے سے کہ یہ تحفے تحائف اگر چیف منسٹر صاحب دیں تو وہ تو گورنمنٹ کو Represent کرتے ہیں، ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ کوئی Foreign guests آتے ہیں، ان کو کچھ دینا پڑتا ہے، ایک روایت ہے ہمارے صوبے کی لیکن اگر آپ ہیڈ دیکھیں تو یہ تو چیف منسٹر صاحب کے ہیڈ سے ماوراء ہے اور اگر اس میں Entertainment اور Gifts کیلئے، پھر سر، آپ دیکھیں ایک اور Unrealistic سی فگر ہے اسی Page 53 پر، ٹرانسپورٹ کیلئے اکیس کروڑ روپے رکھے تھے، اس میں تقریباً کوئی ترسٹھ کروڑ انہوں نے غالباً خرچ کئے ہیں اور اگلے سال کیلئے تقریباً کوئی آٹھ لاکھ، چورانوے ہزار کا ایک اور ہیڈ انہوں نے رکھا ہے تو یہ جیسے عبدالاکبر خان نے کہا کہ بڑی Unrealistic سی فگرز ہیں اور یہ Entertainment اور Gifts کی چیف منسٹر سیکریٹریٹ میں بھی Provision ہے، انچاس لاکھ انہوں نے رکھے تھے، کوئی ایک کروڑ، چالیس لاکھ Spend ہوئے، اگلے سال کیلئے اکاون لاکھ، ہم سمجھتے ہیں کہ چیف منسٹر صوبے کو Represent کرتے ہیں لیکن اس کے ماوراء ہر جگہ پر Entertainment اور Gifts، تو یہ سر، فرق کہاں پر ہے؟ اسی طرح منسٹر صاحب کی میں توجہ چاہوں گا کیونکہ ان پوائنٹس پر جیسے کہ کہا جاتا ہے کہ Explanation ضروری ہوتی ہے، Hot and cold weather charges، اس میں سر، یہ Page 69 پر ہے، گیارہ ہزار پچھلے سال تھے، بیس ہزار کی Spending ہوئی ہے، اگلے سال کیلئے بارہ ہزار مانگ رہے ہیں تو سر، Hot and Cold weather charges تو انگریزوں کے ٹائم پر ہوتا تھا کہ جب آپ کی بجلی نہیں ہوتی تھی، وہ آپ کو برف اور کوئلہ دیتے تھے، آج تو سر، واٹر کولر ہے، آج یہ بارہ ہزار کی، بیس ہزار کی برف کون خریدتا ہے اور کون کوئلہ جلاتا ہے؟ تو یہ سر، ہمیں بتائیں کہ یہ کس قسم کے ہیڈز

ہیں؟ مطلب ہے کہ انگریز کے ٹائم سے چلے آرہے ہیں تو کبھی ان کو ختم کیا جائے گا کہ نہیں یہ Hot and Cold لگا رہے گا؟ اور سر، اس میں آگے چل کر Lump sum at the disposal of Finance Department، اچھا سر، اس میں دیکھیں آپ، کوئی دس کروڑ کا انہوں نے ہیڈ رکھا ہوا تھا، اچھا اس میں Spend تقریباً کوئی ایک کروڑ، تیئس لاکھ ہوئے ہیں، اگلے سال کیلئے تیرہ کروڑ مانگ رہے ہیں تو سر، یہ کیا ہوا اس مائیک کو؟۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: یہ مائیک ذرا آن کر لیں۔

<u>جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور</u>: اس میں سر، یہ Page 90 پر ہے Lump sum at the disposal of Finance Department، 037 اس کا ہیڈ ہے تو اس میں اگر آپ دیکھیں، یہ اس قسم کے ہیڈ اگر آپ رکھیں گے اور یقیناً یہ کام ہمارے اپوزیشن لیڈر کا تھا کیونکہ ہم تو اس گورنمنٹ کو Oppose نہیں کر رہے ہیں بلکہ یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ ایک نئی حکومت ہے، اچھی ہوگی اور ہم ان سے اچھائی کی امید رکھتے ہیں لیکن سر، اگر یہ طریقہ کار ہو اور ہم ان کے نوٹس میں بھی نہ لائیں تو یقیناً ان کی اصلاح بھی نہیں ہو سکتی، کام تو ان کا تھا لیکن یہ پتہ نہیں ہے کہ کیوں نہیں آئے؟ اور اس کے علاوہ سر، یہ میں توجہ چاہوں گا کیونکہ یہ بھی Fresh Force میں جنرل ایڈمنسٹریشن میں انہوں نے پوسٹیں مانگی تھیں ایکس چیف منسٹر اور سیکرٹریز کیلئے، چیف سیکرٹری کیلئے، یہ جو نوٹیفیکیشن ہوا تھا، "The competent authority has been pleased to approve the following facilities extended to the former Chief Minister, NWFP"، اچھا یہ پتہ نہیں ہے کہ 'Competent Authority' کون ہے؟ "Exemption from taking out licenses for possessing up to one prohibited bore and two non prohibited bore weapons"، سر، یہ Non prohibited bore weapon جو ہے، یہ تو آپ کے پرائم منسٹر کے علاوہ کوئی کر بھی نہیں سکتا اور صوبے والے ان کو کہتے ہیں کہ Prohibited bore، تو اس کے متعلق سر، یہ اس کو اجازت دیتے ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ ہمارے صوبے کی کوئی Competent Authority ہے، اگر ایسی کوئی اتھارٹی ہے تو سب ممبران کو بھی ملنا چاہیئے۔ "Pick and drop facilities at Peshawar, Islamabad Airport with protocol, detailment of staff car for a maximum of three days during their stay at Frontier House, Islamabad, Services of driver for life time to be appointed by the former Chief Minister, services of two gun-men security from Provincial Police for life time, provision of a Private

"Secretary (BPS-17) for life time" سر، یہ دو اکتوبر کا نوٹیفکیشن تھا۔ اچھا سر، جیسے عبدالاکبر خان نے کہا کہ ہمارا مقصد گورنمنٹ پر تنقید کرنا نہیں ہے کیونکہ یہ تو نئی گورنمنٹ ہے لیکن بات یہ ہے کہ ہم نوٹس میں اس وجہ سے لاتے ہیں کہ یہ ڈیپارٹمنٹ ہی پیسے مانگ رہا ہے اور یہ سر، دو اکتوبر 2007 کو ان کو اچھے طریقے سے پتہ تھا کہ یہ اسمبلی اگر اکتوبر میں نہ سہی نومبر میں تو ویسی ہی اس کی جو اپنی Natural death تھی، وہ ختم ہو رہی ہے تو اس ٹائم پر اس قسم کا نوٹیفکیشن، یہ تو Mala fide ہے۔ اگر اس قسم کے ایکٹ وہ کرتے ہیں اور پھر جیسے میں نے اپنی بجٹ سپیچ میں کہا تھا کہ وہ ہمیں ربڑ سٹیمپ کے طور پر استعمال کرتے ہیں تو ڈیپارٹمنٹ کی اصلاح سر، کرے گا اور اتنے کروڑوں، اربوں روپے کے اخراجات وہ کرتے ہیں اور پھر ہمیں استعمال کرتے ہیں تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ اس حکومت کیلئے جو تھوڑا ٹائم تھا، یقیناً اس میں سب کاٹ چھانٹ نہیں کر سکتے تھے لیکن اس کو Realistic بنانا ہے اور اس کو یہ ہونا چاہیئے کہ ڈیپارٹمنٹ پر کوئی چیک ہونی چاہیئے، اس کی Future improvement ہونی چاہیئے۔ شکریہ، سر۔

<u>جناب سپیکر:</u> حاجی قلندر خان لودھی صاحب۔

<u>حاجی قلندر خان لودھی:</u> جناب سپیکر! ڈیمانڈ نمبر 2 پر عبدالاکبر خان نے بڑی تفصیل سے بات کی اور خدشات کا بھی اظہار کیا، اسرار خان گنڈاپور نے بھی فگرز کے حوالے سے بات کی اور اصولی طور پر اسی چیز کو دہرایا۔ جناب سپیکر، میں یہ نہیں سمجھتا کہ وہ صوبہ جس کی غربت کی شرح 31% ہے، آیا ایسی شاہ خرچیوں کا متحمل ہو سکتا ہے کہ ڈیمانڈ جو رکھی جاتی ہے، اس کے پھر ڈبل خرچ کر دیئے جاتے ہیں اور پھر کوئی اس کی وجوہات بھی نہیں بتائی جاتیں کہ اس سے کیا Achievement ہوگی اور کیا Achievement ہو رہی ہے؟ تو میرے خیال میں جناب سپیکر، میں یہ سمجھتا ہوں کہ جب تک ہم اپنی چادر میں رہ کر اپنے وسائل کے مطابق اپنے غیر ضروری اخراجات کنٹرول نہیں کریں گے تو میرے خیال میں ہر آنے والا سال ہماری ڈیمانڈ پہلے سے ڈبل ہوتی جائے گی جو کہ اس غریب صوبے کے غریب عوام کے ساتھ انتہائی زیادتی ہے۔ میں یہ چاہوں گا کہ ہمارا ایک Trend بن چکا ہے کہ جو چلا جاتا ہے، سب کچھ اسکے کھاتے میں ڈال دیتے ہیں۔ ٹھیک ہے اس وقت گورنمنٹ بنچز کی ایک مجبوری ہے کہ دو مہینے کا ٹائم تھا، یہ کس چیز کو دیکھتے، کس چیز کو نہ دیکھتے۔ دیکھا جائے گا، اگلے سال ان کا بھی آ جائے گا، ان کو یاد دہانی کیلئے فلور آف دی ہاؤس پر میں کہتا ہوں کہ یہ فگرز نوٹ کر لیں، دیکھتے ہیں کہ آئندہ سال یہ کتنا کنٹرول کر سکتے

ہیں؟ چونکہ دونوں بڑی پارٹیاں ہیں، جمہوری پارٹیاں ہیں، سینیئر پارلیمنٹیرینز اس میں بیٹھے ہوئے ہیں، سیاستدان ہیں اور یہ اس غریب صوبے کے ساتھ کیا انصاف کریں گے؟ تو میں نے جو کم سی Amount کی کٹوتی پیش کی ہے جی لیکن اس میں Highlight یہ کرنا تھا کہ ہمیں اپنی چادر کے اندر رہ کر گزارہ کرنا ہوگا تب ہم کس صف میں کھڑے ہونے کے قابل رہ سکیں گے ورنہ آئے دن ہم غریب سے غریب تر ہوتے جائیں گے اور ہمارے صوبے کی حالت بد سے بدتر ہوتی جائے گی، جناب سپیکر۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: سکندر حیات خان شیرپاؤ، پلیز۔

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: مہربانی، جناب سپیکر۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جناب بشیر احمد بلور (سینیئر وزیر): حکومتی اور اپوزیشن کے ممبران صاحبان اپنی بات کر لیتے ہیں تو سارے بات کر کے کہتے ہیں کہ چلیں ہم کٹ موشن واپس لے لیتے ہیں، مگر ابھی تک ہر ایک نے بات کی اور واپس کسی نے بھی نہیں لی۔

جناب عبدالاکبر خان: نہیں، نہیں، وہ ریکویسٹ کریں، وہ ریکویسٹ۔۔۔۔۔۔

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: ابھی ہمیں کوئی جواب بھی نہیں ملا جی، ہم مطمئن نہیں ہوئے ہیں۔ ابھی جناب سپیکر،۔۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، جی۔

(شور)

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: جناب سپیکر، زۀ ستاسو مشکور یم چه تاسو ماله موقع راکړه۔ زیات تر خبرے خو عبدالاکبر خان او اسرار خان Point out کړلے۔ جناب سپیکر، بشیر خان پکښې مینځ کښې خبره هم اوکړه چه یره دا زیات تر د زوړ حکومت د غه دی، خو زۀ د دوئ Attention دے Page 60 طرف ته راګرځومه چه دا موجوده ګرانټ چه دے 2008-09 د پاره، دے کښې د چیف منسټر Discretionary grant یو کروړ روپۍ زیات Allocate کړے دے۔ تاسو ته پته ده چه دا Revolving fund وی او دا د هم زیات کړے شی نو Already دوه کروړه روپۍ وو، دا مخکښې پچاس لاکھ روپۍ وو، بیا د هغے نه تیر شوی حکومت کښې دا دوه کروړه روپۍ ته شو او اوس دا دے تین کروړ روپو ته دا اورسولے شو نو جناب سپیکر، دا خو بیا د دوئ د حکومت هم پکښې Involvement راځی هغه

لحاظ سره۔ جناب سپیکر، زۀ په دے باندے نه پوهیږمه چه په جنرل ایډمنسټریشن کښې دوئ جوړ کړے دے اکنامک کمیشن، چه دا اکنامک کمیشن ئے څه د پاره جوړ کړے دے؟ که دا ئے دے د پاره جوړ کړے دے چه یره دا خرچونه راکم کړی نو که تاسو د هغه اکنامک کمیشن هغه خپل بجټ اوګورئ نو هغوی هم هغه خپل بجټ Exceed کړے دے نو جناب سپیکر، چه یو کس هغه خپل بجټ Exceed کوی نو هغه به نورو ته څه مثال ورکړی او جنرل ایډمنسټریشن کښې څنګه چه عبدالاکبر خان اووئیل، د ګورنر صاحب بجټ موجود دے، دے کښې د سی ایم هاؤس بجټ موجود دے، دے کښې د منسټرانو صاحبانو بجټ موجود دے، چه د صوبے ایګزیکټیو یو مثال قائم نه کړی، هغوی Fiscal discipline اونه ساتی، هغوی په هغه خپل بجټ کښې پاتے نه شی د ننه نو جناب سپیکر، مونږ به د نورو محکمو نه به بیا څه طمع لرو چه هغوی به هغهFollow کوی؟ جناب سپیکر، دا خو You have to set an example او چه هغه Example کښې مونږ Increase اوکړو نو بیا به لاندے نور ډیپارټمنټس هم دغه شان Increase کوی۔ بل جناب سپیکر، دے باندے خو مونږ بحث کوؤ خو دا بحث هسے فضول بحث دے۔ په دے کښې که تاسو اوګورئ ډیر داسے هیډز دی چه هلته کښې صرف سل روپئ یا زر روپئ ایښودلے شوے دی خو بیا چه Actual دغه راغلے دے نو هغے کښې کروړونو روپئ خرچ شوے دی نو جناب سپیکر، دا خو دے هاؤس سره هسے دا بیوروکریسی یو لوبه کوی چه مونږ ته بعضے هیډز کښې لږ Allocation اوکړی او بیا د هغے نه پس Re-appropriation کوی او هغه زیاتوی۔ که تاسو اوګورئ جناب سپیکر، په Page 97 باندے 'Total purchase of transport' دے، یو جی هډو څه ساتلے شوی نه وو دے د پاره، هغے د پاره پینتیس ملین چه دی، دا خرچ شوی دی۔ جناب سپیکر، دغه شان یو کروړ او سینتالیس لاکھ روپئ د Purchase of plant and machinery د پاره چه صرف زر روپئ ورله ایښودلے شوے وے۔ جناب سپیکر، دا یو Trend شروع شوے دے او دا زمونږ دے ټول هاؤس سره، زمونږ دے ټولو ممبرانو سره یو لحاظ سره یو مذاق کیږی چه مونږ ته یو Amount اوښودلے شی او بیا دهغے، ټهیک ده مونږ په دے باندے پوهیږو چه یره پانچ، دس پرسنټ فرق راځی، بعضے داسے Un fore seen حالات وی

چه هغے کښې که Increase اوشی نو دا سړے منلے شی خو جناب سپیکر، چه یو ځائے کښې زر روپئ صرف ښودلی شوی او هلته کښې یو کروړ سینتالیس لاکھ روپئ خرچ شی نو دا تاسو سوچ اوکړئ دا څومره زره پرسنټ Increase دے ؟ جناب سپیکر، په دے بجټ باندے بحث کول په دغه لحاظ سره فضول دے۔ ما په خپل سپیچ کښې هم دا Point out کړے وو چه مونږ ته زیات تر که دا فگرز راکړے شوی دی، دا Arbitrary figures دی، دا هغه فګرز نه دی چه کوم به Actual budget کښې ورکړے کیږی او اصلی فګرز چه دی، هغه بیوروکریسی په خپلے مرضئ سره هغه سره به روستو جوړوی جناب سپیکر۔ دے خبرو سره جناب سپیکر، زۂ هغه خپل کټ موشن واپس کوم۔

Mr. Speaker: Thank you. Javed Abbasi Sahib, please.

جناب محمد جاوید عباسی: شکریہ۔جناب سپیکر، میں جو بات۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جاوید صاحب! سوری، منور خان پہلے آپ سے۔۔۔۔۔۔۔

جناب محمد جاوید عباسی: جی۔

جناب سپیکر: منور خان، پلیز۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر صاحب، اس کے بارے میں تو میرے خیال میں میرے دوستوں نے بہت سی باتیں کی ہیں اور میں بھی ان کے ساتھ Agree کرتا ہوں اور یہ تحریک میں واپس لیتا ہوں۔

جناب سپیکر: جاوید عباسی صاحب۔

جناب محمد جاوید عباسی: تھینک یو۔جناب سپیکر، جو باتیں عبدالاکبر خان صاحب نے اور گنڈاپور صاحب نے کی ہیں، میں ان کی ڈیٹیل دوہراوں گا نہیں، میں اس معزز ایوان کے سامنے جناب سپیکر، آپ کی وساطت سے صرف اتنی بات کروں گا کہ جب بجٹ ہمارے سامنے آتا ہے، ہم اس کو پڑھتے ہیں، کٹ موشنز یہاں Move کرتے ہیں اور ڈیپارٹمنٹ کے اوپر سال میں ایک وقت آتا ہے جب اسمبلی کے ممبران کا چیک ان کے اوپر آتا ہے، بات کرتے ہیں تو مجھے یقین ہے کہ جو آج ہمارے دوست حکومت میں بیٹھے ہیں، وہ ہم اس طرح نہیں لیں گے کہ ہم Criticize کرنے کیلئے یہاں پر ان کی بات کر رہے ہیں اور یہ تو ابھی جو بجٹ ہے، یہ عالموں کی حکومت کا ہے، مولویوں کی جب حکومت تھی تو اس وقت اس کا یہ عالم تھا جو آج ہم نے دیکھا ہے کہ کہیں تو 40% اور کہیں 70% اس میں اوپر تولے کر گئے ہیں، اللہ کرے کہ یہ جو

ہماری حکومت اب آئی ہے اور مجھے یقین ہے کہ انشاء اللہ آج وہ ہمارے بعد کھڑے ہو جائیں گے اور کہیں گے کہ اب یہ وقت آگیا ہے کہ ہم کھڑے ہو جائیں کہ کوئی ڈیپارٹمنٹ بھی، ٹھیک ہے جب بجٹ کے وقت اگر وہ اپنی Priority اس وقت Lay down صحیح نہیں کر سکا تو دس، پانچ سے پندرہ پرسنٹ اس کو اجازت دیں اور اس کے اوپر اگر کوئی بھی کرتا ہے تو اس کو پھر Responsible ٹھہرایا جائے کہ وہ بتائیں جی کہ کیوں اس نے ایسا کیا؟ یہاں پر کبھی ایسا نہیں ہوا۔ آج ایجوکیشن کیلئے کسی نے کہا ہے کہ ہم نے کوئی کارنامہ کردیا کہ ہم نے آگے اتنا بڑا پیسہ خرچ کردیا ہے لیکن اسٹیبلشمنٹ کے مختلف ڈیپارٹمنٹس کے خرچے، تو ہماری یہی ریکویسٹ ہوگی جناب سپیکر آپ کی وساطت سے، اپنی حکومت کے جو دوست ہیں کہ وہ بھی اس معاملے پر اس طرح کھڑے ہو جائیں ساتھ اور وہ یہ بھی بات اس میں Realize ہم سب کو کروائیں کہ ٹھیک ہے جو شاہ خرچیاں پہلے کی گئی ہیں، انشاء اللہ ہم ان میں رکاوٹ ڈالیں گے جی۔ تھینک یو، سپیکر سر۔

<u>میاں افتخار حسین</u>: آپ کی نصیحت کا بہت شکریہ۔

<u>جناب سپیکر</u>: بس ختم شو کہ نہ؟ منسٹر لاء پلیز جواب دیں۔

<u>وزیر قانون و پارلیمانی امور</u>: جناب سپیکر! میں شکریہ ادا کرتا ہوں اپنے دوستوں کا، اپوزیشن بنچز اور One of the friends in treasury benches کہ انہوں نے بالکل بڑی اچھی اس پر تیاری کی تھی اور بڑے اچھے پوائنٹس انہوں نے اٹھائے لیکن بدقسمتی سے زیادہ تر جو پوائنٹس ہیں، وہ ضمنی بجٹ کے حوالے سے ہیں اور اس کی Proper full justification جو ہے کہ اگر Allocation for instance hundred rupees ہوئی ہے اور پھر زیادہ دو سو روپے خرچ ہوئے ہیں تو ضمنی بجٹ جب پیش ہوگا، اس پر ڈسکشن اس وقت ہوگی لیکن Generally, Sir, ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ جو ہے، Sir, It basically includes the Governor's House, it includes the Chief Minister's Secretariat, includes the whole Secretariat and why more expenses were incurred, is because those increases in salaries of the Provincial Government employees as well as up-gradation of the posts of Class-IV and Class-III جی، اس کے علاوہ Grant of 20% special pay and -------

<u>جناب سپیکر</u>: ذرا تیز بولیں جی، صحیح آواز سمجھ میں نہیں آرہی ہے۔

جناب وزیر قانون و پارلیمانی امور: یہ اس میں جی Special Pay 20% اور 10% یوٹیلٹی الاؤنس سیکرٹریٹ ایمپلائز کو جی دیا گیا ہے۔ پھر Increase، جو Substantial increase ہے جی POL prices میں، پٹرولیم پراڈکٹس میں، یہ ایک، One of these factors, increase, اور پھر tremendous increase in the rates of utilities Purchase of Helicopter، تو اس کے اوپر تو تنقید ہوئی لیکن یہ فیصلہ Previous government کا تھا کیونکہ اس وقت کے حالات ایسے تھے، آپ کو یاد ہوگا کہ زلزلہ آیا تھا اور زلزلے میں فرنٹیئر گورنمنٹ کے پاس ہیلی کاپٹرز نہیں تھے اور امریکہ سے ہیلی کاپٹرز منگوائے گئے اور اس کے اوپر پھر ان کا بہت سا خرچہ Incurred ہوا، وہ دینا پڑا۔ اس کے علاوہ ہم سب کو یاد ہوگا، میرے خیال میں ہم دوسری حکومتوں سے درخواست کر رہے تھے کہ ہمیں ہیلی کاپٹرز فراہم کئے جائیں تو اس لحاظ سے پراونشل گورنمنٹ کا ایک ہیلی کاپٹر خریدنا میرے خیال میں کوئی اتنی بری بات نہیں ہے بلکہ اہم چیز ہے جو ہونی چاہیئے جی۔ اسکے علاو سپیکر صاحب، ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ Connected بہت سے اور ادارے ہیں، مثلاً پراونشل انسپکشن ٹیم ہے جی، اس میں Liabilities of Ex-Mehthar Chitral , liabilities of Ex-Nawab-e- Dir ہیں جی۔ اس کے علاوہ جتنے بھی Former, ex-Commissioners تھے پشاور، ہزارہ، Different divisions کے، ان کا جو سرپلس سٹاف ہے، اس کے علاوہ جی پبلک سروس کمیشن ہے جی، Economic Commission was pointed out، سیکرٹریٹ ٹریننگ انسٹیٹوٹ ہے، سروس ٹربیونل ہے، انٹی کرپشن اسٹبلشمنٹ ہے، اس میں سپیشل ججز ہیں اور ہیومن ریسورس ڈویلپمنٹ ہے، تو بہت سا سٹاف ہے سیکرٹریٹ کا، اس کی وجہ سے یہ اتنے Expenses جو ہیں، وہ Incur ہو رہے ہیں۔ اسکے علاوہ جی، جہاں تک یہ بات ہے ایک ہیڈ------

(شور)

جناب سپیکر: منسٹر جواب ليکلے وئيلے شی خو لږ تيز تيز وايئ چه ټول دا واوری، مطمئن کوئ به دا ټول۔

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: هغه دغه کوی لګيا دے ، هسے په دغه کښې وايم مختصر-----

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): سپکر صاحب، زه جی یو خبره کول غواړمه سپیکر صاحب، یو سیکنډ۔ داسے ده چه دا خو زمونږ ډیر ښه ملګری دی، تجویز ئے پیش کړے دے، مونږ به پرے غور کوؤ، خواست ورته کوؤ چه کټ موشن د واپس واخلی۔

جناب عبدالاکبر خان: منسټر چه کوم دے--------

(شور)

وزیر (اطلاعات): دا جی یوه لقمه مے ورکړه د آسانتیا د پاره، بل کار راسره نه وو۔

وزیر قانون: Since it includes data جی۔ بل دے کښې جی I like to point out، رول 220 دے چه You can't read out your speeches جی، ډیبیټ خو If you are referring to certain data then you can. I was referring but since, او په دے باندے One of the questions raised was the discretionary grant, discretionary fund, I believe since there is escalation of prices, the devaluation of money, that's why probably it is a good effort to keep it up with the latest marketing trends. دے نه علاوه جی، دا زیات تر مسئله جی، دا فنانشل هیډز، چه کوم دا مسئله داسے جوړه شی، دا ښکاری ډیره بل شانتے چه Allocation د پاره، یو فنډ allocate شی بیا روستو چه کوم دے Revised estimates کښې هغه شے زیات وی نو لکه دے ځل له هم ایډمنسټریشن ډیپارټمنټ ته چه کوم دغه مونږ غوښتے دے، دا به بالکل زیاتیږی جی، دا به زیاتیږی خو دا به Revised estimates چه کوم دی، هغه به مونږ Justify کوؤ چه دا ولے دے؟ دے نه پس د دوئ که نور څه دے نه علاوه که څه کویسچنز وی، زما خو دغه وضاحت وو جی۔ ریکویسټ به اوکړو جی که کټ موشنز خپل واپس واخلئ او ښه ماحول--------

جناب سپیکر: تاسو مطمئن یئ؟ شکریه جی، تاسو ټول--------

وزیر اطلاعات: ټولو واغستو--------

(شور)

جناب سپیکر: یو یو وایئ جی۔ جاوید عباسی صاحب۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب، آپ نے کہا اور منسٹر صاحب نے اب ریکویسٹ کی تو میں اپنی کٹوتی کی تحریک واپس لیتا ہوں۔

جناب سپیکر: سکندر حیات خان۔

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: جناب سپیکر، مونږ په دے خبره پوهه نه شو چه د Discretionary grant زیاتولو سره، خو ځه منسټر صاحب پخپله دا خبره اومنله چه دوئ نه به خرچے زیاتیږی، مونږه دا دوئ له دغه ورکوؤ جی۔

جناب سپیکر: قلندر لودھی صاحب۔۔۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ریکویسټ ورته اوکړه چه۔۔۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: ریکویسټ به اوکړو جی که کټ موشنز خپل واپس واخلی نو ښه ماحول۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تاسو ترے مطمئن یئ؟

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! مونږه به خپل کټ موشن واپس۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: شکریه جی۔ تاسو ټولو؟

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: ټولو واپس واغستل۔

جناب سپیکر: یو یو وایئ جی۔

جناب عبدالاکبر خان: ماخپل واپس واغستو۔

جناب سپیکر: جاوید عباسی صاحب۔

(شور)

جناب سکندر حیات شیرپاؤ: په دے باندے پوهه نه شو چه د Discretionary grant زیاتولو سره د Escalation of prices ځنګه دغه دے خو ځه سپیکر صاحب، دوئ پخپله دا اومنله چه دے ځل به خرچے زیاتیږی نو مونږه دوئ له دا دغه ورکوؤ جی۔

حاجی قلندر خان لودھی: سپیکر صاحب! سب withdraw کرنا چاہتے ہیں، اسلئے میں Withdraw کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: پاتے خو خوک نہ شو کنہ؟ Since all the Honourable Members have withdrawn their cut motions on Demand No. 2, therefore, the question before the House is that Demand No. 2 may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it, Demand No. 2 is granted. Demand No. 3. The Honourable Minister for Finance, NWFP, to please move his Demand No. 3. The Honourable Minister for Finance, please.

جناب محمد ہمایون خان (وزیر خزانہ): جناب سپیکر صاحب! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ "صوبائی حکومت کوایک ایسی رقم جوکہ مبلغ ایک بلین، پانچ سواڑتیس ملین، پانچ سواکتیس ہزار روپیہ سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے اداکرنے کیلئے دے دی جائے جوکہ 30 جون 2009ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران خزانہ، خزانہ جات اور لوکل فنڈ آڈٹ کے سلسلے میں برداشت کرنے ہونگے"۔ تھینک یو جی۔

Mr. Speaker: The motion moved that a sum not exceeding rupees one billion, 538 million and 531 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2009, in respect of Finance, Treasuries and Local Fund Audit".

Cut motions on Demand No. 3. Mr. Abdul Akbar Khan, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 3.

Mr. Abdul Akbar Khan: Mr. Speaker! I beg to move a cut motion of rupees one crore on Demand No. 3.

Mr. Speaker: The motion moved that the total grant may be reduced by rupees ten millions only. Syed Muhammad Sabir Shah, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 3. Not present, it lapses. Mr. Israrullah Khan Gandapur, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 3.

جناب اسراللہ خان گنڈاپور: سر، میں دس ہزار روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion moved that the total grant may be reduced by rupees ten thousand only. Malik Qasim Khan Khattak, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 3.

ملک قاسم خان خٹک: جناب سپیکر! میں دس ہزار روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion moved that the total grant may be reduced by rupees ten thousand only. Alhaj Sanaullah Miankhel, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 3. Not present, it lapses. Alhaj Qalandar Khan Lodhi, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 3. Qalandar Khan Lodhi Sahib. Not present, it lapses. Mr. Akram Khan Durrani, MPA, to please move his cut motion on Demand No.3. Not present, it lapses. Mr. Sikandar Hayat Khan, MPA, to please move his cut motion on Demand No.3. Mr. Sikandar Hayat Khan.

Mr. Sikandar Hayat Khan Sherpao: Mr. Speaker Sir, I beg to move a cut of five hundred rupees on Demand No. 3.

Mr. Speaker: The motion moved that the total grant may be reduced by rupees five hundred only. Mr. Munawwar Khan, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 3.

جناب منور خان ایڈوکیٹ: سر، میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اس سے 222روپے کی کٹوتی کی جائے۔

Mr. Speaker: The motion moved that the total grant may be reduced by rupees two hundred and twenty two only. Mr. Ziad Akram Durrani, MPA, to please move his cut motion on Demand No.3. Not present, it lapses. Mr. Javed Abbasi, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 3.

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر! میں اس معزز ایوان میں ایک سو روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion moved that the total grant may be reduced by rupees one hundred only. Malik Hayat Khan, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 3. Not present, it lapses. Mr. Iqbal Din, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 3. Mr. Iqbal Din Sahib. مائیک آن کریں انکا، ایک دفعہ ٹچ کریں۔

ڈاکٹر اقبال دین: جناب سپیکر صاحب! میں دس روپے کی ٹوکن کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion moved that the total grant may be reduced by rupees ten only. Mr. Abdul Akbar Khan, please.

جناب عبدالاکبر خان: منسٹر صاحب نوجوان ہیں، نئے ہیں لیکن جناب سپیکر، ہماری وہی حالت ہے جو اس سے پہلے جنرل ایڈمنسٹریشن کی تھی، ایک سو پچاس کروڑ کا جو محض اسکا ڈیمانڈ ہے اور اس سال انہوں نے ایک سو ترپن کروڑ مانگے ہیں۔ جناب سپیکر، Basically فنانس ڈیپارٹمنٹ کا کام یہ ہوتا ہے کہ یہ صوبے

کے جو Financial matters ہوتے ہیں اور خاصکر Inter-departmental، ان کے Expenditures کو یہ کنٹرول کرتا ہے۔ جناب سپیکر، آپ اس میں دیکھیں کہ پچھلے سال انہوں نے ایک سو پچاس کروڑ روپے مانگے، اس ہاؤس نے ایک سو پچاس کروڑ روپے دیئے،۔ خرچہ انہوں نے کیا بیس کروڑ کا، آج پھر دوبارہ اس ہاؤس سے ایک سو ترپن کروڑ روپے مانگ رہے ہیں۔ اب اگر آپ ایک سو پچاس کروڑ پچھلے سال مانگ رہے تھے تو Naturally آپ کے دماغ میں اس کیلئے کوئی پلاننگ ہوتی، کچھ ہوتا اس کی وجہ سے آپ یہ پیسہ اس ہاؤس سے ڈیمانڈ کرتے ہیں۔ اب ہاؤس نے آپ کو ڈیڑھ ارب روپیہ دے دیا جبکہ آپ کا Expenditure بیس کروڑ روپے کا تھا تو باقی ایک سو تیس کروڑ یہ کہہ رہے ہیں کہ Lump sum provision، مسٹر سپیکر، آپ ان Words کو دیکھیں، "Lump sum provision for increase in pay and allowances in 2005"، 2005 میں Salaries اور Allowances میں جو Increase ہوئی، جہاں تک ہم سمجھ رہے ہیں، اس کتاب میں جو لکھا ہے کہ 2005 میں جو Pay میں Increase ہوئی، اس کیلئے ہم ایک سو انتیس کروڑ روپے مانگ رہے ہیں، اب اگر آپ ایک سو انتیس کروڑ روپے پچھلے سال مانگ رہے تھے، آپ کو تو پچھلے سال ملے تو آئندہ سال کیلئے ایک سو انتیس کروڑ روپے کس کیلئے مانگ رہے ہیں؟ دیکھیئے نا سر، پچھلے سال آپ نے مانگے، آپ کا Expenditure بیس کروڑ کا تھا، اب اگر یہ ایک سو انتیس کروڑ روپے، پہلے تو ہم مانتے نہیں ہیں لیکن 2005 میں اگر Salaries اور الاؤنسز میں Increase ہوئی ہے تو Naturally ان ملازمین کو 2005 میں یہ Increase مل چکی ہوگی لیکن چلیں اگر یہ کوئی اور چکر ہے، کوئی اور جگہ یہ پیسہ جارہا ہے تو پھر یہ پیسہ تو پچھلے سال گیا ہے، آپکا خرچہ بیس کروڑ کا تھا اور آپ نے ایک سو پچاس کروڑ مانگے ہیں، ایک سو تیس آپ نے جو Lump sum جس کو دیئے، اس کو دیئے تو آئندہ سال کیلئے یہ ایک سو تیس کروڑ جناب سپیکر، پھر کس لئے مانگ رہے ہیں اور Same amount؟ تو اسکا مطلب ہے کہ ایک سو انتیس کروڑ کوئی خاص فگر ہے، یہ کوئی خاص خرچہ ہے جو ہمیں پتہ نہیں ہے، اس ہاؤس کو پتہ نہیں ہے، فنانس منسٹر کو پتہ ہوگا کہ یہ ایک سو انتیس کروڑ تقریباً ڈیڑھ ارب روپے، کس چیز کیلئے ہر سال مانگتے ہیں؟ پھر جب Original جو خرچہ کرتے ہیں، وہ اس سے پانچ گنا، دس گنا کم کرتے ہیں اور آئندہ سال کیلئے پھر کہتے ہیں کہ ہمیں وہ ایک سو انتیس کروڑ روپے دوبارہ دے دیں تو جناب سپیکر، یہ اگر کوئی خاص چیز ہے تو منسٹر صاحب ہمیں بتادیں گے

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: تاکہ ہم بھی مستفید ہو جائیں۔

جناب عبدالاکبر خان: ہمیں بھی مستفید کر دیں یا ہمیں بتا دیں کہ ایک سو انتیس کروڑ روپے آپ ہر سال مانگتے ہیں اور لکھتے ہیں کہ 'Lump sum provision for 2005' تو اگر آئندہ سال کیلئے بھی یہ آپ لکھیں گے کہ 'Lump sum provision for 2005'، جس طرح پچھلے سال لکھا کہ 2005، جناب سپیکر، اسلئے میں کہتا ہوں کہ انہوں نے جو بجٹ، آپ اس Page کو دیکھیں جناب سپیکر، 145، 145 میں ٹوٹل 'Total Pay of Officers' لیکن غلطی یہاں پر کرتے ہیں جناب سپیکر، کہ ہیڈ ایک میں ڈالتے ہیں اور خرچہ کسی اور جگہ کرتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ انتہائی زیادتی ہے، یہ اس ہاؤس کے ساتھ Cheating ہے۔ اس ہاؤس کو بتا دیں، اگر آپ نے کسی کے کہنے پر خرچ کرنا ہے یہ پیسہ تو اس ہاؤس کو بتا دیں کہ ہم نے یہ پیسہ یہاں خرچ کرنا ہے لیکن Cheating کیوں کرتے ہیں کہ جب آپ لکھتے ہیں کہ چونسٹھ کروڑ روپے ہمیں 'Pay of Officers' میں چاہئیں اور Actually expenditure ایک کروڑ، گیارہ لاکھ؟ پھر یہ Revised pay، جو Actual expenditure ہوا، وہ ایک کروڑ، گیارہ لاکھ کا ہوا، آپ نے ڈیمانڈ کیا چونسٹھ کروڑ روپے کا۔ Next year پھر آپ کہتے ہیں کہ ہمیں چونسٹھ کروڑ، اکاون لاکھ دے دیں تو اب اگر باقی ترسٹھ یا باسٹھ کروڑ روپیہ کسی اور جگہ پر آپ خرچ کر رہے ہیں تو لکھیں نا کہ یہ یہاں خرچ کر رہے۔ اس کے نیچے پھر جناب سپیکر، 'Pay of other Staff'، وہی page ہے 145، یہ چھیاسٹھ کروڑ روپے لکھے ہیں سر، چھیاسٹھ کروڑ روپے کی بجائے بیالیس لاکھ روپے خرچہ کرتے ہیں۔ اب جناب سپیکر، آپ اگر ڈیمانڈ پیش کرتے ہیں، منسٹر صاحب نے اتنا بڑا ڈیمانڈ پیش کیا ہے، یہ ہاؤس اس کی منظوری دیگا تو اب ہمیں تو پتہ ہونا چاہیئے کہ آپ اگر خرچ کرتے ہیں ایک کروڑ اور مانگتے ہیں ایک سو تیس کروڑ تو جناب سپیکر، یہ تو پھر اس سارے ہاؤس کے ساتھ زیادتی ہے، Even آپ کے ساتھ زیادتی ہے، اس حکومت کے ساتھ زیادتی ہے کہ حقیقت بتاتے نہیں ہیں، حقیقت چھپاتے ہیں کہ یہ پیسہ کدھر لے جا رہے ہیں؟ اگر آپ نے 'Lump sum provision' میں، جس طرح آپ ہر جگہ کہتے ہیں کہ 'Lump sum provision for Finance Department'، جنرل ایڈمنسٹریشن میں کہتے ہیں کہ 'Lump sum provision for Finance Department'، یعنی یہ ڈیویلپمنٹ میں بھی کہتے ہیں کہ 'Lump sum provision for Finance Department'، فنانس ڈیپارٹمنٹ میں بھی کہتے ہیں 'Lump sum provision for Finance Department'،

یہ فنانس ڈیپارٹمنٹ کے 'Lump sum provision' کا چکر ہماری سمجھ میں نہیں آرہا ہے۔ جہاں آپ Re-appropriation میں یہ چکر چلاتے ہیں، ادھر ہیڈ میں لکھتے ہیں، Minor Head میں کہ 'Lump sum provision for Finance Department' اور پھر اس میں Re-appropriate کرتے ہیں اپنی بادشاہت کیلئے اور اپنی شاہ خرچی کیلئے، ٹیلیفون، الیکٹریسٹی اور گاڑیوں کیلئے پھر خرچہ کرتے ہیں۔ جناب سپیکر، اس کی روک تھام ہونی چاہیئے۔ میں درخواست کرتا ہوں حکومت سے کہ یہ تو فرعون یا بادشاہوں کا خزانہ نہیں تھا کہ وہ بوریوں میں بند تھا اور جسکو جی چاہتا تھا، اس کو دیتا تھا، یہ تو اس صوبے کے عوام کا پیسہ ہے کہ جب آپ چونسٹھ اور چھیاسٹھ کروڑ دو ہیڈز میں مانگ رہے ہیں اور خرچہ ایک کروڑ یا ڈیڑھ روپے کا کرتے ہیں، یہ تو زیادتی ہے پھر اس صوبے کے عوام کے ساتھ۔ جناب سپیکر، آپ دیکھیں تیرہ لاکھ روپے Entertainment، اب سمجھ میں نہیں آرہا ہے کہ فنانس ڈیپارٹمنٹ Entertainment، مطلب ہے کہ ------

جناب سپیکر: 'Entertainment' آپ نہیں سمجھتے؟

جناب عبدالاکبر خان: اچھا، یہ مجھے پتہ نہیں۔ پھر جناب سپیکر، فنانس ڈیپارٹمنٹ کا Basic function ہے کہ یہ صوبے کیلئے بجٹ بنائے، اس کا کام ہے کہ اس بجٹ کو Regulate کرے، اس کا کام ہے کہ بجٹ کو پھر صحیح طریقے سے چلائے لیکن پھر پچاس لاکھ روپیہ Honoraria یعنی آپکے اپنے کام کے پیسے، تنخواہ بھی لیتے ہیں اور پچاس اور چھپن لاکھ روپے پھر اس سے اوپر Honoraria بھی لیتے ہیں۔ اگر آپ اپنی ڈیوٹی سے زیادہ کام کرتے ہیں، پھر تو ٹھیک ہے، آپکو پیسے زیادہ ملنے چاہئیں لیکن جب آپ اپنی ڈیوٹی نبھاتے ہیں، کام کرتے ہیں، پھر تو ہر ڈیپارٹمنٹ کا ملازم یہ ڈیمانڈ کریگا کہ مجھے Honoraria دینا چاہیئے۔ اسلئے جناب سپیکر، میں سمجھتا ہوں کہ منسٹر صاحب نوجوان ہیں، نئے ہیں، سمجھ جائیں گے لیکن ہم ان سے ریکویسٹ کرتے ہیں کہ اس ہاؤس سے مت چھپائیں، جو حقیقت ہے، وہ بتادیں۔ اگر آپ پیسہ کسی ایسی جگہ خرچ کرنا چاہتے ہیں جس کی آپ کو ضرورت ہے، آپ کے ڈیپارٹمنٹ کو ضرورت ہے تو بے شک آپ اس پر لکھ لیں کہ ہم یہ پیسہ یہاں پر خرچ کرتے ہیں لیکن ڈالتے ہیں تنخواہوں کے ہیڈ میں۔ خرچہ کسی اور جگہ پر کرتے ہیں پھر ڈالتے ہیں اور 'Pay Head' میں، تو یہ اس ہاؤس کے ساتھ میرے خیال میں زیادتی ہے کہ آپ اس کو حقیقت نہیں بتاتے۔ تھینک یو، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: مسٹر اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: شکریہ، جناب سپیکر۔ سر، منسٹر صاحب سے میری گزارش ہو گی کہ اگر یہ Page 153 کو کھولیں، اس پر سر، گیس، واٹر، الیکٹریسٹی پر Last year انہوں نے ایک ایک ہزار روپیہ رکھا تھا سر، اس میں کوئی Spending نہیں ہوئی تو ہمیں تو سر، یہ سمجھ نہیں آتی کہ فنانس ڈیپارٹمنٹ میں کوئی جنات ہیں یا کیا چکر ہے کہ نہ ان کو گیس کی ضرورت ہوتی ہے سردیوں میں، نہ انکو پانی کی ضرورت ہے، الیکٹریسٹی صرف ہزار روپے بل پورے فنانس ڈیپارٹمنٹ کا تو سر، اس چیز کو دیکھتے ہوئے کہ یہ بڑی Unrealistic سی باتیں ہیں، اس طریقے سے سر، 'Hot and Cold Weather Charges' میں ایک لاکھ، پچاس ہزار، پھر کوئلہ اور برف انگریز کے ٹائم کا، تو یہ سر، کس قسم کی انہوں نے، اچھا سر، Page 154 پر بھی Kindly اگر دیکھیں، کوئی دیکھ تو نہیں رہا ہے، 'Payment to others for services rendered'، اچھا سر، یہ کس قسم کی Services ہیں، 'Payment to others for services rendered' اس میں انہوں نے کوئی ایک کروڑ، پچاس لاکھ تو ایک کروڑ، پچاس لاکھ کس قسم کی Services ہیں؟ کوئی پتہ نہیں ہے سر، اور وہ Lump sum at the disposal of Finance department، اس کے متعلق عبدالاکبر خان صاحب نے بات کر لی ہے۔ اس طریقے سے سر، کل منسٹر صاحب نے کہا تھا وائٹ پیپر کے حوالے سے، وہ Page 15 کے حوالے سے جو نیوز میں سٹوری آئی تھی کہ 568 ارب ہے تو سر، یہ Page 15 کو میں نے جمع کیا، Straight transfers کو جمع کیا، سیلز ٹیکس ہو گیا، Divisible pool، کوئی 547 ارب بنتے ہیں، تو میری ان سے یہ درخواست ہو گی، میں تو اس کو کافی دیر سے Tally کر رہا تھا، سیکرٹری صاحب سے بھی میں نے پوچھا، انہوں نے مہربانی کی، انہوں نے کہا کہ میں فیڈرل بجٹ کی کوئی بک منگواتا ہوں لیکن اگر نہیں ہے سر، جیسے میں نے کہا کہ ہمارا مقصد تو اصلاح احوال کا ہوتا ہے، کوئی تنقید برائے تنقید نہیں ہے۔ اس کے ساتھ سر، ایک طرف تو Services rendered کیلئے ایک کروڑ، پچاس لاکھ، گیس، الیکٹریسٹی اور واٹر کی ان کو کوئی ضرورت ہی نہیں ہے، دوسری طرف سر، محکمہ زراعت کے ساتھ اس قسم کا سلوک ہوتا ہے کہ وہاں پر ہمارا جی ایک طریقہ کار ہوتا ہے، ہمارے Seasonal channels آتے ہیں، ٹائم پر ایگریکلچر والے بلڈوزرز مہیا کرتے ہیں، ایریگیشن سے فنڈ آتا ہے، ہم Amendment بناتے ہیں، فیول میں پانی Divert کرتے ہیں تو سر، یہ ایک Process ہے رو کھوئی ایریگیشن، اس کیلئے کوئی دس لاکھ کا بل پھنسا ہوا ہے، ہمارے منسٹر صاحب نے بھی ان سے کافی Requests کیں کہ اگر Timely وہ نہیں ہوتا،

وہ جو Bed ہوتا ہے River کا، اس پر وہ پھر ہو نہیں پاتا تو دس لاکھ کا جی ایک معمولی بل ہے اور آپکے ڈی۔آئی۔خان میں اتنی ایگریکلچرل لینڈ ہے اور اگر آپ Timely irrigate نہیں کریں گے تو آپ پھر یہ سبسڈی ہی دیں گے۔ تو ایک طرف تو یہ چیزیں، دوسری طرف ایک محکمے کے منسٹر انہیں کہتے ہیں کہ مہربانی کر کے آپ یہ ریلیز کردیں تاکہ Timely کام ہو سکے اور سر، اس میں پھر ان سے یہ گزارش ہو گی، منسٹر صاحب ہمارے نوجوان آدمی ہیں کہ اس میں ایک Improvement لائیں۔ جو Facts and figures ہیں، یہ Realistic ہونے چاہئیں۔ یقیناً ہمارا مقصد اصلاح احوال کا ہے اور جیسے میں نے پہلے کہا تھا تو سر، ان کو آنا چاہیئے تھا، ان کا کوئی Production order issue کریں، پانچواں، چھٹا دن ہے، یہ آ نہیں رہے ہیں۔ پہلے دن تنقید کر کے، بس اس کے بعد کوئی بھی یہاں پر نہیں ہوتا تو میرے خیال میں کام تو سر، ان کا ہے، ہمارا مقصد ان کے نوٹس میں یہ باتیں لانا تھا۔ کچھ اپنی زراعت کے حوالے سے منسٹر صاحب سے میری یہ درخواست ہو گی کہ اس کے متعلق بھی کوئی بات کریں۔ شکریہ، سر۔

جناب سپیکر: ملک قاسم خان خٹک صاحب۔ ان کی مائیک آن کریں۔

ملک قاسم خان خٹک: د اسمبلئ ممبرانو چه کومے خبرے اوکړے، زمونږ د دے سره اتفاق دے او دا مونږ چه څه وایو، دا د اصلاح د پاره کوؤ، ماشاءاللہ همایون خان سم سړے دے، د محکمے اصلاح به دوئ اوکړی خو د فنانس د خلقو نوم ډیر دے لکه څه رنګ چه اسرارخان اووئیل، زهٔ د خپلے ضلعے د فنانس نه بالکل ډک موړ یم، چه د هغے اصلاح اوکړی۔ ډیره مهربانی، شکریه۔

جناب سپیکر: سکندر حیات خان شیرپاؤ صاحب۔

جناب سکندر حیات شیرپاؤ: مهربانی، جناب سپیکر۔ زما نه مخکښ عبدالاکبر خان او اسرار خان هم جی پوائنټس اوښائیل لیکن جناب سپیکر، فنانس ډیپارټمنټ والا، که دا Page 154 مونږه اوګورو نو په دے کښ Physical assets، په هغے کښ پانچ هزار دغه ښودلی شوی دی او بیا په Revised کښ اکیس هزار دغه ښودلی شوی دی نو بیا هم هغه دغه شوے دے۔ جناب سپیکر، چه فنانس ډیپارټمنټ دا کارونه کوی نو بیا د نورو محکمونه به مونږ څه طمع لرو چه هغوی به دا قسمه حربے نه استعمالوی؟ چه فنانس ډیپارټمنټ د دے هاؤس سره دا قسم چلونه کوی نو بیا خو به نور ډیپارټمنټس بالکل کوی۔ جناب سپیکر، خبره دا ده چه مونږ ولے

دا څیزونه پټوؤ؟ که دلته کښې بجټ پیش کړے شی، څه Changes خو پکښې مونږه راولو نه، بحث پرے صرف کوؤ د اصلاح د پاره، د هغے مونږ یو څو تجاویز ورکوؤ خو جناب سپیکر، که صحیح مونږ اوښایو نو د هغے سره به څه فرق پریوځی؟ خو صرف دا ده چه د دے هاؤس هغه چه کوم تقدس دے، هغه مجروح کیږی د دے سره چه غلط فګرز ورته اوښودلے شی او هغه شان صحیح دغه نه کیږی نو د هغے بیا څه فائده؟ بیا دا دومره د غټ کتابونو مونږ ته د راليږلو څه ضرورت دے؟ خو بس یو کاغذ به ئے راليږلے وو او په هغے باندے به ئے وئیل چه بهئ دومره پیسے پکار دی او بس Approve کړئ۔ تاسو چه دا دومره مونږ له کتابونه راليږئ او دا دومره ډیمانډ مونږ پاس کوؤ او د هغے بیا هغه شان څه مقصد وی نه، حیثیت وی نه، نه په هغے باندے عمل کیږی، نو هغه شان دغه کیږی نو فائده څه ده؟ خو بس یو کاغذ راليږئ چه بس، نه به دومره پرینټنګ باندے خرچ کیږی، په دے زما خیال دے په کروړونو روپئ، زهٔ به د فنانس منسټر صاحب نه دا تپوس کومه چه دوئ د اووائی چه د بجټ په کتابونو څومره خرچ شوے دے؟ چه بیا دا خرچ مونږه بچ کړو که نور خرچونه نه شو بچ کولے، نو غریبه صوبه ده چه په دے خرچ کښې ځان بچ کړو۔ جناب سپیکر، دغه یو څو ګزارشات دی۔ زما دا یقین دے، فنانس منسټر صاحب یو ډیر ښه سړے دے او ډیر شریف سړے دے، د دوئ په علم کښې به هم نه وی، بعض څیزونه به ډیپارټمنټ والا داسے ساتلی وی چه دوئ ته به ئے هم نه وی ښودلی او د دے سره دا یو دغه کیږی لګیا دی نو دا د دوئ د پاره هم یو اهم شے دے چه دوئ په دے باندے ایکشن واخلی او په دے باندے نوټس د واخلی، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جناب منور خان صاحب۔

جناب منور خان ایڈووکیٹ: جناب سپیکر صاحب، دا دوه درے چه کوم تحریکونه پیش کړل، د دے خو ما ته دا اندازه اولګیده چه دا یو ریهرسل شروع دے خو زهٔ دا Generally وایم تاسو ته چه دا څومره تحریکونه جمع شوی دی، چه یو ریکویسټ اوکړو چه دا ټول Withdraw کړی۔ زما په خیال چه دا کومه د دے هاؤس بجلی ده، دا کوم ائر کنډیشن دے، دا کومے خرچے چه کیږی، دا به هم بچت شی او دا کسان به هم کور ته په آرام لاړ شی۔ زما خو دا خیال دے چه دا خو یو فضول، څه

فائده ئے نشته دے ولے چه هر یو کس، د دے نه پس به ورته تاسو هم ریکویسټ کوئ، منسټر صاحب به هم ورته ریکویسټ کوی چه تاسو دا تحریکونه Withdraw کړئ، نو ښه خبره دا ده چه په وخت ئے Withdraw کړو او ځان به مو د بحث نه بچ کړے وو۔

<u>جناب سپیکر:</u> پرویز خان څه وئیل غواړی؟ د پرویز خان مائیک آن کړئ۔ خټک صاحب۔

<u>جناب پرویز خٹک (وزیر):</u> زۂ د دے خبرے تائید کومه چونکه مونږ ټول په اکثریت کښې په حکومت کښې شامل یو او مونږه رونړه یو، مونږه دا حکومت او دا سلسله په یو ځائے باندے چلوؤ، نو دوئ هر وخت مونږ ته تجاویز راکولے شی چونکه دا تحریک یا چه کوم کټ موشنز دی یا په دے بحث دے، بیا به په هغے باندے به ټائم لګی، نو د دوئ تجاویز مونږ ه په سر سترګو منو چه کوم ځائے کښې مسئله وی، دوئ هر وخت مونږ ته راتلے شی خو چه دا وخت ضائع نه شی او څنګه چه دا اخراجات دی، دا د دے سره نو ر هم کم د شی۔

<u>جناب سپیکر:</u> جاوید عباسی صاحب۔

<u>جناب سکندر حیات شیرپاؤ:</u> مونږ له ئے دا کاغذونه راکړی دی او دا کتابونه ئے ورکړی دی جناب سپیکر-----

<u>جناب سپیکر:</u> جاوید عباسی صاحب۔

<u>جناب محمد جاوید عباسی:</u> جناب سپیکر، مجھے یقین ہے کہ انشااللہ-------

<u>میاں افتخار حسین (وزیر):</u> دا کوم تجاویز چه مونږه منو، نو سره د اختیار ئے منو کنه، د ورورولئ فضا به قائم ساتو، ښه با اختیار خلق یو، ټولے فیصلے به په شریکه کوؤ۔

<u>جناب سپیکر:</u> جاوید عباسی صاحب۔

<u>جناب محمد جاوید عباسی:</u> جناب سپیکر! مجھے انشااللہ یقین ہے نوجوان وزیر خزانہ صاحب پر، کل انکی تقریر کے بعد مجھے اور یقین ہوگیا کہ انشااللہ اس صوبے میں فنانشل ڈسپلن آئیگا یعنی جس طرح انکو تھوڑا ٹائم ملا اور جس طرح انہوں نے اچھی طرح بجٹ کو تیار کیا اور پھر جس طرح ممبران نے یہاں پر بات کی اور ان کی

Proposals پر انہوں نے بات کی تو کل ان کی تقریر کے بعد میں اپنی کٹوتی کی جو تحریک ہے، وہ واپس لیتا ہوں اور مجھے یقین ہے کہ انشااللہ اس صوبے میں بہت اچھا فانشل ڈسپلن قائم ہو گا۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر اقبال دین صاحب۔

ڈاکٹر اقبال دین: جناب سپیکر صاحب، دلته اوس په دے آخر کښې زمونږ محترم ارکانو دا تجویز پیش کړو چه د کټ موشنز دا سلسله د ختم کړے شی، په دے باندے د بحث نه کیږی، که د ټول ایوان دغه خوښه وی نو بیا خو ټهیک ده خو زما تجویز خو دا دے چه په دے باندے چه بحث اوشی، که هغه نیمګړتیا وی چه Pin point شی چه په دے ځل کومے نیمګړتیا وی، آئنده د پاره د هغے د اصلاح کوشش اوشی۔ د دغه د پاره زما خوخپل تجویز دا دے چه دا بحث د جاری وی۔ زهٔ دا وینا کول غواړمه چه بجټ یوه میزانیه وی او هره محکمه د هغه کال په دوران کښې په هغه میزانیے کښې دومره ډنډے اووهی چه هغه توازن دومره خراب شی چه فاضل بجټ بیا د خسارے په بجټ باندے تبدیل شی۔ زما تجویز دا دے چه د دے ډنډے وهلو د پاره هم یو حد مقرر رول پکار دی چه څومره حد پورے دوئ هغه Proposed بجټ نه سیوا تلے شی، څومره فیصد دوئ سیوا تلے شی او کله چه شپږ میاشتے پس د هغه شرح، هغه فیصدی نه د دوئ اخراجات سیوا کیږی نو بیا په دے ایوان کښې په دے باندے بحث کول پکار دی او د دے ایوان نه اجازت اغستل پکار دی چه دا Percentage مونږه د 10% یا 20% اضافی اخراجات کوؤ لګیا یو، که دا 100% اضافه کیږی نو د دے د پاره د ایوان نه د اجازت واغستے شی۔ بله خبره دا فنانس د محکمے په حواله سره لکه څنګه چه عبدالاکبر خان صاحب خبره اوکړه چه شل کروړه روپئ غواړی او یوسل، پنځوس کروړه ئے اخراجات کیږی، ایک سو انتیس کروڑ روپئ یا ایک سو تیس کروڑ روپئ اضافه کوی Lump sum په حکومت کښې، نو په دے باندے دے ځل هم دا پکار نه ده چه دا ورکړے شی او که بیا په دے ځل باندے ورکړے شی نو د دے د پاره خو کم از کم آئنده د پاره څه لائحه عمل مرتب شی څکه چه دا محکمه خزانه خصوصاً فنانس ډیپارټمنټ د کم از کم د ځان نه سپین هاتهی نه جوړوی چه د ښودلو غاښونه ئے یو وی او د خوړلو غاښونه ئے نور وی۔ بس په دے باندے زه دا خپله خبره ختموم۔

جناب سپیکر: منسٹر فنانس! پلیز دوئ ته جواب ورکړه۔

وزیر قانون: جناب سپیکر صاحب، زهٔ د خپل معزز ممبرانو مشکور یم او په ما کښې هم طاقت نشته دے چه دوئ له زهٔ جواب ورکړم۔ زما رونړه دی جی نو زهٔ دوئ ته ریکویسټ کومه چه دا خپل کټ موشنز د Withdraw کړی جی او د هغے سره به جی خیر دے که دوئ کټ موشنز Withdraw کړل نو زهٔ به بیا د عبدالاکبر خان نه یو تپوس کوم جی، زهٔ دوئ ته ریکویسټ کومه چه تاسو خپل کټ موشنز Withdraw کړئ۔

جناب سپیکر: ریکویسټ منئ تاسو عبدالاکبرخان؟ دا مائیک آن کړئ جی۔

جناب عبدالاکبر خان: زهٔ به خپل کټ موشن Withdraw------

وزیر قانون: سپیکر صاحب، زما ریکویسټ او منلو دوئ؟

جناب عبدالاکبر خان: زهٔ Withdraw کوم۔

وزیر قانون: اوشوه جی، ډیره مهربانی۔ سپیکر صاحب! زهٔ دا تپوس کومه جی چه د ټولو ممبرانو صاحبانو چه څومره کټ موشنز راغلی دی کنه جی، نو هغه لس روپئ دی، شل روپئ دی، شل زره روپئ دی جی، د عبدالاکبرخان کټ موشن د کروړونو نه کم نه دے راغلے، دا ولے جی؟ دا د ما ته لږ وضاحت اوکړی۔

(شور)

جناب عبدالاکبر خان: ما وئیل چه دا سے به ئے اولیکو او بیا به ئے Withdraw کړو۔

جناب سپیکر: آواز رانغے جی۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): عبدالاکبرخان د خپل وزن مطابق کړی دی (قہقہہ) او چه کله په جوش کښې راغلو نو هغه قوال خلقو ته رایاد شی، نصرت فتح علی خان۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: منسٹر صاحب کا پہلا بجٹ ہے سر، اور انشاء اللہ انکی Honour میں ہم Withdraw کرتے ہیں سر۔ تھینک یو۔

جناب سپیکر: ملک قاسم خان صاحب۔

ملک قاسم خان خٹک: مونږه دا خپل کټ موشنز واپس اخلو، دا یو شریف انسان دے، زبردست۔

Mr. Speaker: Sikandar Khan, thank you. Munawar Khan Sahib!

جناب منور خان ایڈوکیٹ: ما خو د مخکښې نه دا اراده کړے وه چه زهٔ به ئے واپس اخلم۔

جناب سپیکر: جاوید عباسی صاحب۔

جناب محمد جاوید عباسی: میں واپس کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: اقبال دین صاحب۔

ڈاکٹر اقبال دین: زهٔ هم واپس کومه۔

Mr. Speaker: Withdrawn. Since all the cut motions have been withdrawn by the Honourable Members, therefore, the question is that Demand No. 3 may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it, Demand No. 3 is granted. Demand No. 4. The Honourable Senior Minister for Planning, Development and Power, NWFP, to please move his Demand No. 4. The Honourable Senior Minister, please.

جناب رحیم داد خان { سینئر وزیر (منصوبہ بندی): جناب سپیکر، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ " صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ چھ کروڑ، پچپن لاکھ، اکسٹھ ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2009ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران محکمہ منصوبہ بندی و ترقی اور شعبہ شماریات کے سلسلے میں برداشت کرنے ہوں گے"۔

Mr. Speaker: The motion moved "that a sum not exceeding rupees 65 million & 561 thousand only be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 24, 2009 in respect of Planning & Delopment Department".

Cut motions on Demand No. 4. Mr. Abdul Akbar Khan, please.

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر------

جناب سپیکر: مائیک کو ایک Single touch دے دیا کریں، اوپر سے کھول دیں۔

Abdul Akbar Khan: Janab Speaker! I withdraw my cut motion.

Mr. Speaker: Thank you, withdrawn. Syed Muhammad Sabir Shah. Not present, it lapses. Malik Qasim Khan Khattak Sahib.

یہ مائیک ذرا آن کریں، کسی نے نہیں سنا؟

ملک قاسم خان خٹک: بیس ہزار روپے کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion moved that the total grant may be reduced by rupees twenty thousand only. Mr. Israrullah Khan Gadapur Sahib.

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: میں ان کے سفید بالوں کے احترام میں Withdraw کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: Withdrawn. Al-Haaj Sanaullah Khan Miankhel Sahib. Not present, it lapses. Hafiz Akhtar Ali Sahib. Not present, it lapses. Mr .Akram Khan Durrani Sahib. Not present, it lapses. Mr. Sikandar Hayat Khan Sherpao Sahib.

Mr. Sikandar Hayat Sherpao: Mr. Speaker Sir, I beg to move a cut of rupees one thousand only on Demand No. 4.

Mr. Speaker: The motion moved that the total grant may be reduced by Rupees one thousand only. Haji Qalandar Khan Lodhi Sahib. Not present, it lapses. Mr. Munawwar Khan Advocate, please.

جناب منور خان ایڈووکیٹ: میں بھی Withdraw کرتا ہوں سر۔

Mr. Speaker: Withdrawn. Thank you, Mr. Ziad Akram Durrani Sahib. Not present, it lapses. Mr. Javed Abbasi Sahib.

جناب محمد جاوید عباسی: میں اپنی کٹوتی کی تحریک Withdraw کرتا ہوں جی، واپس لیتا ہوں، سر۔

Mr. Speaker: Withdrawn. Mr. Iqbal Din Sahib.

ڈاکٹر اقبال دین: میں اپنی تحریک واپس لیتا ہوں۔

Mr. Speaker: Withdrawn, thank you. Malik Hayat Khan, MPA. Not present, it lapses. Malik Qasim Khan Khattak Sahib.

ملک قاسم خان خٹک: سر، وہ ہمارے بڑے ہیں۔

Mr. Speaker: Withdrawn?

ملک قاسم خان خٹک: میں اپنی تحریک Withdraw کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: سکندر حیات خان شیرپاؤ صاحب۔

جناب سکندر حیات شیرپاؤ: جناب سپیکر، فگرز باندے خو ما تاسو ته مخکښ اوویل چه فائده نشته د خبرے کولو، یو دوه Observations چه کوم مونږه روستو تیر بجټونو کښې اوچت کړی وو، کله نه چه دا Block allocation والا سسټم شروع شوے دے، طریقه کار شروع شوے دے جناب سپیکر، چه د پلاننگ اینډ ډیویلپمنټ محکمے کار دا دے چه هغه Oversee کوی، د صوبے کوم ځائے کښې چه څه ضرورت دے او Need basis باندے هغه Infrastructure او نور کوم ضرورتونه چه دی، کوم سوشل ډیویلپمنټ چه دے، چه هغه اوکړے شی چه په هغے کښې Block allocation شروع شی او یو کس ته دا اختیار ورکړے شی چه دا ټول پلاننگ، دا ټول هر څه د هغه په مرضئ باندے کیږی نو بیا د دومره لوئے ډیپارټمنټ ضرورت څه شو؟ د دومره لوئے Sum، دا د 65 million rupees ضرورت څه شو چه مونږه خرچ کوؤ؟ جناب سپیکر، هغه افادیت د محکمے چه دے، هغه خو ختم کړے شو۔ بیا ورسره ورسره جناب سپیکر، د تیر څو کالو نه دا Trend هم شروع شوے دے چه مخکښې به دا وو چه پی اینډ ډی ډیپارټمنټ به یو Check ساتلو د صوبے په ډیویلپمنټ باندے چه کله به اے ډی پی پاس شوه، اے۔ډی۔پی باندے به کار شروع شو نو Quarterly meetings به کیدلے۔ هغے کښې به دا وو چه پته به او لگیدله چه یره کوم ځائے کښې کوم ډیپارټمنټ څه سستی کوی لگیا دے، کوم ځائے کښې کوم ډیپارټمنټ ته څه مشکلات دی؟ نو هغے د پاره به بیا پی اینډ ډی څه طریقه اویستله، که هغه د فنانس والا سره خبره کول وو، که هغه د نورو محکمو سره، نو دوئ به هغه یوه رابطه کوله او هغه د Oversee کولو یو Function ئے وو۔ هغه څیز هم د تیر څو کالو نه جناب سپیکر، زهٔ ډیر افسوس سره وایم چه دا ډیپارټمنټ نه کوی لگیا دے نو بیا دا چه دغه نه کوی نو بیا دا تنخواه ګانے او دا پینسټھ ملین روپئ چه دی، دا مونږه څه د پاره بیا دے ډیپارټمنټ له ورکړو جناب سپیکر؟ دا کوم چه د Block allocation دا سسټم شروع شوے دے جناب سپیکر، په دے کښې اوس د Need basis والا هغه Criteria هم ختمه شوه، دوئ Block allocation روډونو کښې کوی یا سکولونو کښې کوی نو کیدے شی چه یو ضلع کښې یا یو حلقه کښې د سکول ضرورت نه وی، هلته کښې کیدے شی د اوبو یا د بل څه زیات ضرورت وی، هغه

څیز ټول ختم شو۔ جناب سپیکر، دغے لحاظ سره وزیر صاحب ته زما دا خواست دے، دوئ ښه Experienced parliamentarian هم دی، په سیاست کښ یو خپل جد و جهد ئے پاتے شوے دے، دوئ د د دے نوټس واخلی او د دے محکمے هغه افادیت د بحال کړی ځکه چه هسے پینسټھ ملین مونږ ورکړو او پلاننګ اینډ ډویلپمنټ چه کوم د دوئ کار دے، هغے باندے هیڅ عمل نه کیږی۔ که مونږ خپل Statistics اوګورو نو ورځ تر ورځه زمونږ د صوبے خلق د غربت په حالت کښ راروان دی، د ډیویلپمنټ په لحاظ سره مونږ د ټولو نه روستو پاتے یو۔ که وفاقی سطح باندے هم ګورو نو په ډیویلپمنټ کښ مونږ ته څه نه ملاویږی نو بیا جناب سپیکر، د محکمے دومره خرچ زمونږ دا غریبه صوبه برداشت کولے شی؟ زهٔ دا یو څو خبرو سره وزیر صاحب ته دغه کوم جی۔

<u>جناب سپیکر:</u> *سینئیر منسٹر، رحیم داد خان صاحب، منسٹر پی اینڈ ڈی، جواب دے دیں۔*

<u>*سینئیر وزیر (منصوبہ بندی و ترقی):*</u> بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ د ټولو نه اول زهٔ د ټولو معزز ممبرانو شکریه ادا کوم چه چا کټ موشنز واپس واغستل او بیا د دوئ په خدمت کښ دا عرض کوم چه باره سال نه سیوا مونږ په اپوزیشن کښ پاتے شوے وو او مونږ چه کوم څیزونه Criticize کول به، اوس وخت راغے، هغه غلط کارونه چه په هغے به محکمه بدنامیده، حکومت به بد نامیدو او د قوم پیسے به ضائع کیدے، زهٔ د پی اینډ ډی سټاف باندے فخر کوم چه کله نه زما دوئ سره وابسته راغلے ده نو شپه ورځ دوئ کار کوی او د پی اینډ ډی محکمے یو قسم هر یو محکمے سره Close co-ordination دے او هغوی سره رابطه ساتی او ورسره ورسره ایم۔پی۔اے صاحبان، نور داسے کوم دوستان چه وی، هغوی په اعتماد کښ اخلی او ایزد کړه د هغے نه کوی۔ مونږ ټول د دے هاؤس ممبران یو، زمونږ یو Collective سوچ دے، یو شان به ځو د دے صوبے بهتری به غواړو او ښنګه سکندر خان چه خبره اوکړه، دا څه څیزونه چه کوم وی، مونږ ته داسے ورته کښ ملاؤ شوے وی، دا Block allocation چه کوم وو، زما مشر دے آفتاب خان شیرپاؤ، د دوئ والد صاحب چیف منسټر وو، د هغه وخت نه دا سلسله راروانه ده نو مونږ په دے کوشش کوؤ چه ښه حالات راولو۔ د Monitoring خبره دوئ اوکړه، نو څلور ځله سالانه د دوئ میټنګونه کیږی او Monitoring

کیږی۔ دا څل به زما دا خواهش وی چه Monitoring په دے کښې نه کوؤ چه په دے ځائے کښې به کوؤ، مونږ به د هر ډویژن دورے کوؤ او چه هغه ځائے ته لاړ شو چه عملی طور مونږه اوګورو چه د بجټ په First quarter باندے ، Second quarter او Third quarter باندے څومره کار شوے دے؟ نو انشاءاللّٰه تعالیٰ آئنده د پاره هغه به زمونږ د ترقئ د پاره وی او داسے غلط کار یا داسے غلطه منصوبه یا داسے څه به نه وړاندے کیږی چه د کومو مخکښې مونږ نه غلطئ شوی دی۔ اکرم خان درانی صاحب دے وخت کښې نشته حالانکه هغوی په دے باندے Criticism کړے وو خو دا د هغوی د وخت نه وه، تقریباً یو څو میاشتے مخکښې د دوئ حکومت ختم شوے وو او د هغے نه مخکښې هغه محکمه او هغه کارکردګی وه چه راروانه وه خو دے دوه، دوه نیمو میاشتو کښې زمونږ نه چه څه کیدل، په دے کښې مونږ اصلاحات راوستی دی او انشاءاللّٰه تعالیٰ تاسو چه کوم اعتماد اوکړو، مونږ به هغه اعتماد نه مجروح کوؤ ستاسو۔ شکریه۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی، سکندر خان۔

<u>جناب سکندر حیات شیرپاؤ</u>: جناب سپیکر، وزیرصاحب یوه خبره اوکړه، زهٔ Record straight کول غواړمه چه هغه وخت کښې دوئ هم مونږ سره وزیر پاتے شوی دی، هغه وخت کښې Block allocations نه وو۔ د Block allocation دا Phenomena چه ده، دا د تیر څلور پینځو کالو نه شروع شوے ده۔ دوئ د د خپلے محکمے نه تپوس اوکړی، هغوی به دوئ ته ټول هغه شاته ریکارډ اوښائی۔ دا زهٔ د دوئ Correction کول غواړمه چه دغه خبره چه دوئ اوکړه چه دا د هغوی د وخت نه شروع شوے دے نو دا غلط بیان دے، Block allocations چه دے، دا اوس د څلور پینځو کالو نه دا عمل شروع شوے دے چونکه وزیر صاحب دا خبره کوی چه دوئ به Change راولی نو زهٔ دے څل به Withdraw کړم خو Next time, next budget کښې به د دوئ کارکردګی مونږ ګورو۔

<u>Mr. Speaker</u>: Since all the Honourable Members have withdrawn their cut motions on Demand No. 4, therefore, the question before the House is that Demand No. 4 may be granted? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The ‘Ayes’ have it, Demand is granted.

تھوڑی دیر بعد چائے کا وقفہ کرتے ہیں۔ تپوس بہ اوکړو چہ چائے تیار دی کہ نہ؟ بس یہ چھوٹا سا ڈیمانڈ ہے، یہ کرتے ہیں اور چائے کا پوچھتے ہیں کہ تیار ہے کہ نہیں؟ Demand No. 5. The Honourable Minister for Science and Information Technology, NWFP, to please move his Demand No. 5. The Honourable Minister for Science and Information Technology, please.

<u>جناب محمد ایوب خان (وزیر سائنس و انفارمیشن ٹیکنالوجی):</u> جناب سپیکر صاحب! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ " صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو کہ مبلغ سولہ ملین، چار سو چوبیس ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2009ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران سائنس ٹیکنالوجی اور انفارمیشن ٹیکنالوجی کے سلسلے میں برداشت کرنے ہوں گے"۔ شکریہ۔

<u>Mr. Speaker</u>: The motion moved that a sum not exceeding rupees 16 million, 424 thousand only be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2009 in respect of Science Technology and Information Technology. Cut motion of Alhaj Sanaullah Khan Miankhel.

<u>الحاج ثناء اللہ خان میانخیل:</u> میں اپنی کٹ موشن واپس لیتا ہوں۔

<u>Mr. Speaker:</u> Withdrawn. Akram Khan Durrani. Absent, it lapses. Mr. Sikandar Khan Sherpao Sahib.

<u>جناب سکندر حیات شیرپاؤ:</u> وزیر صاحب بنہ سړے دے، لا نوے محکمہ دہ او لا ھغہ شان کار ھم نہ دے شوے نو زۂ ھم خپل کټ موشن Withdraw کوم۔

<u>Mr .Speaker:</u> Oh, thank you, withdrawn. Mr .Munawwar Khan.

<u>جناب منور خان ایڈوکیٹ:</u> سر، زما ھم دا ریکویسټ دے چہ زۂ دا Withdraw کوم بلکہ مزید ھم ورلہ ور کړئ۔

<u>Mr. Speaker:</u> Withdrawn. Mr. Javed Abbasi Sahib.

<u>جناب محمد جاوید عباسی:</u> میں نے تو یہ تحریک اسلئے پیش کی تھی کہ میں نے کہا کہ میرا منسٹر صاحب سے تعارف ہو جائے گا اور میں منسٹر صاحب کو دیکھ لوں گا تو مہربانی جناب، میں انشاء اللہ یہ واپس کرتا ہوں اور میں اس محکمے کی کارکردگی سے بھی بڑا مطمئن ہوں تو میں اس کو واپس کرتا ہوں۔

<u>Mr. Speaker</u>: Thank you. Mr. Ziyad Akram Khan. Not present, it lapses. Qalandar Khan Lodhi Sahib. Not present, it lapses. Since all the Honourable Members have withdrawn their cut motions on

Demand No. 5, therefore, the question before the House is that Demand No. 5 may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it, Demand is granted. (Applause)

Demand No. 6. ۔چائے میں ابھی ٹائم ہے تھوڑا سا صبر کریں۔

آوازیں: چائے کا نہیں کہا ہے سر، cheese کہا ہے۔

جناب سپیکر: یہ آپ کے چند ممبران صاحبان کی خواہش تھی کہ چونکہ لیٹ ہوتی ہے تو آپ ہمیں آج پیزہ کھلائیں تو شاید میرے خیال میں پیزہ بننے میں ٹائم لگ رہا ہے (قہقہہ) تو ایک دو کٹ موشنز اور لے لیتے ہیں۔ Demand No. 6. The Honourable Minister for Revenue, NWFP, to please move his Demand No. 6.

جناب حبیب الرحمان تنولی (وزیر مال): تھینک یو، سر۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ "صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 266 ملین، 863 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2009ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران محکمہ مال گزاری و املاک کے سلسلے میں برداشت کرنے ہوں گے"۔

Mr. Speaker: The motion moved that a sum not exceeding rupees 266 million & 863 thousand only may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2009 in respect of Revenue and State Department. Cut motions on Demand No. 6. Mr. Abdul Akbar Khan, please.

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، میں بیس کروڑ روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

(اوہو/ قہقہے/ تالیاں)

Mr. Speaker: The motion moved that the total grant may be reduced by rupees twenty crore only. Abdul Sattar Khan Sahib.

جناب عبدالستار خان: جناب سپیکر، میں اپنی کٹ موشن سے Withdraw کرنا چاہتا ہوں۔

Mr. Speaker: Withdrawn. Syed Muhammad Sabir Shah. Not present, it lapses. Malik Qasim Khan Khattak Sahib.

ملک قاسم خان خٹک: زۂ د تیس هزار روپو کټوتی تحریک پیش کوم۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees thirty thousand only. Mr. Israrullah Khan Gandapur Sahib.

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: میں دس ہزار روپے کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion moved that the total grant may be reduced by rupees ten thousand only. Alhaj Sanaullah Khan Mian-khel Sahib.۔مائیک آن کریں ان کا

الحاج ثناء اللہ خان میانخیل: اس مطالبہ زر پر دس ہزار روپے کی کٹوتی چاہتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced rupees ten thousand only. Mr. Sardar Aurangzeb Nalotha Sahib, to please move his cut motion.۔ان کا آن کریں مائیک

سردار اورنگزیب نلوٹھہ: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر صاحب،۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ابھی خالی موشن پیش کریں، بعد میں پوری تقریر کریں۔

سردار اورنگزیب نلوٹھہ: میں جناب، اس شرط کے ساتھ کٹ موشن واپس لیتا ہوں کہ وزیر مال صاحب مجھے یہ یقین دلائیں گے کہ میرے حلقہ میں کوئی پٹوار خانہ تعمیر نہیں ہے، یہ پٹوار خانے اگر تعمیر کروا کر میرے تمام پٹوار سرکل میں دے دیں تو میں اس شرط کے ساتھ اپنی کٹ موشن واپس لیتا ہوں۔

Mr. Speaker: Withdrawn. Akram Khan Durrani Sahib. Not present, it lapses. Munawar Khan Sahib.

جناب منور خان ایڈوکیٹ: میں چار سو بائیس روپے کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees four hundred and twenty two only. Ziyad Akram Durrani Sahib. Not present, it lapses. Sikandar Hayat Khan.

جناب سکندر حیات شیرپاؤ: زۂ Withdraw کوم جی۔

Mr. Speaker: Withdrawn. Haji Qalamder Khan Lodhi Sahib. Not present, it lapses. Syed Murid Kazim Shah Sahib. Absent, it lapses. Javed Abbasi Sahib.

جناب محمد جاوید عباسی: سر، میں اس معزز ایوان میں دس ہزار روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees ten thousand only. Malik Hayat Khan, MPA. Absent, it lapses. عبد الاکبر خان! واپس اخلئ او کہ۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، میں نے جو بیس کروڑ روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کی تھی کہ اس کتاب کا Page 326 جو ہے، وزیر صاحب اس میں یہ کہتے ہیں کہ 'Others' کیلئے سولہ کروڑ روپے پچھلے سال رکھے گئے تھے اور پھر خرچہ پچیس کروڑ روپے کا ہو گیا اور اس سال کیلئے Again سولہ کروڑ روپے 'Others' کیلئے مانگ رہے ہیں تو جناب سپیکر، ٹوٹل ڈیمانڈ جو ان کی ہے، وہ چھبیس کروڑ روپے کی ہے تو چھبیس کروڑ روپے میں تو سولہ کروڑ روپے 'Others' ہو گئے تو یہ ہمیں وزیر صاحب بتادیں کہ یہ 'Others' کیا چیز ہے؟ مطلب (قہقہہ) محکمہ مال ہے تو ہمارا شک تھوڑا سا زیادہ ہو جاتا ہے نا جی، اگر کوئی اور محکمہ ہوتا تو اتنا شک نہ پڑتا لیکن محکمہ مال ہے، اسلئے ہم یہ 'Others' کے لفظ، اور یہ کہ 'Others' میں آپ ہر سال سولہ کروڑ خرچہ رکھتے ہیں اور پچیس کروڑ خرچہ کرتے ہیں۔ جب آپ کی ٹوٹل ڈیمانڈ چھبیس کروڑ روپے کی ہے جناب سپیکر، تو وزیر صاحب بتادیں کہ یہ 'Others' کیا چیز ہے؟

جناب سپیکر: تنولی صاحب! یہ 'Others' والی بات یاد رکھیں۔ ملک قاسم صاحب۔

ملک قاسم خان خٹک: زۂ خپل تحریک د دے شرط سره جی واپس اخلم که دا وزیر صاحب ما سره دا وعده کوی، د برائیو جڑ محکمه مال دے، دے ته زیاتے پیسے ورکول خو بالکل جی ظلم دے، که چرته دا د محکمے اصلاح چه کومه ده، چه دا کوم څه نن پټواریان کوی او دا زمونږ جائیدادونو سره لوبے کوی، نو زۂ دا ریکویسټ ور ته کوم چه په دے محکمه باندے اوسه پورے څه چیک اپ کړے دے؟ او ممبران اسمبلی ته دا ټول پټواریان جوابده کړی، کښینوی خپل ایم۔پی۔اے ته باقاعده چه هغه څه خبره هغوی ته اصلاح د پاره کوی، په دے وجه زۂ واپس اخلم۔

جناب سپیکر: تنولی صاحب، شرط سن لی پشتو میں، سمجھ آ گئی؟ اسرار اللہ خان صاحب۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: شکریہ، سر۔ سر، محکمے کے متعلق جیسے انہوں نے کہا کہ ایک تو دو تین ہیڈز ہیں جن کے متعلق میں منسٹر صاحب کی توجہ چاہوں گا۔ ایک 'Other' انہوں نے Reflect کیا ہے Page 326 پر، ایک 'Other' انہوں نے 324 پر، وہاں پہ Amount تو تھوڑی ہے لیکن اگر اس کا ہیڈ بھی دیکھیں، وہ بھی A0 1270 اور یہ جو عبدالاکبر خان صاحب نے کہا، اس کا جو ہیڈ ہے، وہ A0 3970 ہے تو وہاں پہ جو Amount انہوں نے مانگی ہے، وہ تقریباً کوئی 719900 ہے، یہ بھی ہمیں سمجھادیں گے جب اس 'Other' کی یہ تشریح کر لیں گے۔ اس کے علاوہ سر، رجسٹریشن کیلئے ایک لاکھ باسٹھ ہزار پچھلے

سال اس میں Spending ہوئی ہے، چھ ہزار مزید انہوں نے ہیڈر کھا ہے، کوئی نئی گاڑیاں ہیں، کیا ہے؟ اس کے متعلق اگر ہمیں بتادیں کہ منسٹر صاحب یہ Amount کہاں پہ خرچ کریں گے؟ اس کے علاوہ سر، 'Relief measures' کیلئے بھی انہوں نے Amount رکھی ہے اور وہ بھی یہ ہے کہ ایک Earth quake کا ہے، وہ تو فیڈرل گورنمنٹ آپ کو دیتی ہے، وہ اس سے علاوہ ہوتا ہے، اس کے متعلق بھی اگر ہمیں یہ سمجھادیں کہ یہ Relief measures کہاں پہ جاری ہیں؟ ایک تو یہ ہوتا ہے کہ سیلاب وغیرہ آجاتے ہیں، اسی ٹائم پہ ہوتا ہے لیکن یہ جو Relief measures ہیں، جس میں کروڑوں روپے، تقریباً کوئی سات کروڑ سے اوپر کی رقم انہوں نے رکھی، اس کی کہاں پر Spending ہوگی؟ اس کے علاوہ سر، محکمے سے متعلق میری ایک شکایت ہے اور اس معزز ایوان کے نوٹس میں بھی لاؤنگا۔ یہ سر، واحد محکمہ ہے کہ جس میں جس طریقے سے رولز آف بزنس کی دھجیاں بکھیری جارہی ہیں، اس طرح کسی بھی محکمے میں نہیں ہے۔ سر، Devolution کے بعد اختیارات جو تھے، اگر ہم اس سے Agree کریں یا نہ کریں، وہ ڈی سی او لیول پہ Devolve ہوگئے تھے اور اس کا جو Replica تھا، وہ ای ڈی اوز کے پاس آجاتا تھا۔ ریونیو ڈیپارٹمنٹ میں وہ اختیارات ڈی آر او کے پاس ہوتے تھے، پٹواریوں کی جو پوسٹنگز ٹرانسفرز ہوتی تھیں، وہ بھی ڈی آر او کے پاس ہوتی تھیں۔ ابھی یہ اس حکومت میں ایک نئی روایت چل پڑی ہے کہ پٹواری کی جو پوسٹنگ ہے سر، اس کیلئے باقاعدہ سمری بنتی ہے، تو سر، اگر ایک پٹواری کیلئے سمری منسٹر صاحب کے پاس آئے تو سر، یہ کونسے رولز ریگولیشنز ہیں؟ یا تو جو آپ کے 2001 کے ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے رولز آف بزنس ہیں، ان کو بالکل ختم کردیں کہ منسٹر صاحب کی مرضی ہے کہ اگر یہ Peon کی بھی اپنے پاس سمری منگوانا چاہیں، ان کی Discretion ہے، منسٹر ہیں، جیسے بتائیں گے ویسے چلیں گے لیکن سر، اگر At the same time وہاں پر Exist کررہا ہے، ابھی آپ جائیں ایک معمولی سی ٹرانسفر ہوگی، ایک تو یہ ہے کہ Lucrative post ہوتی ہے، تحصیلدار کی ہوگئی، کوئی اور ہوگئی، اس میں منسٹر صاحب اگر کرپشن کو کنٹرول کرنے کیلئے رکھیں، ہوگا، نہیں ہوگا، وہ علیحدہ چیز ہے لیکن ایک Effort ہے جو ہونی چاہیئے۔ سر، جہاں تک پٹواری کی بات ہے تو پٹواری تو سر، بہت ہی نچلا Tier ہے Of the functioning ان کی ڈیپارٹمنٹ کی۔ اگر اس کیلئے آپ ڈی آر او کے پاس جائیں اور اسے کہیں کہ اس کا Tenure بھی ختم ہے، اس کی ٹرانسفر کرانی ہے، باقی ڈیپارٹمنٹ میں وہ کام ہوجاتا ہے، ڈی سی او کردیتا ہے، ای ڈی او کرلیتا ہے۔ یہاں پر سر، جو ٹرانسفر ہو تو وہ ڈی آر او آپ سے کہتا ہے کہ میں اس کی پروپوزل

دے دونگا، پروپوزل جائے گی ایس ایم بی آر صاحب کے پاس، ایس ایم بی آر صاحب اس کو منسٹر صاحب کے پاس بھیجیں گے، منسٹر صاحب اس کو Approve کریں گے اور پھر کہیں جا کر ایک پٹواری کا مسئلہ حل ہوگا Within the same district، اس میں یہ بھی نہیں ہے کہ ایریگیشن ڈیپارٹمنٹ کی طرح وہ Devolve نہیں ہے، ریونیو Devolved ڈیپارٹمنٹ ہے لیکن اس کے باوجود اگر رولز آف بزنس کی اتنی دھجیاں بکھیری جائیں تو میں سمجھتا ہوں کہ منسٹر صاحب اس کے متعلق ہمیں تشریح کر دیں کہ کونسے وہ رولز استعمال کر کے سمریاں منگواتے ہیں اور ان کی پوسٹنگز، ٹرانسفرز ہوتی ہیں؟ شکریہ۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: الحاج ثناء اللہ میانخیل صاحب۔

الحاج ثناء اللہ خان میانخیل: شکریہ، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: ثناء اللہ خان صاحب کی مائیک آن کریں۔

الحاج ثناء اللہ خان میانخیل: جناب سپیکر، میں نے اس محکمے میں جو کٹ لگائی ہے، منسٹر صاحب کے جو ڈیمانڈز ہیں، ان کو میں نے چیک کیا ہے جناب سپیکر، ہم زمیندار ہیں اور ڈی آئی خان ایک بہت بڑا وسیع و عریض ایریا ہے، اس کا جو ریکارڈ ہے، آج چند مواضعات کا ریکارڈ اگر آپ نکالیں تو بالکل سرے سے ان کا نہ کوئی مساوی ہے، نہ اس کیلئے کوئی شجرہ ہے، نہ اس کیلئے کوئی عکس موجود ہے، Presumption پہ چلائے جارہے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ بندوبست 1968 میں ہوئی تھی اور اس کا جو فارمولا تھا، وہ یہی تھا کہ ہر پچیس سال بعد اس کی Consolidation اور بندوبست ہوگی لیکن شومئی قسمت 1968 کے بعد آج 2008 تک بھی اس پر کوئی کام نہیں ہوا ہے اور جتنے بھی ریکارڈز ہیں، وہ اتنے دریدہ اور بوسیدہ ہو چکے ہیں کہ ان میں بہت سی غلطیاں شامل کی جارہی ہیں اور لوگوں کا اپنی جائیدادوں سے محروم ہونے کا خدشہ ہے۔ میں چند مواضعات کی مثال پیش کرونگا کہ آج تک ان کا اشتمال اور بندوبست اسلئے نہیں ہو پارہا ہے کہ ان کا Basic ریکارڈ جو ہے، وہ اتنا بوسیدہ اور دریدہ ہوا ہے کہ ان کو آپس میں مساوی بنانے میں دقت پیش آرہی ہے۔ ساتھ ساتھ یہاں پر ڈیمانڈ رہی ہے ہماری، سابقہ ادوار میں بھی رہی ہے کہ محکمہ مال کے جو پٹوار سرکل بنے ہیں، یہ اس وقت ٹکر صاحب کی بندوبست سے بنے ہیں، میں سمجھتا ہوں کہ اس کی از سر نو تشکیل کریں کیونکہ آج کام بہت زیادہ ہوگیا ہے، Litigations ہیں، پٹواری کو عدالت میں جانا پڑتا ہے، لوگ مہینوں چکر لگاتے ہیں، ان کو ایک فرد لینے کیلئے بھی پٹواری میسر نہیں ہوتا ہے۔ ساتھ ساتھ کسی

کی بنابراری ہے، کسی کی نشاندہی ہے، کسی کی رپورٹ ہے تو اس کیلئے پٹواری صاحب کی Availability، جب بھی پوچھیں، وہ پیشی پر گئے ہوتے ہیں، ماشاء اللہ ہماری عدالتیں بھی بڑی ہیں، Litigations بڑھ گئے ہیں اور جب سے یہ نمبر دو کاموں کا قبضہ، مافیا کا سسٹم شروع ہوا ہے تو اس میں پٹواری خاصکر بہت Engage ہوگیا ہے، تو میں چاہتا ہوں کہ اس بجٹ میں ڈیرہ اسماعیل خان کیلئے، جس کی 1968 میں بندوبست اور اشتمال ہوئی ہے، فوری طور پر سٹاف کا بندوبست کیا جائے کیونکہ آج لوگ اشتمال چاہتے ہیں۔ ایک وقت تھا جب لوگ اشتمال نہیں چاہتے تھے لیکن آج جب سے سی آر بی سی کینال آئی ہے، اس میں جب تک اشتمال نہ ہو، وہاں پر آئے دن فسادات اور دنگے ہو رہے ہیں کیونکہ تقسیم کا جو ہمارا سلسلہ ہے اور جو قانون سازی ہے، میں اس پر انشاء اللہ قانون سازی لانے کیلئے اپنے آپ کو تیار کر رہا ہوں کیونکہ سالہا سال میرے پاس ریکارڈ ہے کہ تقسیم کے کیسز پانچ جنریشن تک بھی چلے ہیں، سپریم کورٹ تک جاتا ہے اور پھر واپس آتا ہے اور اس میں بہت سی دقتیں ہیں، بہرکیف اس میں Amendment کی ضرورت ہے لیکن فوری طور پر میں منسٹر صاحب سے کہونگا کہ اس میں جو ہماری ڈیمانڈز ہیں، وہاں پر جو صدر دفتر ہے، اگر وہاں پر جاکر سر دیکھیں، جہاں پر وہ ریکارڈ محفوظ کرتے ہیں، ان کے پاس آپ جائیں کہ آپ نے ریکارڈ کا کیا کیا ہے؟ تو وہ کہتے ہیں کہ آپ آئیں، یہ ہماری حالت دیکھیں جہاں پر پانی، وہ انگریزوں کے دور کی تعمیر شدہ عمارتیں ہیں اور جن میں جی سانپ پھرتے ہیں، وہ اگر ریکارڈ کو ہاتھ لگانے سے ڈرتے ہیں کہ اس میں کہیں سانپ نہ ہو۔ اسی طرح خزانے کی جو بلڈنگ ہے اور اس کے ساتھ جو ریکارڈ کی بلڈنگ ہے، وہ بالکل، اگر آج بھی کوئی جائے یا ٹی وی کیمرے میں لاؤنگا، وہ بالکل ڈی آئی خان میں بوسیدہ حال میں ہے، تو اگر منسٹر صاحب اس بات کی یقین دہانی کرادیں کہ ڈی آئی خان میں، اور صوبے کے مسائل کے متعلق ہمارے بھائی بیٹھے ہیں، ان کو پتہ ہوگا لیکن ڈی آئی خان میں ہمیں بندوبست اور اشتمال کیلئے نئے سٹاف کی اشد ضرورت ہے کیونکہ اگر آرڈر ہوتا بھی ہے یہاں سے تو وہ کہتے ہیں کہ وہی سٹاف کرے گا، وہی سٹاف کب کرے گا سر؟ عمر گزر جائے گی اور وہی سٹاف، ایک پٹواری ہے اور ایک اس کے علاقے میں تحصیلدار جو اپنے کاموں کو پورا نہیں کر سکتے ہیں۔ اسلئے میری یہ Suggestions ہیں کہ پٹوار سرکل از سر نو کئے جائیں کیونکہ اس میں بے انصافی ہے۔ میرے اپنے علاقے میں، اسرار خان کی Constituency ہے موضع شاہ عالم، میرے خیال میں کوئی آٹھ سو یا ہزار کنال کا موضع ہوگا، اس کا علحیدہ پٹواری ہے اور وہاں پر کلاچی کا یا گڈی عمر خان کے پٹواری کی اگر زمین دیکھیں تو وہاں پر ساڑھے

سات سات لاکھ کینال کا ایک پٹواری ہے تو اس کیلئے میرے ذہن میں جو تجاویز ہیں اور ان کی Accommodation کیلئے منسٹر صاحب سے ریکویسٹ کرتے ہیں کہ اگر وہ وعدہ کریں کہ اس کو Consider کرنے کیلئے اس میں وہ شامل کرنا چاہتے ہیں تو میں اپنی کٹ موشن پھر Withdraw کرلونگا۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ جی منور خان صاحب۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: شکریه، سپیکر صاحب۔ دا ثنا ءاللّٰه خان صاحب چه کومه خبره اوکړله، حقیقت دا دے چه جی دا پټوار خانے چه چرته دی، په هر ځائے کښې دغه حال دے۔ ریکارډ Totally Damage شوے دے او زهٔ خو لکه څنګه پنجاب چه خپل ټول ریونیو ریکارډ کوم کمپیوټرائز کړے دے نو زمونږه هم دا خواهش دے چه کم از کم فرنټیئر کښې د هم دا کمپیوټرائز شی چه دا سهولت هم دے خلقو ته ملاؤ شی او دے سره سره چه کوم دوئ دے فرد باندے دا پیسے ختمے کړے دی، دا واقعی ډیر صحیح کار دے خو زهٔ یوه خبره بله کوم سر، دا سټامپ پیپر چه کوم د خزانے نه ملاویږی، هغه به تاسو ته په بازار کښې ډیر ملاویږی او کم از کم په خزانه کښې تاسو ته سټامپ پیپر نه ملاویږی، نو د محکمے چه کومه کارکردګی ده، زهٔ خو دا وایمه چه دوئ د خپله کارکردګی صحیح کړی او د پټواریانو خبره چه کومه ده، چه دا اسرار اللّٰه خان سردار صاحب کومه خبره اوکړه چه سمری ځی پټواری والا نو کم از کم په یوه میاشت کښې خو دا سمری به تیاریږی ولے چه د پټواریانو خلاف ډیر شکایتونه وی سر، او د هغه شکایات چه کم از کم تاسو په یوه میاشت کښې سمری تیاروئ او بیا پټواری بدلوئ نو زما خیال دے دا واقعی ډیره د افسوس خبره ده۔ په دے سلسله کښې زمونږه دا ریکویسټ دے چه ریونیو منسټر صاحب د دا حالات ټهیک کړی او دا خپلے سمریانے د ختمے کړی او چه په کومو پټواریانو خلاف Complaints دی نو هغه Complaints که د ایم پی اے ګانو وی یا د بل چا وی، چه هغه زر تر زره حل کړی۔ تهینک یو سر۔

جناب سپیکر: جاوید عباسی صاحب۔

جناب محمد جاوید عباسی: شکریہ، جناب سپیکر۔ میں کچھ Suggestions ہاؤس کے سامنے رکھونگا۔ میرے خیال کے مطابق جہاں یہ محکمے ہیں، وہاں Gross root level پر لوگوں کو Problems بھی بہت زیادہ ہیں، تو میں چاہونگا کہ حکومت کے لوگ ہماری تجاویز ذرا غور سے سنیں۔ منسٹر صاحب بھی بیٹھے ہوئے ہیں اور پھر جو بہتر Suggestion ہوگی، وہ ان کے نوٹس میں آئے اور پھر ضرور انکو اس طرح کرنا چاہیئے جناب سپیکر۔ محکمہ مال سے اس صوبے کا ہر آدمی کسی نہ کسی صورت میں وابستہ ہے اور سب سے زیادہ لوگوں کو شکایت بھی اس محکمے سے ہے۔ ہونا تو یہ چاہیئے تھا کہ جب نئی حکومت آئی تھی تو پٹواریوں کی ٹرانسفر ڈی آر او سے بھی نیچے چلی جانی چاہیئے تھی، ہم نے ایک دفعہ پھر چیزوں کو Centralize کرنے کی کوشش کی ہے اور اگر آج منسٹر صاحب کے پاس آگئی ہے تو کل یہ چیف منسٹر صاحب کے پاس پہنچے گی اور اکثر پٹواری اپنے حلقوں میں موجود ہونے کی بجائے اسلام آباد، ایبٹ آباد، پشاور یا ایم پی اے ہاسٹل میں موجود ہوتے ہیں یا منسٹر صاحب کے دفتر کے باہر موجود ہوتے ہیں یا کسی اور مقام پر موجود ہوتے ہیں، لہذا میری ریکویسٹ ہے، اور عجیب بات ہے جناب سپیکر، کہ آپ نے وہاں ایک ڈسٹرکٹ ریونیو آفیسر بٹھایا ہوا ہے اور آپ اس سے کہتے ہیں کہ ہم اس سے کام لیں گے، ہم اس کو Responsible ٹھہرائیں گے کہ یہ ٹھیک کام کرتے ہیں، لوگوں کے مسائل حل کرتے ہیں اور لوگوں کے ساتھ تعاون کرتے ہیں اور اس کے پاس پاور ہی نہیں ہے، نہ ان کو ٹرانسفر کر سکتا ہے، نہ پوچھ سکتا ہے بلکہ اب تو یہ ہے کہ پٹواری ڈی آر او کو لگوا ہا ہے کہ نہیں، ہماری مرضی کا افسر لگے گا، پٹواری اتنے زیادہ طاقتور ہو گئے، تو لہذا یہ ہماری ریکویسٹ ہے کہ اس محکمے کو اگر آپ نے ٹھیک کرنا ہے تو اس کی جناب سپیکر، Re-structuring کی بہت ضرورت ہے۔ یہ فرسودہ محکمہ ہو گیا ہے جو پرانے ایک زمانے سے چلا آرہا ہے۔ اس پر کسی نے توجہ نہیں دی ہے۔ اس کیلئے ایک سپیشل ٹاسک فورس ہونی چاہیئے جو بنائی جائے جو اس میں بیٹھے دیکھے، اتنے زمانے سے بندوبست نہیں ہوا۔ آپ یقین کریں کہ ایک فرد کی کاپی لینے کیلئے پٹواری کے پیچھے لوگوں کو مہینے لگ جاتے ہیں۔ ہونا تو یہ چاہیئے کہ ہر پٹواری ہر یونین کونسل کے دفتر میں بیٹھے لیکن وہ جو تحصیل ہیڈ کوارٹرز ہیں، وہاں بیٹھتے ہیں۔ جب لوگ آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ آج وہ عدالت میں گئے ہوئے ہیں، عدالت میں آج انہوں نے اپنی Statement record کروانی ہے، تو ہمیں چاہیئے کہ ہم ان غریب لوگوں کو Facilitate کریں، پٹواریوں کی طرف نہ دیکھیں اور غریب لوگوں کو تب ہی Facilitate کر سکتے ہیں کہ جب اس محکمے کے ذمہ داروں کو اس یونین کونسل میں بٹھایا جائے۔ دوسری جناب سپیکر، اگر ہر پٹواری کی خواہش ہوتی ہے،

کچھ حلقے اس نے ہر جگہ پر اپنے لئے مخصوص کئے ہوتے ہیں، جب وہ اس حلقے میں آ جاتا ہے تو سالہا سال وہاں سے واپس جاتا نہیں ہے تو اس کیلئے جناب منسٹر صاحب سے میری ریکویسٹ ہے کہ کوئی Tenure ان کیلئے مقرر کیا جائے کہ کوئی ایسا طریقہ ہو تاکہ یہ ہر روز، ہر تیسرے دن، ہر ہفتے بعد، ہر مہینے بعد ٹرانسفر، پوسٹنگ کیلئے نہ بھاگیں۔ لہذا میری ریکویسٹ ہے، منسٹر جو یہاں پر موجود ہے، اس وقت بیٹھے ہوئے ہیں، مجھے یقین ہے کہ انشاء اللہ وہ بڑا وسیع تجربہ رکھتے ہیں اس محکمے کو ٹھیک کرنے کیلئے اور یہ حکومت کیلئے ایک بڑا چیلنج ہے، جناب سپیکر، میں آپ کی وساطت سے میاں صاحب کی توجہ بھی دلاؤنگا کہ حکومت کی جو کارکردگی ہوتی ہے اور اس محکمے کی نیک نامی اور بدنامی میں بھی اس کا بڑا رول ہوتا ہے، بڑا Important role یہ Play کرتے ہیں، تو مجھے یقین کہ ہماری ٹرانسفر، پوسٹنگ کی جو باتیں ہیں، ان کو یہ Positive لیں گے، ایم پی ایز کی بھی جان چھڑوائیں گے اور اپنی جان بھی چھڑوائیں گے اور منسٹر صاحب کی بھی جان چھڑوائیں گے اور ان کو ان کی جو جگہ ہے، وہاں پر بٹھائیں گے یونین کونسل کے اندر اور جس طرح میں سپورٹ کر رہا ہوں اس بات کو کہ بہت زمانہ ہو گیا ہے کہ بندوبست نہ ہونے کی وجہ سے پٹوار حلقوں میں بہت وسعت پیدا ہو گئی ہے، اس معاملے کو بھی ضروری طور پر ٹھیک کیا جائے۔ Thank you very much, Janab Speaker Sahib.

(تالیاں)

<u>جناب پرویز احمد خان:</u> شکریہ، جناب سپیکر۔ جناب سپیکر صاحب، څنگه چه تاسو ته به معلوم وی نن په هر کلی کښې هر پټواری چه کوم دے، هغه په بناریه کښې ناست وی، خلق ورته، زمونږ عوام ورته د ډیر لرے نه راځی او هغه کار د هغوی نه کیږی، نو لهذا د منسټر صاحب په خدمت کښې زمونږ دا خواست دے چه یو خاص نوټیفیکیشن اوشی چه هر حلقه پټوار چه کوم پټواری سره منسلک وی، هغه یونین کونسل هم نه، هغه به هر کلی کښې موجود وی۔ مهربانی۔

<u>جناب سپیکر:</u> شکریہ جی۔ جناب ریونیو منسٹر صاحب! جواب دیں ممبران صاحبان کو۔ آپ کا بڑا اہم محکمہ ہے، جو جو چیز کہنی ہو، ذرا ریفارمز زیادہ چاہتا ہے آپ کا محکمہ۔

<u>وزیر مال:</u> جناب سپیکر، شکریہ۔ سب سے پہلے تو میں ان بھائیوں کا شکر گزار ہوں جنہوں نے کٹ موشنز کی تحاریک پیش کیں اور اس کے بعد ان کو واپس کیا، اس کیلئے میں مشکور ہوں۔ جن بھائیوں نے تجاویز دیں اور محکمہ کو Criticize بھی کیا، ان کے معاملات میں میں چند گزارشات پیش کرونگا۔ چونکہ یہ محکمہ

میرے لئے نیا ہے اور چند ہفتے ہوئے ہیں کہ میں نے چارج اس کا سنبھالا ہے۔ محکموں کی تعریف میں نے کبھی اسمبلی میں نہیں کی کہ جی بڑا، کوئی تعریف اس کی میں کروں یا کسی پٹواری کی کارکردگی کی تعریف کروں۔ اس میں شک نہیں ہے کہ Public dealing کا بہت بڑا یہ ڈیپارٹمنٹ ہے اور جب Public dealing ہو گی تو اس میں شکایات بھی ہونگی۔ جہاں تک بجٹ کا تعلق ہے، پہلے اس کی میں بات کرلوں اور اس کے بعد اس بات پر میں آتا ہوں کہ ہم سب نے ملکر اس معاملے کو کسی طریقے سے، مثلاً میں یہ تجویز دوں کہ سٹینڈنگ کمیٹیاں بنی ہیں، اس ڈیپارٹمنٹ کی سٹیڈنگ کمیٹی بنے گی اور ہاؤس کے جو ہمارے بھائی اس میں ہونگے، ہم مل بیٹھ کر اس کیلئے کوئی Stream line policy چلائیں گے۔ Tenure ہے، ہر ڈیپارٹمنٹ کیلئے Tenure ہے اور ایک بات میرے ایک بھائی نے کی کہ پٹواریوں کی تعداد یا تو منسٹر کے دفتر کے باہر ہوتی ہے یا کسی اور جگہ لیکن ان کے ساتھ ایم پی اے بھی ہوتا ہے جی، اکیلا نہیں ہوتا، بعض اوقات دو ایم پی ایز بھی ہوتے ہیں، یہ میں گپ نہیں لگا رہا بلکہ حقیقت بات ہے لیکن افسوس کا مقام ہے کہ ہم اس معاملے کو ٹھیک نہیں کرسکے۔ میری آپ سب بھائیوں سے یہ گزارش ہو گی کہ جو سٹینڈنگ کمیٹی بنے، اس میں ہم اپنی ایک پالیسی بنائیں۔ شہروں کے اندر ڈسٹرک ہیڈ کواٹرز پر ایک مافیا ہے، اگر آپ میں سے کسی نے بات نہیں کی تو مجھے پتہ لگ گیا ہے اس مہینے کے اندر اندر، کہ شہروں کے اندر جہاں جہاں بھی ڈسٹرکٹ ہیڈ کواٹرز ہیں، وہاں پر ایک مافیا ہے جو ادھر ادھر دوسرے آدمیوں کو نہیں آنے دیتا۔ وہ آپ کا، کسی اور کا، کسی منسٹر کا، کسی ایم پی اے کا، کسی خاص آدمی کا، کسی ناظم کا عزیز ہوتا ہے، خاص ہوتا ہے، وہ وہاں سے ہل نہیں سکتا لیکن ہم اگر پالیسی بنائیں اور یہ اسمبلی Direct کرے کہ ایسا کریں تو منسٹر کون ہوتا ہے کہ وہ اس کو نہیں کرے گا؟ انشاء اللہ ہم کریں گے۔ (تالیاں)

بجٹ کے جو اخراجات آپ کے سامنے پیش ہوئے، یہ محکمہ تو زیادہ تر انتظامی ہے، ترقیاتی کاموں کیلئے پیسے تو انہوں نے مانگے نہیں ہیں اور Others کی جو مجھے اطلاع دی گئی کہ اس میں جو چیزیں شامل کی گئی ہیں تو وہ جناب والا، سابق سپیکر صاحب نے جو نکتہ اٹھایا ہے کہ Others کیا شے ہے جی؟ تو اس میں جی جوڈیشل اور نان جوڈیشل اسٹامپ پیپرز ہیں اور ترپن کروڑ کی ریکوری اس میں آتی ہے، پراونشل گورنمنٹ کو Others میں یہ پیسے خرچ کرنے ہوتے ہیں۔ سن لیں آپ بات کو، رجسٹریشن کی مد میں جو رقم مانگی گئی ہے، اس میں ہم نے سات پریذائڈنگ آفیسرز چترال Settlement کیلئے مقرر کئے ہیں، وہاں پر Settlement شروع ہے اور ریونیو ڈیپارٹمنٹ، Devolved department نہیں ہے۔ جناب گنڈاپور صاحب کی

توجہ چاہتا ہوں، تو یہ جو ہے، اس کو Provincial level پر Deal کیا جاتا ہے یہاں جی اور چترال میں Settlement کیلئے گورنمنٹ نے منظوری دی ہے، وہ بھی شروع کیا ہے۔ اخراجات کو نہ صرف Computerize کرنے کیلئے اس کو شروع کیا ہے کہ ریکارڈ کمپیوٹرائز ہو اور میں ذاتی طور پر یہ چاہتا ہوں کہ ایک آدمی کو اپنی جائیداد کا فرد انٹرنیٹ پر ملنا چاہیئے کہ وہ کراچی میں بٹن دبا کر Down load کر سکے تو تب ہماری کامیابی ہوگی لیکن اس میں میری یہ خواہش ہوگی کہ اسمبلی اپنا رول ادا کرے، جو سٹینڈنگ کمیٹی ہو، وہ اس معاملے کو طے کرے اور اس کے اوپر میں بھی کاربند ہوں اور آپ بھی کاربند ہوں۔ آپ سب سے میری یہ گزارش ہوگی کہ جتنی ٹرانسفرز اس ایک مہینے میں، میں نے تقریباً تقریباً ایم پی اے صاحبان کو اعتماد میں لیکر ان کی درخواست پر، ان کی ریکویسٹ پر اور ان کی خواہش پر ٹرانسفرز کی ہیں۔ ذاتی طور پر میرے اپنے حلقے میں میں نے ایک ٹرانسفر کی ہے اور وہ بھی شجاع سالم خان کے حلقے میں ہوئی ہے اور ان سے پوچھ کر کہ جی یہ پٹواری میں ان کے حلقے سے لے گیا تھا کسی وقت جواب ان کو واپس کیا ہے۔ میں نے کوئی ٹرانسفر نہیں کی ہے۔ ٹرانسفرز آپ کی خواہش کے مطابق اور آپ کی Recommendations پر کی گئی ہیں۔ تو میں آپ سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ اس ڈیپارٹمنٹ میں تھوڑا آپ بھی مہربانی کریں، میری راہنمائی کریں اور ٹرانسفرز پہ زور نہ دیں۔ یہ بہت بڑا پرابلم ہے کہ ایک گرداور کو آپ تحصیلدار لگوانا چاہتے ہیں، ہم کیسے ٹھیک کریں گے معاملے کو؟ اگر ہمارے ایم پی اے صاحبان میرے ساتھ تعاون نہیں کریں گے تو یہ مسئلہ بہت مشکل ہوگا۔ تو جناب سپیکر، میں مختصر کرتا ہوں اور اپنے بھائیوں سے یہ درخواست بھی کرتا ہوں کہ چونکہ ڈیپارٹمنٹ سارا سال Collection بھی کرتا ہے ریوینو کی، گیارہ سو ملین ریونیو پچھلے سال اکٹھا کیا ہے۔ کورٹ کی Decree بھی ہے، لینڈ ریونیو ایکٹ کے تحت ریونیو ڈیپارٹمنٹ کے ذمے ہے اور بھی جتنی Recoveries ہیں، وہ اسی ڈیپارٹمنٹ کے ذمے ہیں تو جو جو اخراجات آپ سے مانگے گئے ہیں، جو تنخواہیں ہیں اور Settlement ہے، اس کو کمپیوٹرائز کرنے کا ایک سلسلہ شروع کیا ہے۔ اس میں میں کوشش کرونگا کہ اگلے سیشن تک آپ کو وہ پراگرس بتاؤں جو ہم نے اس میں کیا ہے۔ میری باقی بھائیوں سے بھی یہ گزارش ہے کہ انتظامی محکمہ ہے تو اس میں آپ نے جو کٹوتی کی تحاریک پیش کی ہیں، وہ آپ مہربانی کر کے واپس لیں۔ Thank you very much.

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو جی۔ نلوٹھہ صاحب کا وہ پٹوار خانہ بنا رہے ہیں کہ نہیں بنا رہے ہیں؟ سب نے واپس نہیں کیئے۔

وزیر مال: پٹوار خانے میں، پٹوار خانے جی ضرور بنیں گے اور میرے بھائیوں نے کہا کہ یہ ادھر دیہات میں بیٹھے ہیں، پٹواری کا اصل کام جو ہے، وہ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوراٹر یا تحصیل ہیڈ کوراٹر پر ہے، پٹواری کا وہاں پر دفتر ہے اور وہیں سے جس آدمی کو فرد چاہیئے ہوتا ہے، وہ فرد لے جاتا ہے۔ کورٹ میں اس کا کام ہوتا ہے۔ فرد پر جو فیس تھی، وہ بھی کم کر دی گئی، ختم کر دی گئی۔ میں سمجھتا ہوں کہ پٹواری کو دینے کیلئے کوئی فیس وغیرہ نہیں رکھی گئی بلکہ ہم نے اور بھی Simplify کیا ہے بورڈ آف ریونیو میں میٹنگ کر کے کہ پٹواری کو Authorize کیا جائے تاکہ وہ ریکارڈ کی فوٹو سٹیٹ کاپی ایشو کرے کیونکہ Hand written پر لوگوں کو مہینہ مہینہ پھراتے پھراتے ٹائم لگتا ہے اور وہ بنایا بھی نہیں جا سکتا۔ جس طرح میاں خیل صاحب نے کہا کہ بڑے پرانے ریکارڈ پڑے ہوئے ہیں اور ان کی جمع بندیاں نہیں ہیں، میں پیشے کے لحاظ سے وکیل ہوں، میں سمجھتا ہوں لیکن آدمی دیکھتا ہے تو ابھی تک ہم مانسہرہ میں 68-1967 کی جمع بندی پر کام کرتے تھے، اب کچھ انہوں نے کام کیا ہے اور وہ Update ہوئی بلکہ افسران جو ہیں، پٹواری کو اور متعلقہ افسران کو دوروں سے روک دیتے ہیں جی کہ آپ کی جمع بندیاں Complete نہیں ہیں، تب کچھ نہ کچھ کام ہوتا ہے۔ تو اب میری کوشش ہوگی کہ اس ریکارڈ کو Update کریں۔ جب Update ہوگا تو اس کو کمپیوٹرائز کرنے کی کوشش کریں گے کہ جمع بندی کا یہ ریکارڈ کمپیوٹرائز ہو۔

جناب سپیکر: نہیں، کوئی بندوبست آپ کے ذہن میں ہے کہ کریں گے؟

وزیر مال: انشاء اللہ، انشاء اللہ۔

جناب سپیکر: انگریز کے وقت میں ہوا ہے، اس کے بعد نہیں ہوا ہے تو کچھ ذہن میں ہے کہ آپ کریں گے، کچھ پروگرام ہے؟

وزیر مال: کس کا جی؟ Settlement کا؟ ظاہر ہے جی، میں گزارش کروں جی کہ ابھی کوہستان باقی ہے، دیر باقی ہے، بہت سے اور علاقے ہیں جن میں ایسا کچھ نہیں ہوا تو ابھی Settlement شروع ہے، اس میں چترال بھی شروع ہے اور باقی کا بھی اب انشاء اللہ شروع کرنے والے ہیں۔

جناب سپیکر: دوسرا کمپیوٹرائزیشن کا ہے؟ کہاں۔۔۔۔۔۔

وزیر مال: کمپیوٹرائزیشن ڈی آئی خان اور پشاور میں شروع کر دیا ہے جی، میں اس سے مطمئن نہیں ہوں کیونکہ وہ آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ کو انہوں نے دیا ہے اور ان کا اپنا سٹائل ہے جو بہت Slow ہے۔ اس میں میری یہ تجویز ہے کہ اس کو ہم دیں، اوپن کریں، Bid اوپن کریں، جس جس سے بھی ہو، موضع کا جمع بندی سے

ریکارڈ Update ہو جائے، جمع بندی سے ریکارڈ کو کمپیوٹرائز کریں اور اس کو Bid پہ لگائیں، میری اپنی یہ تجویز ہے تو انشاء اللہ Next meeting میں میں آپ سے ایک Complete تجویز لیکر آؤنگا اور آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ آپ کے تعاون سے انشاء اللہ اس محکمے کو ہم ٹھیک کریں گے۔ Thank you very much.

جناب سپیکر: اسرار اللہ گنڈاپور صاحب۔ اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب کا مائیک آن کریں۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، منسٹر صاحب ہمارے لئے قابل احترام ہیں لیکن انہوں نے جو بات کی ہے، وہ کچھ Controversial سی لگتی ہے۔ یہ کہتے ہیں کہ ریونیو Devolved department نہیں ہے تو اس کے متعلق یقیناً رولز آف بزنس موجود ہیں، میرے خیال میں اگر اس ڈیمانڈ کو آپ Defer کرلیں، ٹی بریک میں اگر وہ Produce کرلیں کہ واقعی یہ Devolved department نہیں ہے، پھر تو ان کی پالیسی ہے کہ مطلب Peon تک اگر سمریاں منگوائیں، ان کی اپنی مرضی ہے تو جہاں تک ہمارا Knowledge ہے تو یہ Devolved Department ہے اور اس میں یہ ڈی آر او کا اختیار۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ وقفہ کرتے ہیں بیس منٹ کیلئے، بیس منٹ کیلئے وقفہ کرتے ہیں، اس کے بعد اس کو لیتے ہیں۔ Thank you very much.

(ایوان کی کاروائی چائے کیلئے بیس منٹ تک کیلئے ملتوی کی گئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جی گنڈاپور صاحب۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر! میری آپ سے یہ گزارش ہو گی، جہاں پر آپ نے کافی اس اسمبلی کیلئے Initiatives لئے ہیں، سکیورٹی کے حوالے سے ہیں یا بہت سی چیزیں جو Disorder میں تھیں، ان کو Order میں لانے کیلئے تو میری آپ سے گزارش ہو گی، اوپر پریس والے ہمارے بھائی ہوتے ہیں، ان کیلئے جو جگہ کا انتظام ہے اور جہاں پر ایک تو وہ Photo coverage، تو ٹھیک ہے، وہاں سے کر لیتے ہیں لیکن اس کے ساتھ یہ ہے کہ ان کے بیٹھنے کا Proper انتظام نہیں ہے، اس کا اگر ایک نوٹس لیا جائے اور ساتھ وہاں پر ان کے چائے کا سر، پروگرام ہے، وہاں پر صرف ایک ٹینٹ لگا یا گیا ہے جو کہ اتنی گرمی میں میرے خیال میں یہ ان کے ساتھ ایک تحقیر آمیز سا رویہ ہو جاتا ہے جو اس اسمبلی کے شایان شان نہیں ہے، میری آپ سے گزارش ہے کہ اگر اس کی طرف خصوصی توجہ دے کر ان کیلئے اگر کوئی Alternate بندوبست کیا جائے۔ (تالیاں)

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! میں اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب کو سپورٹ کرتا ہوں کہ باہر جو آپ کے ڈرائیورز ہیں اور گارڈز ہیں، وہاں پر میں نے کل بھی آپ سے ریکویسٹ کی تھی کہ باہر جو گاڑیاں کھڑی ہوتی ہیں ہائی کورٹ کے ساتھ، جو ادھر کھڑی ہوتی ہیں، وہاں پر کوئی بندوبست نہیں ہے، نہ پانی کا ہے، نہ ٹینٹ کا ہے، اس طرح پریس والوں کیلئے بھی کوئی بندوبست نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، یہ میرے نوٹس میں ابھی لایا گیا ہے، انشاء اللہ اس کی Improvement ہو گی اور آپ دونوں اس کو خود دیکھیں گے، نگرانی کریں گے۔ (تالیاں) تھینک یو۔ تنولی صاحب کچھ فرما رہے تھے اور تجاویز بھی اس سلسلے میں آ رہے تھے، چونکہ یہ ایک بہت ہی Important محکمہ ہے جس کی اصلاح نئے خطوط پر کرنی ہے، لینڈ ریکارڈ کی کمپیوٹرائزیشن بھی اور میرے خیال میں تنولی صاحب ایک کمال کریں گے، اگر یہ ڈیپارٹمنٹ کی اصلاح کریں، نئے خطوط پر آپ اس کو لیکر چلیں تو یہ آدھی عدالتیں ہماری آپ فارغ کر دیں گے، اتنا بڑا آپ وہ انقلاب لے آئیں گے اور انفارمیشن ٹیکنالوجی والے منسٹر صاحب، آپ سے خصوصی گزارش ہے کہ ان کو لینڈ ریکارڈ کی کمپیوٹرائزیشن میں آپ خصوصی طور پر اپنا ٹیکنیکل سٹاف Provide کریں۔ تنولی صاحب!

وزیر مال: سب سے پہلے تو میں ایک تصحیح کرنا چاہتا ہوں کہ مجھے جو انفارمیشن دی گئی، وہ جی یہ کہ امین اللہ گنڈاپور صاحب منسٹر تھے ریونیو کے، انہوں نے ایک سمری گورنر صاحب سے Approve کرائی تھی کہ یہ ڈیپارٹمنٹ ہے، اس میں جوڈیشری ہے، اس میں عدالتیں ہیں، Appellate courts ہیں، اسلئے اس کو Devolve نہ کیا جائے تو وہ سمری انہوں نے Approve کرائی لیکن ابھی مجھے بتایا گیا کہ اس پر عملدرآمد نہیں ہوا تو .Gandapur Sahib is right, I think, I should admit دوسری بات جو ہمارے بھائی عبدالاکبر خان نے بتائی، انہوں نے خود مجھے سمجھایا ہے کہ اگر آپ کو پتہ نہیں ہے تو یہ بات ہے، تو میرا خیال ہے کہ آپ واپس کرتے ہیں اس کو، تو باقی بھائیوں سے بھی میں گزارش کرتا ہوں۔۔۔۔۔۔

جناب بشیر احمد بلور {سینئر وزیر (بلدیات)}: عبدالاکبر خان صاحب آپ کو سمجھا چکے تھے اسلئے وہ آپ کے ساتھ ہیں۔

وزیر مال: بڑی مہربانی ہے جی ان کی۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! وہ تو میں نے صرف ان کی اصلاح کی غرض سے کیا ہے۔

وزیر مال: اصلاح کر دی ہے جی، Thank you very much جی۔

سینئیر وزیر (بلدیات): ابھی تک یہ ہے کہ ہمیں کچھ پتہ نہیں ہے لیکن یہاں کچھ ہے ضرور۔

جناب سپیکر: نہیں، عبدالاکبر خان کو تو وہ 'Others' والا مسئلہ درپیش تھا کہ 'Others' کیا ہوتا ہے تو شاید وہ Clear ہو گیا، کہ نہیں ہوا؟

جناب عبدالاکبر خان: نہیں جناب، انہوں نے یقین دہانی کرا دی ہے اور کہا ہے کہ میں ڈیپارٹمنٹ والوں کے ساتھ اس کو ڈسکس کر لوں گا، تو میں مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: شکر ہے کہ آپ وہ۔۔۔۔۔۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: انہوں نے Concede کر لیا ہے اور ہونا بھی یہی چاہیئے۔ Being Minister غلط بات پر وہ اگر سٹینڈ لیتے تو میں ساتھ لایا ہوں یہ شیڈول، اس میں ہے لوکل گورنمنٹ آرڈیننس۔ سر، اس میں میری مزید گزارش یہ تھی کہ جب انہوں نے Concede کر لیا ہے کہ یہ Devolved Department ہے تو ابھی ان کیلئے کیا کریں گے؟ یہی سمریاں بنتی رہیں گی پٹواریوں کی اور یہی ایس ایم بی آر اور منسٹر Involve ہوں گے یا کہ نہیں اس میں بھی کوئی Stream- lining کریں گے اور یہ اختیار جو ڈی آر او کا ہونا چاہیئے، اس کو بھی دیں گے؟

جناب سپیکر: جی تنولی صاحب۔

وزیر مال: تو میری گزارش یہ ہے جی، میں نے ایک تجویز دی ہے کہ سٹینڈنگ کمیٹی آپ بنائیں، آپ کو ہاؤس نے اختیار دیا ہے اور وہ سٹینڈنگ کمیٹی جو رولز، ریگولیشنز ہمیں یہاں سے Direct کرے گی، اس پر میں عمل کروں گا انشاء اللہ تعالیٰ۔

جناب سپیکر: چلیں ابھی اس کو، میاں صاحب کچھ بولنا چاہتے ہیں، جی، جی۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): د خپل ذاتی معلوماتو په بنیاد باندے خبره کوم چه زمونږ دا پروسی ملک دے، د هغے پنجاب صوبه کښې یو طریقه کار دے چه هر یو زمیندار سره خپل پاس بک وی، نه د فرد نمبر ضرورت وی، نه د نور لیکلو ضرورت وی، که څوک زمکه خرڅوی نو د یو نه کټ شی او په بل کښې اولیکلے شی۔ هر سړی سره خپل ریکارډ په خپل جیب کښې پروت وی نو دوئ چه دا کمپیوټرائز کوی نو د دے تجویز د پکښې هم خیال اوساتی چه هر زمیندار سره خپل ریکارډ په خپل جیب کښې پروت وی چه تکلیف نه وی۔

جناب سپیکر: یہ بھی نوٹ فرمائیں، ضروری بات ہے۔اچھی بات میاں صاحب نے کہی ہے۔ جی اسرار اللہ صاحب۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، بات اگرچہ لمبی ہوتی ہے لیکن بات یہ ہے کہ سٹینڈنگ کمیٹی پہلے تو آپ Notify کریں گے، پھر اگر وہ پالیسی دے گی سر، اس میں گورنمنٹ کے رولز آف بزنس موجود ہیں، جہاں پر یہ اختیار Already وہ دے چکے ہیں تو سر، گورنمنٹ کی اس پر پالیسی آ گئی ہے۔ ٹھیک ہے، میں یہ کہتا ہوں تنولی صاحب اگر اس پر کوئی نئی Vision کے ساتھ آتے ہیں تو، لیکن جب تک پالیسی موجود ہے، کم از کم اس پر عملدرآمد کرایا جائے۔ ایک ایک ٹرانسفر کیلئے سر، منسٹر صاحب کہتے ہیں کہ ایم پی اے بھی ان کے ساتھ ہوتے ہیں، یقیناً ہوں گے سر، ہمارے حلقے کا مسئلہ حل نہیں ہو گا تو ہم ان کے پاس جائیں گے نہیں؟ سر، اگر ہم وہاں جاتے ہیں تو ہمیں بھی اس غم سے نجات دلائیں اور مہربانی کر کے In the mean while جب تک نئی پالیسی نہیں آتی، تو گورنمنٹ رولز آف بزنس ڈسٹرکٹ کے تحت جہاں پر یہ Devolved Department ہے تو ڈی آر او کو اختیار دیا جائے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ اگر میں ثناء اللہ خان کے حلقے میں ٹرانسفر کروں، وہ بالکل تنولی صاحب اپنے پاس رکھیں، دو ایم پی ایز کا جھگڑا ہو گا لیکن اگر حلقے کے اندر ایک آدمی کی ایک جگہ سے دوسری جگہ پوسٹنگ ہے تو ڈی آر او کو اختیار دے دیں کہ وہ ایم پی اے کے کہنے پر کریں۔

جناب سپیکر: تنولی صاحب! آپ ان کی تسلی کرادیں تاکہ یہ کٹ موشنز واپس لے لیں اور آگے جائیں۔

وزیر مال: ٹھیک ہے سر، میں نے گزارش کی ہے پہلے بھی کہ اسمبلی کے مطابق کام چلے گا۔ اس سے پہلے کہ جو پالیسی چلتی ہے، میں نے کوئی نئی پالیسی نہیں بنائی، جو چلتی پالیسی تھی، اس پر میں آ کر بیٹھا ہوں۔ I -----will do it Insha Allah.

جناب سپیکر: ریکویسٹ کر لیں کٹ موشنز واپس لینے کی۔

وزیر مال: میں کٹ موشنز واپس لینے کی درخواست کرتا ہوں جی۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، میں ان سے مطمئن تو پورا نہیں ہوں لیکن ان کے احترام میں واپس کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: Since all the Honourable Members have withdrawn their cut motions on Demand No. 6…..

الحاج ثناء اللہ خان میانخیل: جناب سپیکر-----

جناب سپیکر: ابھی تو سٹارٹ ہو گیا ہے، آپ فلور۔۔۔۔۔۔۔

الحاج ثناء اللہ خان میانخیل: سر، اگر آپ اجازت دیتے ہیں تو میں تھوڑا سا اس پر کچھ بولنا چاہتا ہوں۔ اگر آپ کی اجازت ہو تو۔

جناب سپیکر: سیکرٹری صاحب کہتے ہیں کہ دو ممبرز اور بھی ہیں۔ جی، ثناء اللہ میانخیل صاحب۔

الحاج ثناء اللہ خان میانخیل: سر، اس میں باتوں سے بات نکلتی ہے۔ یہاں پر باتیں ہوئی ہیں اور تجاویز آئی ہیں۔ کمپیوٹرائزیشن کی بات ہو رہی ہے، یہاں پر ہمارے عباسی صاحب نے بھی جو بات کی ہے، میں سمجھتا ہوں کہ وہ اور الفاظ میں میری ہی بات کی ترجمانی تھی مگر وہ شاید اس کو اس طریقے سے Explain نہ کر سکے۔ چونکہ سر، میں ریونیو کے ساتھ وابستہ ہوں اور میرا دعویٰ ہے کہ میں ریونیو کے سسٹم کو جانتا ہوں۔ میری عرض یہی ہے کہ اگر کمپیوٹرائزیشن، جس میں میں سمجھتا ہوں کہ مشکلات بھی ہیں اور دقتیں بھی ہیں اور پھر ایک Complicated سا سسٹم ہے، پھر وہ انتظام کو بدلنے کی بات کر رہے ہیں اور خاصکر اس ریونیو کا جو سسٹم ہے سر، اس میں کوئی Economic figure نہیں ہے کہ اس میں Feed کر دیا جائے، اس میں بہت سی باتیں Involve ہیں اور آئے دن اس کی Transactions اور انتقالات اور ہوتے ہیں۔ ایک پاس بک جو زمیندار بنواتا ہے، اپنی Needs کے مطابق بنواتا ہے اور جہاں پر یہ کمپیوٹرائزیشن کی بات کرتے ہیں، اس کی میں Suggestion دوں گا کہ اگر کمپیوٹرائزیشن کرنی بھی ہے تو پہلے جن ضلعوں کا بندوبست یا جن مواضعات کا بندوبست یا اشتمال مکمل ہو کر اس کی لسٹیں حقیت کی تیار ہوں، اس حقیت پر کمپیوٹرائزیشن کریں تو میرے خیال میں وہ سب سے زیادہ بہترین طریقہ ہو گا کیونکہ یہ وہ واحد Document ہے جو کہ آئندہ Consolidation یا بندوبست پر اس کی بنیاد بنتی ہے تو اس کیلئے میں منسٹر صاحب سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ ڈی آئی خان کا ذکر کیا گیا ہے لیکن میں اس کی نفی کروں گا تب تک جب تک اس کی دوبارہ Consolidation اور اس کا بندوبست اور اشتمال نہیں ہو جاتا۔ اس میں اصلاح کی ضرورت ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اگر اس طرح سے دیکھا جائے تو اس وقت سروے آف پاکستان میں ان کی جو مربع بندی ہے اور مستطیل بندی کی ہوئی تھی، اگر اس کو بھی پھر Rectify کیا جائے تو اس کو Thelolide طریقے سے جو پیمائش ہے، وہ جو میرے خیال میں مواضعات کی حدبندی میں نہایت مفید ثابت ہو گی، دوبارہ اس کو جہاں جہاں پر مسمار ہوئی ہے، ان لائن کیا جائے اور ساتھ ہی میں

نے جو ریکویسٹ کی تھی کہ اس محکمہ میں اس وقت سے، انگریز دور میں یہ بندوبست اور اشتمال کو In shapeلایا گیا ہے، تب سے لیکر آج تک اس محکمے کے پٹوار سرکلز وہی چل رہے ہیں جو اس وقت کی ضرورت کے مطابق شاید وہ درست ہوں لیکن آج ہم محسوس کر رہے ہیں کہ اس محکمہ میں Expansion نہیں کی گئی۔ ہر محکمے میں فوجیں بھرتی کر دی گئیں لیکن جو یہاں اہم Revenue collection کا ڈیپارٹمنٹ ہے، اس میں آج تک نئی پوسٹیں اور نئی حلقہ بندیاں نہیں کی گئی ہیں۔ مہربانی کر کے یہ بہت اہم Issue ہے جس پر منسٹر صاحب سے میں تسلی چاہتا ہوں اور یہ چونکہ Budgetary معاملہ بھی ہے، اس پر اخراجات بھی ہوں گے، وہ شاید Mid term اس میں یہ اپنے ڈیپارٹمنٹ کیلئے کرا سکیں، ویسے تو یہ میری کٹ موشن تھی لیکن ان باتوں کیلئے اگر ان کو شامل کیا جائے تو میں اس محکمے کے فنڈ کو مزید Enhance کرنے کی بھی سفارش کروں گا۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی منور خان صاحب۔

<u>جناب منور خان ایڈوکیٹ:</u> تھینک یو سر۔ منسٹر تنولی صاحب تو بڑے سینیئر منسٹر ہیں اور پتہ نہیں کہ یہ جو حلقے سے پٹواری ٹرانسفر ہوتے ہیں، ان کو چاہیئے کہ وہ حلقے کے ایم پی اے کی Recommendation پر ہو اور گنڈاپور صاحب کی بھی یہی خواہش ہے کہ اسی طرح ہو تو اسی شرط پر کہ اگر تنولی صاحب ہماری تسلی کرائیں کہ آپ کے حلقے کی ٹرانسفر ان پٹواریوں کی، تو فی الحال میرے خیال میں اس کی یہ جو کٹ موشن ہے، میں واپس لے لیتا ہوں، سر۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی جاوید عباسی صاحب۔

<u>جناب محمد جاوید عباسی:</u> جناب سپیکر صاحب! ہم نے یہ تجاویز رکھی تھیں تنولی صاحب کے سامنے اور تنولی صاحب نے بالکل ٹھیک فرمایا ہے کہ انہیں آئے ہوئے ابھی کچھ مہینہ ہوا ہے اور انہوں نے سابقہ پالیسی بھی برقرار رکھی ہوئی ہے۔ ہماری ان سے صرف یہ ریکویسٹ ہوگی کہ یہ حکومت بہت سابقہ پالیسوں سے نالاں ہے اور انہوں نے خود کہا ہے کہ سابقہ پالیسی کوئی اتنی اچھی نہیں تھی کہ ان کو Precedent بنا کر ہم ساتھ رکھ سکیں تو اگر وہ اچھی پالیسی نہیں تھی تو یقیناً یہ بھی اچھی پالیسی شاید نہ ہو، میری پھر بھی ان سے ریکویسٹ ہے کہ اگر یہ Devolved Department ہو گیا ہے تو پھر ڈی۔آر۔او کے پاس یہ ٹرانسفر و پوسٹنگ کی پاور ہونی چاہیئے اور یہاں میری جناب سپیکر، آپ سے بھی ریکویسٹ ہے اور میں چاہوں گا کہ اگر کوئی

رولنگ آپ کی طرف سے آجائے کیونکہ یہ ایک حساس معاملہ ہے، اس پورے صوبے کے ہر آدمی سے وابستہ ہے، لہذا یہ محکمہ، میرا اپنا نہیں خیال کہ اپنے طور پر یہاں کوئی ریفارمز لاسکے۔ میں نے ریکویسٹ کی تھی کہ اگر کوئی ٹاسک فورس بنائیں اور اس کو یہ مینڈیٹ دیا جائے اور ان کیلئے پھر ٹارگٹ فکس کر دیا جائے کہ آپ اس ڈیپارٹمنٹ کیلئے کوئی ریفارمز لائیں اور پھر کچھ سفارشات لائیں اور اس ہاؤس میں پیش کی جائیں اور اس ہاؤس میں پھر ڈسکس ہونی چاہیئے آپ کی موجودگی میں اور پھر ان کی منظوری ہو جائے تاکہ ہمیشہ کیلئے یہ معاملہ Settle ہو جائے۔ میں تنولی صاحب کے احترام میں اپنی کٹ موشن کو واپس لیتا ہوں۔

جناب سپیکر: شکریہ، جی۔ تنولی صاحب، ان کا جواب دیدیں۔

وزیر مال: جناب سپیکر صاحب، محترم میانخیل صاحب نے Settlement کے حوالے سے جو باتیں کی ہیں، واقعی Settlement بہت پرانا ہے اور مختلف علاقوں میں مختلف چل رہا ہے۔ ابھی جو ہم نے کوشش کی ہے، اس بات پر آئے کہ وہ اس کو پہلے Periodical record، ریکارڈ جس کو جمع بندی زیر کار کہتے ہیں، اس کو ہم Up date کریں۔ اگر وہ Up date ہو جاتی ہے تو پھر آگے ہم بڑھ سکیں گے۔ ابھی تک جمع بندیاں 1980 کی، 1985 کی، 1990 کی، 1995 کی، اس کے علاوہ 2000 کی بھی ہوں گی لیکن زیادہ تر پرانی چل رہی ہیں تو میں ان سے یہ Commitment کرتا ہوں کہ ہم Step کو آگے بڑھاتے ہیں، کوشش کرتے ہیں کہ پورے طریقے سے یہ جمع بندیاں زیر کار Up date ہوں۔ ساتھ ساتھ ایک بات مجھے ڈیپارٹمنٹ نے یہ بھی کہی ہے کہ جو نئے Settlements ہیں، ان کی منظوری بھی صوبائی حکومت نے دی ہوئی ہے تو پھر ایسا ہے کہ انشاء اللہ یہ جو Settlements رہتے ہیں، ان کو بھی کریں گے۔ باقی جو میرے بھائیوں نے بات کی ہے، میں نے ابھی تک کوئی ٹرانسفر اپنے Behalf پر نہیں کی جی کیونکہ میں تو کسی کو جانتا نہیں، کسی اور حلقے میں میرا کوئی Interest نہیں ہے، اگر کوئی ٹرانسفر کی ہے تو کسی بھائی کے کہنے پر ہوئی ہو گی، میں نے کوئی نہیں کی۔ کوئی اگر Pinpoint کریں تو میں اس کا ذمہ دار ہوں، میں نے کوئی بھی نہیں کی ہے۔ البتہ آئندہ یہی پروگرام ہے کہ انشاء اللہ العزیز مل جل کر ہم اس معاملے کو آگے بڑھائیں گے اور ایک جواب میں پھر وہی دیتا ہوں کہ سب سے بڑا فورم اسمبلی ہے اور اس کی سٹینڈنگ کمیٹی ہے، کسی اور کمیٹی کی ضرورت نہیں ہے۔ اس میں ہمارے جن بھائیوں کو دسترس حاصل ہے، ان کو جناب سپیکر، آپ شامل کریں تاکہ ٹھوس تجاویز کے ذریعے اس محکمے کے حالات کو Change کیا جائے۔ میں آپ سب کا بہت بہت مشکور ہوں کہ آپ نے کٹ موشنز واپس لیں، انشاء اللہ آپ کا یہ Regard

رہے گا کہ اس محکمے میں جس طرح اسمبلی نے اور کمیٹی نے کہا، اسی طرح ہو گا۔ Thank you very much جی۔

<u>الحاج ثناء اللہ خان میانخیل:</u> جناب سپیکر! میں اس میں تھوڑی سی گزارش کرتا چلوں۔

<u>جناب سپیکر:</u> یہ مائیک آن کریں ان کا۔

<u>الحاج ثناء اللہ خان میانخیل:</u> نہیں نہیں، اللہ تعالیٰ نے مجھے جو آواز دی ہے سر، وہ بھی مائیک سے کم نہیں ہے۔ سر، جیسے میں نے کہا ہے کہ اس محکمے میں جو پرانی حلقہ بندیاں ہوئی تھیں، وہ Totally اس وقت Unjustified ہیں اور اگر آپ دیکھیں سر، تو اس محکمے کی اس وقت سے یہ حلقہ بندیاں چل رہی ہیں جب سے بندوبست کا نظام قائم ہوا ہے۔ ہر محکمہ میں آسامیاں بڑھائی گئی ہیں لیکن یہاں پر آج تک وہی پٹوار سرکل جو کہ دو سو سال، ڈھائی سو سال پہلے بندوبست اور اشتمال ہوا تھا اور وہی جو آج تک چل رہا ہے، اس میں از سر نو اضافہ کیا جائے کیونکہ جیسے کہا گیا ہے کہ پٹواری اس وقت بہت زیادہ Engage ہو چکے ہیں۔ لوگ بھی جاننے لگے ہیں، مالکان زیادہ ہو گئے ہیں، اس وقت مالکان کی تعداد تھوڑی تھی، کھاتے کم تھے، اس وقت یہ پورا پنڈورا بکس ہے تو اس کو سنبھالنے کیلئے پٹواری، سر آپ بھی زمیندار ہیں، چار سالہ جس کو ہم بولتے ہیں جس میں زیر کار جمع بندی بنتی ہے، وہ ایسے مواضعات کی ہیں جن کی میرے خیال میں بیس، بیس سال سے پانچ، پانچ چار سالے Due ہیں اور آج تک اس کی زیر کار جمع بندی وہی چل رہی ہے جو آج سے بیس سال پہلے تھی جس میں بہت زیادہ غلطیوں کا احتمال ہے تو میری یہ ریکویسٹ ہو گی منسٹر صاحب سے اور تحصیل بلکہ یہ پوری اسمبلی انشاء اللہ اس کو Recommend کریگی کہ پرانی حلقہ بندیاں چونکہ Unjustified حلقہ بندیاں ہیں لہذا ان کی از سر نو دوبارہ نئی حلقہ بندیاں کر کے اس کے جو بڑے بڑے وسیع حلقے ہیں، ان کو مختصر کر کے، جس میں چھ چھ، آٹھ آٹھ، دس دس مواضعات ایک ایک پٹواری کے پاس ہیں، Justified طریقے سے اس اس کی وسعت فرمائی جائے۔ اور میری تجویز ہے کہ اس میں آسامیاں پیدا کر کے حلقے میں حلقہ بندیوں کو کم از کم چار گنا کیا جائے تاکہ آسانی سے لوگ بھی اس کو Deal کر سکیں اور ایک پٹواری اپنے موضع کو Deal کر سکے۔ جہاں تک میرے بھائیوں کی بات ہے، پوسٹنگ ٹرانسفر پر بات ہو رہی تھی، میں ریکویسٹ کروں گا اور Suggestion دوں گا تنولی صاحب کو کہ کم از کم اس حد تک کہ اگر کوئی ایسی Recommendation جو اپنے حلقے سے متعلقہ ہو اور اس میں Public complaint ہو یا کوئی ایسا کرنا لازماً مقصود ہو لوگوں کے Benefit کیلئے تو وہاں پر اپنے بھائیوں کے وہ

بھی Representative ہیں، اپنے حلقوں میں کم از کم اپنے ماتحت، Subordinate DRO یا جو بھی ہے، کہ کم از کم ان کی Recommendation کو Consider کیا جائے اور آنر کیا جائے، یہی ان کیلئے تجویز ہے۔

جناب سپیکر: ابھی آپ نے کٹ موشن اپنی واپس لے لی؟

جناب محمد علی خان: جناب سپیکر صاحب، ما خو پہ دے باندے کٹ موشن نہ دے کڑے خو زۂ پہ دے باندے یو څو خبرے عرض کول غواړم۔ زما یو......

جناب سپیکر: ستا سو دے کټ موشن کښې هغه نشته خو څه څه مختصر خبره اوکړه۔

جناب محمد علی خان: مختصر خبره کومه جي چه ما یو څو کاله مخکښې لږه زمکه اغستے وه سوله کنال، ما په کاغذات مال باندے واغستله، بیا مے چه خرخوله مے نو هغه سړی اووئیل چه ما ته ئے کچ کړه۔ چه مونږه ناپ شروع کړو نو هغه پندره کنال وه، نهه کناله اوختله، شپږ کناله زمکه کمه وه۔ پټواریان د چارسدے نه، شبقدر نه ټول خلق مو راوستل خو هغه زمکه پوره نه شوله۔ بیا ئے دا وئیل چه یره دا جمع بندئ کښې فرق دے او 1938ء او 1932ء او دغه خبرے ئے کولے۔ اوسه پورے هغه پینځه کناله زمکه زما راپیدا نه شوله، تقریباً د تیس چالیس لاکھ، پچاس لاکھ روپو زمکه ده، نو زۂ دوئ ته دا وایم، منسټر صاحب ته دا وایم چه کم از کم دا خپل ریکارډ برابر کړی، که څه فرق پکښې وی، د 1938ء ده او که 1932ء جمع بندی ده، اوس زۂ څه اوکړم چه زمکه ما ته په دے موقع باندے پینځه کناله کمه ده؟

جناب سپیکر: ٹھیک ده جی۔ تنولی صاحب! یہ تجاویز بھی آئی ہیں، کٹ موشنز تو شاید انہوں نے، سب نے Withdraw کی ہیں۔ میں اس سلسلے میں ایک، آپ رولنگ سمجھیں یا جو بھی سمجھیں، پوسٹنگ ٹرانسفر کم سے کم اس میں Involve ہو اور چار سالے اور جمع بندیوں کی جو بات سامنے آئی ہے، یہ میرے حلقے میں بھی ہے، بارہ سال ہو گئے ہیں لیکن ابھی تک زیر کار میں وہ چیز نہیں آ رہی ہے تو ان چیزوں کی طرف خصوصی توجہ دیں اور ایم پی ایز کو، جس طرح یہ بتا رہے ہیں، Last year جتنے بھی ایم پی ایز ان پٹواریوں کے چکر میں زیادہ پڑتے تھے، ان کا حشر آپ لوگوں نے دیکھ لیا ہے تو کوشش کریں کہ کم

سے کم ان چیزوں میں Involve ہو جائیں۔ بہت خراب حشر ہوا ہے میرے حلقوں کا، آس پاس میں نے خود دیکھ لیا ہے تو Kindly اس کو Wind up کریں۔ اب آپ کیا کہنا چاہتے ہیں، جلدی کریں۔

<u>وزیر مال</u>: جناب عالی! چونکہ یہاں پر باقی بھائیوں نے تو بات ختم کرلی، صرف میاں خیل صاحب نے بات کی ہے تو ایک سمری 384 نئے پٹواریوں کیلئے چیف منسٹر سے ہوئی ہے، وہ اسلئے کہ جو نیا Settlement منظور ہوا ہے، اس کیلئے بھی چاہیئے اور یہ کرک میں سکول ہے پٹواریوں کا، پشاور میں انشاء اللہ بنانے والے ہیں، ہزارہ میں بنانے والے ہیں اور سوات میں بھی بنانے والے ہیں تو اس سے پٹواریوں کی تعداد انشاء اللہ بڑھے گی اور ہمارے بہت سے مسائل حل ہوں گے۔ زمین وہی ہے جو پہلے تھی، صرف اس پر کام بڑھ گیا، آبادی بڑھ گئی، انتقالات بڑھ گئے ہیں۔ میا نخیل صاحب کی بات سے مجھے اتفاق ہے کہ اس کو بڑھنا چاہیئے۔ سب بھائیوں کا شکر گزار ہوں اور امید رکھتا ہوں کہ سب خوش رہیں گے انشاء اللہ۔ Thank you very much, Sir.

<u>جناب سپیکر</u>: منور خان اور ثناءاللہ خان، آپ نے اپنی کٹ موشنز واپس لی ہیں یا ابھی تک، Still----------

<u>جناب منور خان ایڈوکیٹ</u>: جناب سپیکر، میں ان کی ان گزارشات سے اتفاق کرتا ہوں اور اپنی کٹ موشن واپس لیتا ہوں۔

<u>الحاج ثناء اللہ خان میا نخیل</u>: جناب، میں منسٹر صاحب، تنولی صاحب کی ان باتوں کے ساتھ متفق ہوں اور اپنی کٹ موشن واپس لیتا ہوں۔

<u>Mr. Speaker</u>: Thank you, thank you very much. Since all the Honourable Members have withdrawn their cut motions on Demand No. 6, therefore, the question before the House is that Demand No. 6 may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The "Ayes" have it. The Demand is granted. Demand No. 7. The Honourable Minister for Excise and Taxation NWFP, to please move his Demand No. 7. Honourable Minister for Excise and Taxation, please مائیک آن کریں ان کا۔

<u>جناب لیاقت علی شباب (وزیر آبکاری و محصولات)</u>: جناب سپیکر! "میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ پچیس ملین روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی

جائے جو کہ 30 جون 2009 کو ختم ہونے والے سال کے دوران آبکاری اور محاصل کے سلسلے میں برداشت کرنے ہوں گے۔"

Thank you, excuse me, Sir، ایک Clarification، یہ غلطی سے پرنٹ ہوا ہے، Sir, excuse me، ایک Clarification کرنا چاہتا ہوں کہ ابھی میرے آنریبل منسٹر، میرے بھائی میاں صاحب نے یہ پاس بک کی Suggestion دیتے ہوئے کہا کہ پڑوسی پنجاب میں، جو صحافی بھائی بیٹھے ہیں، ایسا نہ ہو کہ کوئی بڑی نیوز لگ جائے، پڑوسی صوبہ ہے جی، ہمارا ایک ہی ملک ہے جی۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a "sum not exceeding Rupees twenty five million only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2009 in respect of Excise and Taxation.

Cut motions, Mr. Abdus Sattar Khan, MPA, to please move his cut motion.

(Applause)

جناب عبدالستار خان: تھینک یو سر۔ میرا ابھی مقصد کٹ موشن پیش کرنے کا یہ تھا کہ جناب وزیر صاحب سے میرا بھی تعارف ہو جائے اور اس کے بعد میں اپنی کٹ موشن واپس کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: Thank you, withdrawn. مسٹر عبدالاکبر خان صاحب! آپ بھی اپنا تعارف چاہتے ہیں وزیر صاحب سے؟

جناب عبدالاکبر خان: چونکہ میرا تعارف پہلے سے ہے، اسلئے میں Withdraw کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: Withdrawn. Javed Abbasi Sahib.

جناب محمد جاوید عباسی: میں بھی جناب سپیکر صاحب، Withdraw کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: Thank you, withdrawn. Syed Muhammad Sabir Shah. Not present, it lapses. Alhaaj Sanaullah Khan Miankhel Sahib.

الحاج ثناء اللہ خان میانخیل: سر، چونکہ منسٹر صاحب کا تعارف ہو گیا ہے اور میرے خیال میں وقت بھی تھوڑا ہے تو میں بھی اس کو Withdraw کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: تھینک یو جی۔ اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب۔

Mr. Israr Ullah Khan Gandapur: Withdrawn.

Mr. Speaker: Malik Qasim Khan Khattak Sahib. Not present, it lapses. Sardar Aurangzeb Nalotha Sahib.

سردار اورنگزیب نلوٹھہ: سارے دوستوں نے وزیر صاحب کا بڑا احترام کیا، میں سمجھتا ہوں کہ ان میں کوئی خوبی ہے، اسلئے میں بھی تقلید کرتے ہوئے اپنی کٹ موشن واپس کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: (Laughter) Thank you very much. Mr. Akram Khan Durrani Sahib. Not present, it lapses. Sikandar Hayat Khan. Not present, it lapses. Munawar Khan Sahib. Not present, it lapses. Ziad Akram Durrani Sahib. Not present, it lapses. Syed Murid Kazim Shah Sahib. Not present, it lapses. Malik Hayat Khan. Not present, it lapses. Haji Qalandar Khan Lodhi. Not present, it lapses.

Since all the Honourable Members have withdrawn their cut motions on Demand No. 7, therefore, the question before the House is that Demand No. 7 may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The "Ayes" have it. The Demand is granted. Minister for Law, please.

وزیر آبکاری و محصولات: جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے اپنے جتنے بھی میرے ساتھی ہیں اور جو پرانے میرے قائدین ہیں، ان کا بھی اور جو نئے دوست ہیں اور اتنے حسین طریقے سے انہوں نے Introduction کی ہے، میں ان سب کا مشکور ہوں۔ بہت بہت مہربانی۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: انہوں نے تو تعارف کر دی لیکن ان کا خیال بھی رکھنا ہے۔

وزیر آبکاری و محصولات: انشاءاللہ تعالیٰ۔

Mr. Speaker: Demand No. 8. The Honourable Minister for Law, on behalf of Honourable Chief Minister, NWFP, to please move his Demand No. 8. Honourable Minister for Law, please.

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! میں وزیر اعلیٰ کے ایما پر تحریک پیش کرتا ہوں کہ "صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 280 ملین 500 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2009ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران داخلہ و قبائلی امور اور شہری دفاع کے سلسلے میں برداشت کرنے ہوں گے"۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a "sum not exceeding rupees 280 million & 500 thousand only, be granted to the Provincial government to defray the charges that will come in

course of payment for the year ending 30th June, 2009 in respect of Home and Tribal Affairs Department".

Cut motions. Mr. Abdul Akbar Khan, MPA, please.

جناب عبدالاکبر خان: میں میاں افتخار صاحب کے محکمے کے ڈیمانڈ میں دس لاکھ روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔ اس وقت میری چونکہ کروڑوں کی تحریک تھی، ان کو یہ سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ میں کروڑوں کی تحریک کیوں پیش کر رہا ہوں؟ لیکن ابھی میں دس لاکھ روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees ten lac only. Now Syed Muhammad Sabir Shah Sahib. Not present, it lapses. Malik Qasim Khan Khattak Sahib. Not present, it lapses. Mr. Israrullah Khan Gandapur Sahib.

جناب اسراراللہ خان گنڈاپور: سر! میں دس ہزار روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees ten thousand only. Now Alhaj Sanaullah Khan Miankhel Sahib, to please move his motion.

الحاج ثناء اللہ خان میانخیل: جناب سپیکر! چونکہ میرے نہایت قابل دوست نے اس میں تحریک پیش کی ہوئی ہے، تو میرے خیال میں انکو موقع ملے گا اور میں آپ کا وقت بھی زیادہ ضائع نہیں کرنا چاہتا، اس لئے میں اپنی تحریک، کٹ موشن واپس لینا چاہتا ہوں۔

Mr. Speaker: Thank you. Hafiz Akhtar Ali Sahib. Not present, it lapses. Withdrawn. Mr. Akram Khan Durrani Sahib. Not present, it lapses. Mr. Munawar Khan Advocate Sahib.

جناب منور خان ایڈوکیٹ: بس جی، میں بھی اپنی تحریک واپس لینا چاہتا ہوں سر۔

Mr. Speaker: Withdrawn. Sikandar Hayat Khan. Not present, it lapses. Haji Qalandar Lodhi. Not present, it lapses. Mr. Ziyad Akram Durrani. Not present, it lapses. Syed Murid Kazim Shah Sahib. Not present, it lapses. Mr. Abdul Akbar Khan, please.

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! میرے خیال میں صبح سے جو یہ کٹ موشنز شروع ہوئی ہیں، ہم دو تین، چار اپوزیشن کا کردار ادا کر رہے ہیں اور جو اپوزیشن ہے، ان کے بنچز خالی ہیں۔ اگر ان کا خیال ہے کہ ہم ان کیلئے اپوزیشن کا کردار ادا کریں گے تو میرے خیال میں یہ ان کی غلط فہمی ہے۔ ہم تو کوشش کر رہے ہیں کہ گورنمنٹ کی یا منسٹریز کی اصلاح ہو جائے اور اسلئے جو ہم Pinpoint کرتے ہیں، جس طرح اس

ڈیمانڈ میں ہے کہ جی اٹھارہ کروڑ مانگے گئے تھے پچھلے سال اور چالیس کروڑ خرچہ کر دیا، More than double خرچہ کر دیا ہے اور اسکے ساتھ جناب سپیکر، ہم اس چیز کو بھی سمجھتے ہیں کہ اس دن ٹرائیبل ایریا میں پاک فوج کے جو جوان شہید ہوئے، تو پانچ لاکھ روپے فی کس اور دس لاکھ روپے آفیسر کیلئے لیکن افسوس ہے کہ ہمارے جو پولیس کے سپاہی شہید ہوتے ہیں اور اس War میں شہید ہوتے ہیں تو ان کو ایک ایک لاکھ روپے یا ڈیرھ ڈیڑھ لاکھ روپے ملتے ہیں تو ہم بھی حکومت سے ڈیمانڈ کرتے ہیں کہ جس طرح اوروں کو پانچ پانچ لاکھ روپے، ان کی فیملیز کو، ان کے خاندانوں کو ملتے ہیں تو اس مہنگائی کے دور میں ایک ایک لاکھ روپے سے کیا ہو گا جناب سپیکر؟ (تالیاں) تو ہمارا ابھی یہ مطالبہ ہے، گو کہ یہ کٹ موشن ہے لیکن ہم ڈیمانڈ کرتے ہیں گورنمنٹ سے کہ جو بھی یہاں پر فورس کے سپاہی یا انکے جوان یا ان کے آفیسرز انتقال کر جاتے ہیں، شہید ہو جاتے ہیں تو جس طرح باقی کو ملتے ہیں، اس طرح ان کو بھی ملے۔ تھینک یو جناب سپیکر۔ میں واپس لیتا ہوں۔

Mr. Speaker: Thank you. Israr Ullah Khan Sahib!

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، یقیناً میری بھی گزارش یہی ہو گی کہ ہمارا مقصد اصلاح احوال ہے۔ اگر ہوم کے حوالے سے پولیس کے یا دیگر جتنے بھی مسائل ہیں، کیونکہ جب Budget speeches ہوتی ہیں تو ایک وزیر خزانہ صاحب ہوتے ہیں، سب کے نہ وہ نوٹس لے سکتے ہیں، یہاں پر ایک Concerned Minister ہوتا ہے جس کے سامنے اپنی اپنی گزارشات رکھتے ہیں۔ اس سلسلے میں سر، شہداء کے حوالے سے میری یہ گزارش ہو گی کہ ڈی آئی خان میں جو آخری بم دھماکہ ہوا تھا، اس بارے پریس میں اس حوالے سے نہیں آیا کہ ان کیلئے کیا انتظامات کئے گئے ہیں؟ میری اس میں یہ گزارش ہو گی کہ وہ ان شہداء کی جو Compensation ہے، وہ بھی دی جائے اور ساتھ سر، میری یہ گزارش ہو گی کہ اس کا جو ہیڈ ہے، ہوم اینڈ ٹرائیبل آفیئرز ڈیپارٹمنٹ ہے، ٹرائیبل آفیئرز سر، وہ گورنر سیکرٹریٹ اب علحیدہ ہو گیا ہے، اس سے ایک قباحت آ جاتی ہے کہ ڈسکشن ہم یہاں پہ کرتے ہیں، پاس یہاں سے کرتے ہیں اور جو معاملے ہیں، وہ گورنر ہاؤس، گورنر فاٹا سیکرٹریٹ میں ہوتے ہیں تو کیا بہتر یہ نہیں ہو گا کہ رولز آف بزنس جو ہیں، اگر ان کا صحیح طریقہ کار بنایا جائے اور ہوم ڈیپارٹمنٹ کے جو اپنے اخراجات ہیں، وہ تو ٹھیک ہے لیکن اگر کسی چیز پر ہم صرف اکیڈمک ڈسکشن کرتے ہیں تو اس کو ہم پاس ہی کیوں کرتے ہیں؟ گورنر صاحب جانیں اور ان کا فاٹا سیکرٹریٹ جانیں۔ یہ گند بھی ہم نے اپنے اوپر لیا ہوا ہے۔ وہاں پر بمباریاں ہوتی ہیں، لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ہمارے ایوانوں میں نمائندے خاموش ہیں اور پاس کر کے ہمارا ان پر کوئی چیک نہیں

ہوتا۔ پہلے ہوم سیکرٹری کے نیچے آتے تھے، ابھی علحیدہ چیف سیکرٹری ہے فاٹا سیکرٹریٹ کا، تو اس میں چونکہ نئی حکومت ہے، میری گزارش ہو گی کہ اس کا اصلاح احوال کر لیں۔ اس کے ساتھ میں Withdraw کرتا ہوں۔

جناب بشیر احمد بلور [سینئیر وزیر (بلدیات)]: جناب سپیکر صاحب! ځنګه چه۔۔۔۔

جناب سپیکر: بشیر بلور صاحب! دا مائیک آن کړئ۔

سینئیر وزیر (بلدیات): ځنګه چه زمونږ ګنډاپور صاحب اوفرمائیل۔۔۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: د دوئ که لږ واورائ نو که د دوئ څه داسے خبره وی چه ورله بیا اوکړئ۔

سینئیر وزیر (بلدیات): دوئ چه کومه خبره اوکړه، بنه هغوی د اوکړی، زما خو صرف دا خواست وو چه ځنګه دوئ خبره اوکړه چه دا ټهیک خبره ده چه دا بجټ مونږ ورکوؤ او فاټا سیکرټریټ چه دے، هغه د ګورنر Under دے او مونږ کوشش کوؤ چه هغه مونږ پخپله واپس واخلو۔ دا مخکښ هوم ډیپارټمنټ سره وو، اوس هم مونږ کوشش کوؤ چه دا هوم ډیپارټمنټ سره کړو، واپس ئے ځان سره واخلو، په دے وجه باندے دے بجټ کښے مونږ پیسے ایښودے دی۔

Mr. Speaker: Thank you. Sana Ullah Khan Miankhel Sahib!

الحاج ثناء اللہ خان میانخیل: جناب سپیکر! میں مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے دوبارہ موقع دیا چونکہ میری نظر کمزور ہے اور میں نے عینک نہیں لگائی ہوئی تھی اور خصوصی طور پر اس پر جو کٹ موشن تھی، وہ کسی خاص نیت سے نہیں تھی کہ ہم وہ کردار ادا کر رہے ہیں۔ ہم انشاء اللہ حکومت کو اس سلسلے میں جہاں جائز بات ہے، سپورٹ بھی کر رہے ہیں۔ اس میں یہی نشاندہی کرنی تھی کہ ڈی آئی خان میں Recently جو بم دھماکے ہوئے، اس میں ایک بم دھماکہ، جس میں پولیس کا ایک اے ایس آئی اور ساتھ پانچ جوان شہید ہوئے ہیں، زخمی ہوئے ہیں اور اس میں جو ہیں نا، سویلین ایک گھرانے کے، ایک خاندان کے وہاں پر آٹھ دس آدمی لگے ہیں جن میں سے دو زندگی کھو بیٹھے ہیں اور دو کے اعضاء ضائع ہوئے ہیں۔ اس سے پیشتر ایک واقعہ ہوا ہے، اس میں گورنمنٹ نے Announce کر دیا ہے لیکن ان غریبوں کو علاج معالجہ کیلئے بھی سہولیات میسر نہیں تھیں، تو میں اسی حوالے سے یہ ریکویسٹ کروں گا اور یہ آواز چیف منسٹر تک بھی پہنچاؤں گا کہ ان کے لواحقین کو اور ان کیلئے، جو غریب لوگ ہیں، خصوصی گرانٹ کا اعلان کیا جائے اور ان

کو بھیجا جائے تاکہ وہ اپنے ان بچوں کا پیٹ پال سکیں اور بندوبست کر سکیں کیونکہ ان کیلئے Initially جو روزی کمانے والے تھے، وہ اس دنیا سے اس ناگہانی آفت میں چلے گئے ہیں اور ساتھ ہی سر، جو ایک نشاندہی کرنی تھی، وہ یہ ہے کہ ڈی آئی خان میں یقیناً پچھلے دور میں تھانوں کی تعداد بڑھائی گئی ہے لیکن ڈی آئی خان ایک بہت وسیع و عریض علاقہ ہے اور اس وقت میں سمجھتا ہوں کہ جو گوادر سے ڈی آئی خان روڈ جو ایک سنگم بن گیا ہے، جس کو درابن روڈ ہم کہتے ہیں، اس ایریا میں تھانے کی حدود اتنی لمبی ہیں اور وہاں پر جو وارداتیں بڑھی ہیں اور جس کی Recommendations ہر دفعہ Justified قرار پائی ہیں لیکن وہاں پر کسی تھانے کا وجود قیام پذیر نہیں ہو سکا ہے۔ تو آئندہ اس میں مہربانی کر کے ڈیرہ ٹاؤن کے ایریا میں، جہاں بھی مناسب ہو، وہاں پر، خیر زمین بھی Allocated ہے ڈیرہ ٹاؤن میں، تو وہاں پر تھانے کا قیام عمل میں لایا جائے۔

Mr. Speaker: Minister for Law, please.

وزیر قانون و پارلیمانی امور: میں مشکور ہوں اپنے ساتھی، دوستوں کا کہ بڑے اچھے انہوں نے مشورے دیئے۔ صرف آپ کو Inform کرنے کیلئے کہ جتنے شہداء Police personnel تھے، تو ان کو Already پانچ لاکھ روپے دیئے گئے ہیں اور کوشش ہو گی انشاء اللہ کہ اس کو بھی Further بڑھایا جائے۔ باقی عبدالاکبر خان صاحب کی جو Proposals ہیں، وہ بھی چیف منسٹر صاحب تک اور سب تک انشاء اللہ پہنچ جائیں گی اور میں شکر گزار ہوں کہ عبدالاکبر خان صاحب نے اپنی کٹ موشن واپس لے لی اور آپ سے بھی گزارش ہے کہ Kindly یہ واپس لے لیں، انشاء اللہ آپ کی سفارشات ساری پہنچ جائیں گی۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: جی ثناء اللہ خان صاحب۔

الحاج ثناء اللہ خان میانخیل: میں یہ چاہوں گا کہ یقیناً پولیس جو حکومت کی ذمہ داری ہے، اس کے وہ Subordinate ہیں اور ان کیلئے اور عوام کیلئے کام کر رہے ہیں، وہ اس کے مستحق بھی ہیں لیکن ساتھ میں نے عرض کی ہے کہ یہاں پر جو بھی اس قسم کے حادثات رونما ہوئے ہیں، اس میں گورنمنٹ نے ان کو ریلیف دینے کیلئے اعلان کیا ہے لیکن خاصکر میں وانڈہ موچیاں کیس کی بات کر رہا ہوں، جو بم بلاسٹ ہوا ہے، اس میں بہت زیادہ جانی نقصان ہوا ہے اور نہایت غریب کنبے ہیں، تو ان کیلئے مہربانی کر کے یہاں پر یقین دہانی کرائی جائے کہ ان کو کوئی خصوصی گرانٹ دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: جی بشیر بلور صاحب!

جناب بشیر احمد بلور (سینیئر وزیر): جناب سپیکر، جیسے میرے بھائی نے کہا ہے، یہ قانون بھی ہے ہمارے صوبے میں کہ خدانخواستہ کوئی ایسا کوئی بم بلاسٹ ہو تو ایک لاکھ روپے شہیدوں کو ملتے ہیں اور زخمیوں کو پچیس اور پچاس ہزار ملتے ہیں، اگر کوئی ایسی بات ان کے نوٹس میں ہے تو ہمیں Application لکھ کر دیں، ہم Concerned Department کو بھیج دیں گے اور ان کو ضرور معاوضہ ملے گا انشاء اللہ۔

جناب سپیکر: جی ثناء اللہ خان صاحب۔

الحاج ثناء اللہ خان میانخیل: جناب سپیکر! میں ان کا مشکور بھی ہوں اور یہ درخواست ان کو لکھ کر دے دیں گے بلکہ لکھنے کی بات تو یہ ہے کہ یہ تو اتنا بڑا واقعہ ہوا ہے، وہ گورنمنٹ کے نوٹس میں ہے اور اس پہ جی اگر Comments منگوالیں تو جیسے انہوں نے فرمایا ہے کہ ان حادثات کے جو متاثرین ہیں، ان کیلئے جو معیار مقرر کیا ہے سپورٹ کا تو میں امید رکھتا ہوں کہ وہ بجائے اس کے کہ ہم Applications دیتے رہیں، وانڈہ موچیاں بم بلاسٹ کا ریکارڈ منگوالیں اور اس میں جو بھی اموات ہوئی ہیں اور جس قسم کے زخمی ہوئے ہیں، ان کو یہ گرانٹ مہربانی کریں فوری طور پر ریلیز کریں۔

جناب سپیکر: ابھی کٹ موشن واپس لے رہے ہیں کہ نہیں؟

الحاج ثناء اللہ خان میانخیل: جی بالکل، میں واپس لے لیتا ہوں لیکن اگر وزیر صاحب اس سلسلے میں یقین دہانی کرادیں تو۔

جناب سپیکر: بشیر بلور صاحب کا مائیک آن کریں۔

سینیئر وزیر (بلدیات): جناب سپیکر! جیسے انہوں فرمایا ہے، یہ اگر نہ کریں پھر بھی ہم ڈی سی او ڈیرہ اسماعیل خان سے بات کرکے انشاء اللہ جو مناسب ہو، حکومت کارروائی ضرور کرے گی۔

Mr. Speaker: Thank you.

الحاج ثناء اللہ خان میانخیل: بہت مہربانی جی، آپ کی اس یقین دہانی کے بعد میں اپنی کٹ موشن واپس لیتا ہوں۔

Mr. Speaker: Thank you very much. Since all the Honourable Members have withdrawn their cut motions on Demand No. 8, therefore, the question before the House is that Demand No. 8 may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes'.

آوازیں: "ہاں"۔

جناب سپیکر: بڑی Slow آواز آپ لگاتے ہیں۔ Now those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand is granted. Demand No. 9. The Honourable Minister for Jails, NWFP, to please move his Demand No. 9.

Minister for Law: Sir, since he is not present, he is out of country, I would like to present.

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، یہ گرانٹ بہت اہم ہے اور میں یہ بتانا چاہوں گا کہ یہ جو ڈیمانڈز ہیں اور ہاؤس سے وہ پیسہ مانگتے ہیں ایک سال کیلئے، بہت اہم دن ہے آج، تو میں سمجھتا ہوں کہ جو منسٹرز، جس طرح چیف منسٹر صاحب کی تو مجبوری ہے، ان کیلئے تو لاء اینڈ پارلیمنٹری آفیرز کے منسٹر ہو سکتے ہیں لیکن باقی منسٹرز کی موجودگی یہاں پر ضروری ہے، جو منسٹرز نہیں ہیں، ان کی ڈیمانڈز کو آپ کل لے لیں، خیر ہے، کل کا دن بھی تو ہے۔

سینیئر وزیر (بلدیات): جناب سپیکر! یہ ہم سب کیبنٹ منسٹرز کی Collective ذمہ داری ہے۔ اگر وزیر صاحب نہیں ہیں تو پھر ہم سب کی یہ ذمہ داری ہے اور ہم ذمہ دار ہیں اس کے اور ہمارا۔۔۔۔۔۔

جناب عبالاکبر خان: جناب سپیکر! یہ اہم گرانٹ ہے، یہ بہت اہم ہے۔۔۔۔۔۔

سینیئر وزیر (بلدیات): بالکل، اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اہم ڈیمانڈ ہے مگر ہمارا یہ Prerogative ہے کیبینٹ کا، اس کی Collective responsibility ہے۔

جناب سپیکر: مذکورہ منسٹر صاحب نے Ex-Pakistan leave لی ہے۔ اس کے سلسلے میں تو ہو سکتا ہے باقی منسٹرز کو ہدایت دی جاتی ہے کہ جس وقت ایسے بڑے ایشوز، بڑے مسئلے ڈسکس ہو رہے ہوں تو وہ ایوان میں موجود رہیں۔ جی، Minister Law, please proceed.

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جی، On behalf of Minister for Jails, میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ "صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 343 ملین، 76 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو (جس کی تفصیل درج ذیل ہے) ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2009ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران محکمہ جیل خانہ جات صوبہ سرحد کے ملازمین کی تنخواہوں اور متفرق اخراجات کے سلسلے میں برداشت کرنے ہوں گے"۔

(الف) تنخواہ کی مد میں -/209,787,000 روپے:

(ب) دیگر متفرق اخراجات۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ذرا تیز پڑھیں جی، تیز۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: دیگر متفرق اخراجات کی مد میں -/13,589,000 روپے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding Rupees 343 million & 76 thousand only, be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2009 in respect of Prisons.

Cut motions on Demand No. 9. Mr. Abdul Akbar Khan, please.

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! میں بیس کروڑ کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees 20 crore only. Syed Muhammad Sabir Shah, Not present, it lapses. Alhaj Sanaullah Khan Miankhel Sahib.

الحاج ثناء اللہ خان میانخیل: سر! یہ ڈیمانڈ نمبر 9 ہے، میں اس میں پندرہ ہزار روپے کی کٹوتی پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by Rupees fifteen thousand only on Demand No. 9. Manawar Khan, please. Not present, it lapses. Akram Khan Durrani Sahib. Not present, it lapses. Sikandar Hayat Khan. Not present, it lapses. Ziad Akram. Not present, it lapses.

سینیئر وزیر (بلدیات): جناب سپیکر! ہم سب فضول ہی لگے ہوئے ہیں، اپوزیشن میں کوئی ہے ہی نہیں اور یہ فضول ہمارا بھی، وہ بات کرتے ہیں، اب عبدالاکبر خان کی حکومت ہے اور عبدالاکبر خان سب سے زیادہ کٹ موشنز پیش کر رہا ہے، افسوس یہ ہے-----

جناب عبدالاکبر خان: سر! یہ "فضول" کا لفظ کو کارروائی سے آپ Expunge کریں، ورنہ میں بھی فضول کا لفظ استعمال کروں گا۔ (قہقہے)

جناب سپیکر: غیر پارلیمانی---------

جناب عبدالاکبر خان: ہاں جی۔

Mr. Speaker: Haji Qalandar Khan Lodhi Sahib. Not present, it lapses. Javed Abbasi Sahib.

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر، بشیر صاحب نے بالکل ٹھیک فرمایا ہے کہ اگر ہم بھی اپوزیشن کی طرح ہوں تو اس ادارے سے لوگوں کا اعتماد اٹھ جائے گا، اسلئے ہم کہتے ہیں کہ اس میں ہم موجود رہیں اور صحیح

بات کریں تاکہ لوگوں کو پتہ چلے کہ اس معزز ایوان کیلئے جن ممبران کا ہم انتخاب کر کے بھیجتے ہیں، وہ صرف کافی نہیں ہے کہ وہاں جا کر اپنی کرسیوں پر بیٹھتے ہیں اور ایم پی اے کا بورڈ لگواتے ہیں اور واپس آ جاتے ہیں۔ آج ہونا یہ چاہیئے تھا کہ اپوزیشن یہاں پر موجود ہوتی اور ایک ایک بات پہ بات کرتی لیکن اس کیلئے بھی ہمیں بڑا دکھ ہے تو جناب سپیکر، تیس روپے کی میں کٹوتی پیش کرتا ہوں۔ شکر ہے کہ میں نے بیس کروڑ روپے کی نہیں رکھی، میری اور عبدالاکبر صاحب کی، جو انہوں نے اصل ڈیمانڈ کی، اس سے زیادہ ہو جاتی۔ اسلئے میری تیس روپے کی کٹوتی ہے جناب سپیکر۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees thirty only. Syed Murid Kazim Shah Sahib. Not present, it lapses. Malik Hayat Khan. Not present, it lapses. Abdul Akbar Khan Sahib.

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، بشیر خان کو بہت زیادہ تکلیف ہے کہ ہم کیوں یہ کٹ موشنز پیش کرتے ہیں لیکن بنیادی مقصد۔۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: حالانکہ گرم گرم پیزا بھی میں نے کھلا لیا۔

جناب عبدالاکبر خان: ہاں ہاں، وہ تو کھا لیا لیکن کھانا تو نہیں ملا، سر۔ جناب سپیکر، بات یہ ہے کہ ہم اسلئے کٹ موشنز پیش کر رہے ہیں، ویسے اگر ہم نہ ہوتے تو آپ ایک گھنٹے میں یہ سارے آپ کے ڈیمانڈز پاس ہو تے اور اب بجٹ آپ کا پاس ہو جاتا لیکن جناب سپیکر، آخر لوگوں کو بھی کچھ پتہ لگے۔۔۔۔۔۔۔

سینیئر وزیر (بلدیات): یہ سب کا بجٹ ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: ہاں، تو ہم سب کا بجٹ ہے لیکن آپ کا خاص بجٹ ہے۔ جناب، ہمارے تو سو ممبران کا دو کروڑ روپے کا بجٹ ہے اور آپ کے بیس ممبران کا سولہ کروڑ روپے کا بجٹ ہے تو آپ کا خاص بجٹ ہے اور ہمارا عام بجٹ ہے۔ جناب سپیکر، یہ جو بجٹ میں پیسے رکھے ہیں کہ منسٹر صاحب نے ڈیمانڈ کی ہے، آپ اگر اس کو دیکھیں تو اس میں چونتیس کروڑ میں سے بیس کروڑ روپے تنخواہوں کیلئے انہوں نے مانگے ہیں، اب یہ 'جیلز' کے متعلق ڈیمانڈ ہے تو آپ اس کو ذرا تفصیل سے اگر دیکھیں گے تو پچھلے سال سولہ کروڑ روپے، تنخواہوں کے علاوہ جیلز کے اندر جو قیدی ہیں، ان کے کھانے پینے اور سب پر یہ خرچہ آیا ہے۔ اب جب قیمتیں بڑھ رہی ہیں اور اس سال بجٹ میں آپ نے سولہ کروڑ روپے کی بجائے تیرہ، ساڑھے تیرہ، چودہ کروڑ روپے رکھے ہیں، تو ایک طرف تو Prisoners کی تعداد بھی بڑھ رہی ہے، دوسری طرف ساتھ قیمتیں بھی بڑھ رہی ہیں، تو پھر آپ کیسے Meet کریں گے کہ پچھلے سال تو آپ کو سولہ کروڑ دینے پڑے

ان کی خوراک کیلئے، اس سال آپ چودہ کروڑ یا تیرہ کروڑ سے، جب تعداد بھی بڑھ جائے گی اور قیمتیں بھی بڑھ رہی ہیں، یہ کیسے پورا کریں گے؟ وہ غریب جیلی جو وہاں پر پڑے ہوئے ہیں، بہت بری حالت میں ہیں تو جناب سپیکر، ہم سمجھتے ہیں کہ خاصکر ان کی خوراک کیلئے اور ان کی صفائی کیلئے اگر آپ یہ ڈیمانڈ تھوڑا سا بڑھادیں تو ہم آپ کے مشکور رہیں گے۔ ویسے میں اس کو واپس لیتا ہوں۔

سینیئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب، جیسے عبدالاکبر صاحب نے فرمایا ہے کہ چیزوں کے ریٹس زیادہ ہو گئے ہیں اور پیسے انہوں نے اتنے ہی رکھے ہیں تو ہماری انشاء اللہ کوشش ہو گی کہ جیلوں میں لوگ کم آئیں کیونکہ Law and order situation ہماری پہلے سے زیادہ اچھی ہو گی۔ تو آپ کو یہ تسلی دیتے ہیں کہ جیلوں میں لوگ کم آئیں گے اور انشاء اللہ اخراجات کم ہوں گے۔

جناب سپیکر: معافیاں دینے کا خیال ہے، معافیاں؟ الحاج ثناء اللہ خان صاحب۔

الحاج ثناء اللہ خان میانخیل: جناب سپیکر، شاید اس سلسلے میں میرے اور عبدالاکبر خان کے خیالات ایک جیسے ہیں کہ جیل کا محکمہ تو اپنی جگہ، ان کی تنخواہیں، Salaries اور جو ان کی فورس ہے لیکن جناب والا، قیدی بھی انسان ہیں اور خدا نہ کرے کبھی ہم بھی وہاں جا سکتے ہیں۔

ایک آواز: آپ گئے ہیں؟

الحاج ثناء اللہ خان میانخیل: گئے ہیں لیکن بہرکیف ابھی مستقبل میں اتنی جلدی ارادہ نہیں ہے (قہقہہ) خدا نہ کرے یہ تو حادثات ہیں، کوئی بھی کسی وقت اس میں ہو سکتا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ جلیں، خاصکر ڈی آئی خان جیل اور ہری پور جو مشہور جیلوں میں سے ہیں، تو ہری پور میں تو میرے خیال میں نئی تعمیر ہو چکی ہے لیکن ڈی آئی خان کی جیل وہی ہے جو آج سے پتہ نہیں کتنے سو سال پہلے تعمیر ہوئی تھی۔ یقیناً جیلوں کے نظم میں اچھائیاں، برائیاں بھی ہیں، اس دن میں دیکھ رہا تھا، امریکہ میں بھی Satisfaction نہیں ہے، برطانیہ میں بھی Satisfaction نہیں ہے لیکن ہم اپنے حالات اور وسائل کے مطابق کم از کم ان میں اتنی اصلاح کریں کہ ان کو بحیثیت انسان Treat کیا جائے کیونکہ سارے وہاں پر Convicts نہیں ہوتے ہیں بلکہ وہاں پر زیادہ تر لوگ غلط دعویداریوں کے نتیجے میں اندر ہوتے ہیں جو کہ بعد میں بری بھی ہو جاتے ہیں لیکن ان کی زندگی وہاں پر کرب کی حالت میں گزرتی ہے تو ان کی اصلاح کیلئے یقیناً اس محکمے پر توجہ دینی چاہیئے اور بجائے اس کے کہ ہم اس پر کٹ لگائیں، ہم سفارش کریں گے کہ اس کیلئے فنڈز Enhance کئے جائیں۔ (تالیاں) میں اسی کے ساتھ یہ جو

کٹوتی ہے، لفظ "بڑھوتی" کے ساتھ واپس کرتا ہوں (قہقہہ) کہ اس میں بڑھوتی فرمائی جائے۔

جناب سپیکر: "بڑھوتی" کریں اس کو۔ مسٹر جاوید عباسی صاحب۔

جناب محمد جاوید عباسی: اس میں کوئی شک نہیں کہ جس طرح ثناء اللہ صاحب نے فرمایا ہے جناب، کہ شاید Politicians کیلئے جیل جو ہے، وہ زیادہ تر دوسرا گھر ہے اور کبھی یہ پتہ نہ ہوتا کہ بشیر بلور صاحب سے اور رحیم داد صاحب سے ہماری ابھی کبھی Next ملاقات ہری پور جیل میں کہیں ہو اور میں پچھلی دفعہ خود جب جیل گیا تو پورے صوبہ سرحد کے جو کچھ مہینے پہلے دوست آئے ہوئے تھے اور ہم وہاں پر بیٹھ کے باتیں کر رہے تھے تو ہم نے کہا کہ اللہ نے اگر ہمیں موقع دے دیا اور ہم اب اسمبلیوں میں پہنچے اور صاحب اقتدار کے نزدیک ہم اگر پہنچ گئے تو ان سے درخواست کریں گے کہ یہ بہت مشکل حالات میں ہیں۔ جو قیدی ہیں، جو Prisoners ہیں، جو Trial prisoners ہیں یا جو Politician وہاں جاتے ہیں تو جیل کی حالت اچھی نہیں ہے۔ پیپلز پارٹی کی حکومت کو ایک کریڈٹ ضرور جاتا ہے اور ایک منسٹر صاحب یہاں گزرے ہیں، انہوں نے جیلوں کیلئے کچھ Revolutionary steps اٹھائے تھے اور آج بھی لوگ یاد کرتے ہیں کہ انہوں نے اچھا کام کیا تھا، Especially جہاں تک صوبہ سرحد کی جیلوں کا تعلق ہے تو ہمارا یہ مطالبہ ہوگا کہ اس کیلئے کوئی نہ کوئی ضرور ریفارمز لائی جائیں، ان کیلئے بہتری لائی جائے اور بالکل ہم اس کی پوری حمایت کرتے ہیں کہ اس کیلئے ایک کٹوتی کی تحریک واپس کر کے اگر اس میں اور پیسہ کی ضرورت ہے تو ضرور دیا جائے جناب سپیکر، لیکن وہاں کچھ ریفارمز ایسی لائی جائیں، وہاں پر Light کا بندوبست نہیں ہے، وہاں پنکھے کا بندوبست نہیں ہے، وہاں باتھ روم کی سہولت میسر نہیں ہے، وہاں پانی کی سہولت میسر نہیں ہے۔ یہ کوئی آدمی بھی کسی حادثے کی شکل میں کسی وقت بھی، اور آج ہماری بدقسمتی یہ ہے کہ اس ملک کے جتنے بڑے صاحب اقتدار اور لیڈرز اور جو ہمارے حکمران ہیں، انہوں نے بیشتر وقت جیلوں میں گزارا ہوتا ہے اور جیلوں میں گزارتے ہیں لیکن جب وہ باہر آجاتے ہیں تو پھر اس سارے معاملے کو بھول جاتے ہیں۔ پھر وہ اس خیال سے ہوتے ہیں کہ یہ اقتدار کبھی ختم ہونے والا نہیں ہے لیکن اقتدار میں ایسی جگہ پر آدمی ہوتا ہے کہ جب ایوانوں سے نکلتا ہے تو جیلوں میں جاتا ہے۔ اس ملک کی یہ روایت ہے اور اللہ کرے کہ یہ روایت بھی اب تبدیل ہو جائے۔ تو ہماری ریکویسٹ ضرور ہو گی کہ Serious معاملہ ہے، ہم اس معاملہ پر بات کریں، صرف ہنسیں اور بات واپس چلی جائے تو یہ ٹھیک نہیں ہے۔ تو جیل کیلئے ریفارمز بہت عرصے سے

درکار ہیں۔ وہاں پر میں ان کے کھانے کی بات کروں گا کہ جو پچھلے کئی سالوں سے ایک نظام چل رہا ہے، اس میں کسی نے تبدیلی نہیں لائی ہے جو بہت ضروری ہے۔ جناب، وہاں ہماری قوم کے بچے جاتے ہیں، جوان جاتے ہیں، وہاں عورتیں جاتی ہیں، ان کیلئے کوئی سہولت نہیں ہے۔ تو میری آپ کی وساطت سے ریکویسٹ ہوگی کہ یہ مہربانی کر کے ان کیلئے کوئی ایسا کام، اگر ٹاسک فورس کا نام لے لیں تو پسند نہیں کیا جاتا، کمیٹی کا نام لیں تو شاید زیادہ پسند کیا جائے، تو کوئی ایسی ضرور ہو جو اس معاملے کو دیکھے سر، اور ان جیلوں کیلئے جو ضروری Requirement ہو، وہ ضرور پوری ہونی چاہیئے۔ میں اپنی کٹوتی کی تحریک واپس لیتے ہوئے ریکویسٹ کروں گا اس ایوان سے کہ اس میں اگر پیسہ بڑھانے کی ضرورت ہے تو پیسہ بڑھایا جائے تاکہ وہ لوگ جو ساری سہولتوں سے محروم ہیں اور کسی وجہ سے جیل چلے گئے ہیں، کم از کم وہاں کوئی دن جو ہیں وہ اتنے ضرور گزار سکیں، شدید موسم میں ان کو بجلی اور پنکھے کی سہولت ضرور میسر ہو۔

جناب سپیکر: جی بشیر بلور صاحب۔

جناب بشیر احمد بلور (سینئر وزیر): څنګه چه دوئ اوفرمائیل جی، دا بالکل ټهیک وائی، مونږ دوئ سره Agree کوؤ او زه تاسو ته هم خواست کوم چه کله تاسو کمیټی جوړوئ د جیل ډیپارټمنټ د پاره، او زه په فلور آف دی هاؤس دا لوظ کوم چه څنګه تاسو او هغوی فیصله اوکړه چه کومے خبرے، انشاءالله حکومت به په هغے باندے عمل کوی او مونږه هم دا غواړو چه جیل اصلاحات اوشی او جیل چه دے هغه خو څنګه چه زمونږ وروڼرو خبرے اوکړے، ځو ځله تلی راغلی یو، او دا حق لری د جیل خلق چه هغوی ته مراعات ملاؤ شی۔ زه د دوئ ډیر مشکور یم، انشاءالله د دوئ د ټولو، کوم د دوئ تجاویز دی، هغے باندے به حکومت پوره عمل کوی او شکر ګزار یم چه دوئ واپس هم واغستل، تاسو مهربانی اوکړه۔

جناب سپیکر: تهینک یو جی، اصل کښ (b) 144 دا وائی چه اوس دے ټائم کښ دا زیاتے نشی کیدے، "144 (b). It shall not seek to increase a grant or alter the destination of a grant;" دا وائی، نو تاسو ټولو واپس واغستل نو Since all the Honourable Members have withdrawn their cut motions on Demand No.9, therefore, the question before the House is that Demand No.9 may be granted. Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it, Demand is granted. Demand No.10. The Honourable Minister for Law, on behalf of the Honourable Chief Minister, NWFP, to please move his Demand No.10. The Honourable Minister for Law, please.

وزیر قانون وپارلیمانی امور: تھینک یوسر۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ -/ 6,558,418,00 روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2009 کو ختم ہونے والے سال کے دوران پولیس کے سلسلے میں برداشت کرنے ہونگے۔ تھینک یو جی۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding Rs.6,558,418,000/- only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2009, in respect of Police. Cut motions. Mr. Abdul Akbar Khan, please.

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر میں پچاس کروڑ روپے کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees 50 crore only. Syed Mohammad Sabir shah Sahaib. (Not present, it lapses). Alhaj Sanaullah Khan Miankhel Sahib.

الحاج ثناء اللہ خان میاخیل: میں 18 ہزار روپے کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees 18 thousand only. Mr. Israrullah Khan Gandapur Sahib.

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: میں دس ہزار روپے کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees ten thousand only. Malik Qasim Khan Khattak Sahib.

ملک قاسم خان خٹک: میں دس ہزار روپے کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees ten thousand. Mr. Javed Abbasi Sahib.

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر میں دس ہزار روپے کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees ten thousand only. Sardar Aurangzeb Nalotha Sahib.

سردار اورنگزیب خان نلوٹھہ: جناب سپیکر میں دس ہزار روپے کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees ten thousand only. Mr. Munawar Khan Advocate, please. Not present, it Lapses. Mr. Akram Khan Durrani Sahib. Not present, it lapses. Syed Murid Kazim Shah Sahib. Not present, it lapses. Malik Hayat Khan. Not present, it lapses. Mr. Ziyad Akram Durrani. Not present, it lapses. Mr. Sikandar Hayat Khan. Not present, it lapses. Haji Qalandar Khan Lodhi. Not present, it lapses. Mr. Abdul Akbar Khan Sahib.

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، واقعی یہ میرے خیال میں تقریباً سب ڈیمانڈز سے زیادہ بڑا ڈیمانڈ ہے جو پولیس کیلئے ہے۔ جناب سپیکر، جس طرح اور ڈیمانڈز میں Others and physical assets، ان چیزوں کے نام پر بہت زیادہ پیسہ رکھا گیا ہے اس طرح اس ڈیمانڈ میں بھی، آپ ہر جگہ پر دیکھیں، اگر ڈسٹرکٹس میں دیکھیں تو بھی، اگر Province میں دیکھیں تو بھی، ہر Page پر آپ کو ایک ایسی مد مل جائے گی کہ جس میں Others کے نام پر انہوں نے پیسے رکھے ہوئے ہیں۔ اگر ڈسٹرکٹس میں ان کا بجٹ ہے اس میں بھی، اور صوبے میں بھی۔ لیکن جناب سپیکر اس کے ساتھ ایک دو میری Suggestions ہیں، وہ میں پیش کرنا چاہتا ہوں حکومت کو۔ ایک تو یہ کہ جناب سپیکر اگر ہو سکے تو جو پانچ لاکھ روپے، یہ جو شہید ہوتے ہیں ان کو جو ایوارڈز دیتے ہیں یا جو بھی نام ہیں، وہ دیتے ہیں، میں سمجھتا ہوں کہ اس مہنگائی میں اگر اس کو دس لاکھ کیا جائے تو ہم مشکور رہیں گے حکومت کے، کیونکہ وہ اس صوبے کے عوام کی حفاظت کیلئے اپنی جان قربان کر دیتے ہیں۔ دوسری میری ایک تجویز ہے جناب سپیکر، کہ جو Foot Constables ہیں، ان کے نام پر ان کی وردیوں کیلئے، ان کی اور چیزوں کیلئے بہت زیادہ حجم میں پیسہ یہاں پر Allocate ہوتا ہے لیکن ان کو یہ چیزیں نہیں ملتی صحیح طور پر۔ میری یہ تجویز ہو گی کہ جو پیسہ ان کی وردیوں کیلئے یا ان کی اور Contingencies کیلئے ان کے نام پر اس بجٹ میں نکالا جاتا ہے، اگر وہ ان کو تنخواہ کے ساتھ دیا جائے تو میرے خیال میں ان کیلئے اور حکومت کیلئے بھی آسانی ہو جائے گی اور ان کو بھی کچھ فائدہ ہو جائیگا۔ تو یہ دو تجاویز اگر حکومت مان لے کہ پیسے تو آپ نے دینے ہیں ان کے نام پر، تو پیسے نکلتے ہیں لیکن اگر ان کو وردی ٹائم پر نہیں ملتی یا وہ اپنی جیب سے خریدتے ہیں یا صحیح نہیں ملتی یا پھر ہم بجٹ

میں، سوری پھر آڈٹ پیرے لگتے ہیں کہ اس میں یہ ہوا ہے وہ ہوا ہے، اس طرح اور بھی جو Contingencies ہیں جو ان کے نام پر نکالی جاتی ہیں، Boots کیلئے، Belts کیلئے، اور چیزوں کیلئے تو اگر یہ ان کی تنخواہوں کے ساتھ، جتنا بھی حکومت ان کو دیتی ہے وہ تنخواہوں کے ساتھ اگر دے تو میرے خیال میں ان کیلئے بھی اچھا ہو اور دوسری طرف جو شہید ہوتے ہیں ان کو اگر پانچ لاکھ کی بجائے دس لاکھ روپے معاوضہ دیا جائے، تو یہ میں حکومت سے درخواست کرتا ہوں۔

<u>سینئیر وزیر (بلدیات)</u>: جناب سپیکر۔۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: اس میں اور بھی بہت سی تجاویز آئیں گی تو سب کے جواب آپ ہی نے دینے ہیں۔ ان کے بعد کس کا تھا؟ ثناء اللہ خان میانخیل صاحب۔

<u>الحاج ثناء اللہ خان میانخیل</u>: جناب سپیکر اس مد پر کٹوتی لگانے کا جو مقصد تھا، وہ حکومت تک اپنی ناقص ذہن کی سوچ کو پہنچانا تھا کیونکہ باتوں سے ہی باتیں نکلتی ہیں اور اس میں اصلاح پیدا ہوتی ہے۔ میرے اپنے خیال میں، ایک تو میں نے تھانوں کیلئے، نئے تھانوں کیلئے اور خصوصاً ڈی آئی خان ٹاؤن تھانے کیلئے جو ریکویسٹ کی تھی وہ شاید اسی موشن سے Related ہو سکتی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس کیلئے یہ ایک Thrilling demand ہے۔ وہاں ضلع کی سطح پر بھی پولیس کے اپنے Department کی طرف سے، اور اس کو، ہماری نظر میں وہاں کا جو ایریا ہے Crimes کے حساب سے وہ اتنا بڑا ایریا ہے کہ اس کو موجودہ تھانے کنٹرول نہیں کر سکتے ہیں اور اس سڑک پر، پورے کا پورا این۔ ایچ۔ اے کا روڈ ہے، اس پر کوئی اس قسم کی Facility نہیں ہے۔ وہاں پر تھانے کا قیام بہت ضروری ہے اور وہاں ٹاؤن کی نئی آبادیاں اور وہاں پر جو ہمارے میڈیکل کالج وغیرہ ہیں، وہ بالکل شہر سے تھوڑا سا کٹے ہوئے ہیں۔ وہاں پر Protection کا احساس بہت ہی محدود ہو گیا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ جناب، جس طرح عبدالاکبر خان صاحب نے کہا ہے کہ آج اگر اپنے صوبے کی آبادی کو دیکھیں تو اس کے لحاظ سے اس فورس میں مزید اضافے کی ضرورت ہے کیونکہ جتنی کرائمز کی تعداد بڑھی ہے، جتنی امن وامان کی صورتحال پیچیدہ ہوئی ہے اس میں پولیس کا بنیادی کردار ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ جس طرح سے عبدالاکبر خان نے کہا ہے کہ ان کو ان کی ٹریننگ میں، کیونکہ چند واقعات جو میرے سامنے آئے ہیں یعنی ڈی آئی خان کا جو واقعہ تھا جو پولیس افسر وہاں پر موجود تھا، ایک چیز کی جو لوگ نشاندہی کر رہے تھے کہ وہ چیز مشکوک سی ہے، تو بجائے اس کو Explore کرنے کے وہاں پر کوئی Jammer لگا دیئے جاتے ریموٹ کنٹرول بم تھا، اور اس کو اگر Detect کر لیا جاتا

تو میرے خیال میں یہ واقعہ شاید رونما نہ ہوتا۔ میرے خیال میں ضلع کی سطح پہ Jammers دیئے جائیں کیونکہ ہماری پولیس ابھی تک اتنی Trained نہیں ہے اور دوسرا ان کی خصوصی ٹریننگ اور خاص کر میں سمجھتا ہوں کہ آج اگر ٹی وی کو لیں یا اخبارات میں کارٹون بنے ہوتے ہیں، کچھ پولیس کے لوگوں پہ جو تنقید کی جاتی ہے یقیناً اس میں صداقت بھی ہے، تو میں سمجھتا ہوں کہ ان کی جو ٹریننگ ہے اس کو مزید بڑھایا جائے اور چونکہ فورس ہے، اس کی ATS Training اور دوسرے جو ہمارے کنٹرول تھانوں میں یا وہاں پر مقرر کئے جاتے ہیں، ان لوگوں کی ٹریننگ میں مزید اضافے کی ضرورت ہے۔ یہ ابھی Recently جو واقعہ ہوا ہے، جو ہمارے کوٹلہ سیدان میں واقعات ہوئے ہیں، ایک پولیس کا سپاہی جو شاید قومیت کے لحاظ سے میرے خیال میں گنڈاپور تھا، وہ موقع پہ برابر ہوا اور اس کو ہاتھ میں شاید جی تھری تھمادی گئی تھی جس کی اس کو ٹریننگ نہیں تھی یا کوئی Other factors تھے جس کی وجہ سے وہاں پر وہ اپنا (دفاع) نہیں کر سکا، میں سمجھتا ہوں کہ یہ سانحہ ایک مثال ہے بہرکیف وہ اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھا۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ ان کو ٹریننگ کی اشد ضرورت ہے اور اس پر ظاہر ہے کہ فنڈز درکار ہونگے۔ میرا کبھی مقصد یہ نہیں تھا کہ اس پر کٹوتی کر کے کیونکہ اس پر کوئی فضول اخراجات کئے جا رہے ہیں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اس محکمے کی کارکردگی کو بہتر بنانے کیلئے اس میں مزید اصلاح کی ضرورت ہے اور جس پہ حکومت کے Think tank بیٹھ کر سر جوڑیں اور ہماری یہ فورس جو ہماری بنیادی ضرورت ہے، میں یہ بھی Commit کرتا ہوں کیونکہ ہمارا لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ، اور خدانخواستہ ہمارے ساتھ کوئی Violation کرے تو پہلا مرکز ہمارا پولیس ہی ہوتا ہے جس میں جا کر ہم Complaint کرتے ہیں اور ان ہی کا سہارا لیتے ہیں۔ تو اس کیلئے میری تجاویز تھی کہ ان کی اصلاح کیلئے اور ٹریننگ کیلئے ان کو مزید فعال بنایا جائے اور خاص کر ان کی Moral training کیلئے بندوبست کیا جائے تاکہ یہ خاص کر اس نظام میں لاء اینڈ آرڈر سنبھال لیں اور تھانوں میں کسی کو انصاف دلانے یا اس کی شکایات سننے کیلئے جب وہ جائیں تو ان کے پاس وہ ٹریننگ ہونی چاہیئے کہ کوئی بندہ وہاں سے مایوس نہ ہو، بلکہ اس کو یہ اطمینان ہو سکے کہ میری حکومت کا لاء اینڈ آرڈر کا جو مسئلہ ہے اور مجھے جو Protection دی گئی ہے تو واحد یہ ادارہ ہے جو کہ عوام کی Protection اور حفاظت کا ذمہ دار ہے حکومت کی طرف سے۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ اس میں لوگ اگر Trained ہونگے تو ہمارے عوام مطمئن ہونگے اور کسی کو کبھی کسی شکایت کا موقع نہیں ملے گا۔ میں ان ہی چند تجاویز کے ساتھ جسارت کرتا ہوں کہ حکومت ان کو Consider کرے گی اور ان پر بیٹھ کر اور

سر جوڑ کر انشاء اللہ کوئی اصلاحی پہلوؤں کا یقیناً ازالہ کرے گی اور اس میں اس کو شامل کرے گی۔ ان ہی الفاظ کے ساتھ میں اپنی کٹ موشن واپس لیتا ہوں۔

جناب سپیکر: اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر جیسا کہ عبدالاکبر خان نے کہا، یقیناً میرا بھی یہی خیال ہے کہ Medical allowances, others اور ایسے بہت سے ہیڈز ہیں کہ جن پہ ہماری گزارشات ہیں، جس میں ایسا ہے کہ Amount جو رکھا گیا ہے وہ Debatable ہے لیکن سر، دوسری طرف ہمارے سامنے ایک اور رخ بھی ہے کہ اگر فوج سے حالات بگڑتے ہیں تو اس کو کنٹرول کرنے کیلئے سرحد پولیس کی قربانیاں بھی ہیں، دھماکے ہوتے ہیں، باہر سڑکوں پہ کھڑے ہوتے ہیں، اگر کوئی خودکش ہو، جو بھی ہو، پہلے سرحد پولیس ہی کی ڈیوٹی ہوتی ہے کہ وہ اس کو کنٹرول کرے، کئی شہید ہو گئے ہیں۔ ان کی قربانیاں اس صوبے کیلئے ہیں، اس عوام کو بچانے کیلئے ہیں۔ تو میں سمجھتا ہوں سر کہ ایسے حالات میں جو موجودہ حکومت کا ایک فیصلہ ہے کہ اس میں انہوں نے Increase کی ہے، وہ Justifiable ہے اور ساتھ سر، میں یہ سمجھونگا کہ ابھی جو حالات ہیں، جیسے ٹریننگ کے حوالے سے بات کی گئی اور دیگر (ذرائع) میں، میری اس میں سر یہ خواہش ہوگی کہ یہ جو ہاؤس ہے، اس کو On board لیا جائے۔ جو بھی Process ہو اس کے متعلق، جو ہمارے ڈی آئی خان پولیس کے حوالے سے ہے اس پر میں Specific کہنا چاہونگا کہ اس پہ گزشتہ دور میں سر چند مصالحتی کمیٹیاں بنائی گئیں، جن کا یہ پتہ نہیں ہے کہ وہ پچھلی حکومت کی Recommendations پہ بنائی گئیں تھیں یا Police as a neutral رہ کر انہوں نے وہ مصالحتی کمیٹیاں بنائی تھیں؟ اگر سر کونسلرز موجود ہیں ناظم موجود ہیں، ایم پی ایز موجود ہیں، ایم این ایز موجود ہیں تو مصالحتی کمیٹیوں میں پتہ نہیں کہاں سے بندے لیکر آئے ہیں اور ان کو Parallel رکھے ہیں؟ اگر ایم پی اے کے حجرے میں یا کونسلر کے حجرے میں ایک راضی نامہ ہو بھی جائے تو وہ اس کو ویسے نہیں سمجھتے، کہتے ہیں مصالحتی کمیٹی اس میں اپنا Role play کرے گی۔ چونکہ آئی جی صاحب بھی موجود ہیں تو میری یہ گزارش ہوگی کہ ڈی آئی خان کے حوالے سے وہ اس چیز کا نوٹس لیں کیونکہ میرے خیال میں بہت سے Cases میں وہ Neutral بندے نہیں ہیں اور جب Elected MPA,s وغیرہ اور دوسرے ناظمین اور کونسلرز وغیرہ موجود ہیں، تو Elected لوگ ہیں ان کو توجہ دینی چاہیئے۔ میں صرف ایم پی ایز کا نہیں کہونگا، اگر ناظم ہیں یا دوسرے ہیں ان کو بھی توجہ دینی چاہیئے، بجائے اس کے کہ مصالحتی کمیٹیاں

ہوں اور ان کا یہ پتہ نہیں ہے کہ کہاں سے افراد لاکر ان میں بٹھائے گئے ہیں۔ اس میں سر یہ میری چند گزارشات تھیں اور اس کے ساتھ میں اپنی کٹ موشن Withdraw کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: ملک قاسم خان صاحب۔

سینیئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب! زه مخکښې دوئ له جواب ورکوم بیا د دے خبرے اوکړئ۔ سپیکر صاحب! تاسو هم خبره کوئ-------

جناب سپیکر: اودریږئ چه دے ختمه کړی بیا تاسو جواب ورکړئ، بس راغونډؤ ئے۔ ډیر زیات کار پاتے دے، لږ تعاون کوئ چه دا ختم شی۔ صرف درے ورځے دی او کار ډیر زیات پاتے دے، Kindly لږ کوشش کوئ چه را غونډ ئے کړو۔

ملک قاسم خان خٹک: سر ما چه دا کټ موشن تحریک پیش کړے وو، دا مے صرف د دے د پاره چه د سرحد پولیس کردار ډیر مثالی دے۔ پولیس چه کومه ډیوټی کوی نن دے امن و امان د پاره، ځکه چه زه سحر د کور نه راوځم نو بیګاه ته د واپس راتلو ډیر کم Chances وی۔ هر سړے یریږی، نن هر سړی ته خطره ده۔ نو د پولیس چه څومره تعداد زیات شی جی دا به ډیر صحیح وی، او په پولیس چه څومره خرچه، او د نوے آلات نه لیس شی جی، دشمن سره چه کومه اسلحه د نوے قسم ده، ایټمی هتهیار دی، د Like دا سے قسم هتهیار دی نو دا سے پولیس ته هم ښه جدید قسم هتهیار پکار دی چه د هغه دشمنانو مقابله اوکړے شی او امن جوړ کړے شی۔ جناب والا، زه به د دے پولیس بهرتئ باره کښې یو ریکویسټ اوکړم چه دا د ډویژن په سطح اوشی لکه څرنګ زمونږ کرک کښې چه څومره کسان راځی، هنګو کښې چه څومره کسان بهرتی شول کوټه ئے ورکړے ده، کوهاټ ته ئے ورکړے ده، هغه Incomplete دی څوک رانغلل ورته، او د کرک چه کوم پنځه سوه کسان ورته راغلل نو دا مو ریکویسټ دے چه کرک کښې ډیره زیاته بیروزګاری ده، دا چونکه Already مونږ ډی آئی جی، ایس پی صاحب ته ریکویسټ کړے دے چه د کرک خلق د د هنګو کوټه Against ، د کوهاټ کوټه Against ایډجسټ شی، نو زه دا ریکویسټ کوم چه په دے د سوچ اوکړے شی چه کومه ضلع کښې خلق نه وی، بیروزګاری کمه وی خلق پولیس ته نه راځی، د هغے Against د بلے ضلعے خلق اغستلے شی، او بل سر ریکویسټ دا مو دے

چه لکه څرنګ چه دا نور خلق د پولیس، زه به څه اوو ایم، د هغوی راشن الاؤنس او ورسره ورسره د سپیشل برانچ ورونړه د لرے لرے ځایونو نه دلته ډیوټئ ته راځی، هغوی ته مناسب معاوضه نه ملاویږی، میډیکل الاؤنس دهغوی ډیر کم دے، تنخواه کښ د ډیره ډیره اضافه ورکړلے شی ځکه چه پولیس جوړ نه وی، په دے وجه رشوت اخلی چه پولیس ته هغه معاوضه نه ملاویږی، اود پنجاب پولیس برابرد مراعات ورکړے شی چه پولیس پخپله پښنو اودریږی۔ زمونږ پولیس خو د اولس خدمت کوی نو هغوی ته د د نورو صوبو برابر مراعات ملاؤشی۔ د دے سره زه خپل تحریک واپس واخلم او دا ریکویسټ کوم چه پولیس زمونږ د پاره جوړ دے اوهغوی سره څومره چه کولے شی هغه د اوکړے شی۔

جناب سپیکر: تھینک یو جی۔ جاوید عباسی صاحب، جلدی جلدی جی۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر صاحب! آپ نے حکم کیا، ہم اپنی بات ایک منٹ سے بھی پہلے ختم کر دیں گے۔ ویسے تو چھرے، جس طرف بھی میں دیکھ رہا ہوں سب کو بھوک لگی ہوئی ہے اور سب کی خواہش یہی ہے کہ وقفہ کیا جائے۔ جناب سپیکر۔۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: وقفے کے سلسلے میں عرض کروں کہ آج کام کچھ زیادہ کرنا ہے، آگے دو چار جنازے بھی ہیں تو سیکنڈ شفٹ نہیں کریں گے۔ ایک گھنٹہ، ڈیڑھ، جتنا بھی۔۔۔۔۔۔

جناب محمد جاوید عباسی: Thank you very much۔ سپیکر صاحب، اگر یہ دن آپ بڑھادیں دو چار روز۔۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نماز کیلئے بریک کریں گے۔ کھانا بھی اگر آپ کہتے ہیں تو مل جائے گا، دے دیں گے۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر یہ دن جو ہیں، دن بڑھادیں اگر۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، دن نہیں بڑھا سکتے، Requirement ایسی ہے کہ مجبوری ہے۔ آپ کا اپنا بجٹ ہے اپنا ہاؤس ہے، جس طریقے سے آپ کہیں گے ہم چلائیں گے لیکن Second sitting آج ممکن نہیں ہے۔ بس کھانے کا بندوبست کریں۔

جناب محمد جاوید عباسی: اچھا سر۔ تھینک یو سپیکر صاحب، میں اس صوبے کی بگڑتی ہوئی Law & order situation جو ابھی اس وقت ہے، جو Challenge ہماری پولیس کو ابھی ہے اور کچھ آنے والے دنوں میں ہونگے اس کو مدنظر رکھتے ہوئے میں اپنی کٹوتی کی تحریک کو اس امید کے ساتھ واپس لے رہا

ہوں کہ ہماری جو پولیس ہے وہ بھی اپنے آپ کو اس طرح مضبوط بنائے گی، اس طرح وہ اپنے اندر خود ریفارمز لائے گی کہ وہ ان حالات کا صحیح معنوں میں مقابلہ کر سکے۔ تو جناب سپیکر میں اپنی کٹوتی کی تحریک واپس لیتا ہوں۔

جناب سپیکر: سردار اورنگزیب صاحب۔

سردار اورنگزیب نلوٹھہ: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر محکمہ پولیس صوبہ سرحد میں اور پورے ملک میں، صوبے کے اور ملک کے امن وامان کی ذمہ داری محکمہ پولیس پر ہوتی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ کسی تھانے کے ایس ایچ او کی مرضی کے بغیر چڑیا پر نہیں مار سکتی ہے اور امن وامان قائم رکھنا پولیس کی اہم ذمہ داری ہے اور اس وقت پورا ملک خصوصاً صوبہ سرحد امن وامان کے حوالے سے دہشت گردی کی لپیٹ میں ہے۔ میں چاہتا ہوں جناب سپیکر صاحب، کہ جو رقم بجٹ میں پولیس کیلئے رکھی گئی ہے، کٹوتی کی میں نے بالکل تحریک پیش کی ہے لیکن اس رقم کو مزید بڑھائی جائے تاکہ دہشت گردی پر کنٹرول ہو۔ میں سمجھتا ہوں جناب سپیکر صاحب، جیسے صوبے میں امن وامان قائم ہو گا تو انشاء اللہ خوشحالی آئے گی لیکن اس کی صرف ایک ہی صورت ہے جناب سپیکر صاحب، اس بات پہ آج سے اگر آٹھ سال پیچھے دیکھا جائے تو میرے خیال کے مطابق یہ بم دھماکے اور دہشت گردی نہ ہونے کے برابر تھی۔ آج اگر صوبے میں اور پورے ملک میں دہشت گردی کو فروغ دیا گیا یا فروغ ملا تو صرف امریکہ نوازی کی وجہ سے ملا اور اس کی بڑی ذمہ داری جنرل مشرف پر عائد ہوتی ہے۔ میں پورے ایوان سے اور پوری قوم سے اپیل کرتا ہوں کہ اس دہشت گرد کو اس منصب سے ہٹایا جائے تو انشاء اللہ امن وامان قائم ہو گا۔ میں جناب سپیکر پولیس کے حوالے سے یہ تجویز پیش کرتا ہوں کہ تھانوں میں Investigation کا الگ محکمہ ہے اور تھانے کی پولیس الگ ہے، سابقہ طریقہ کار کے مطابق Investigation کو ختم کیا جائے، دو دکانیں بند کی جائیں اور Investigation کا محکمہ ختم کر کے صرف وہی تھانے والا پرانا سسٹم بحال کیا جائے۔ اسی کے ساتھ میں اپنی کٹوتی کی تحریک بھی واپس لیتا ہوں۔

جناب سپیکر: تھینک یو جی۔ یہ صدر، کورٹس اور چند ایسے وغیرہ ہیں جنکے متعلق ہم بحث نہیں کر سکتے۔ آپ کے جو جذبات اس وقت پولیس کے ریفارمز کے سلسلے میں اور یہ جو کٹ موشنز آئی ہیں، تو اس سلسلے میں اتنا عرض کرتا چلوں کہ پولیس پبلک سیفٹی اور پولیس کمپلینٹ کمیٹی بنی ہیں جس میں کمی ہے، ابھی پوری نہیں ہوئی، آپ دوستوں کو اس میں شامل کر رہے ہیں، نئی System of Training میں آپ لوگوں

کوUp to date propose کرنا ہوگا،New devices۔آج کل مخدوش حالات ہیں، جو پولیس کو درپیش ہیں، نئے Devices بھی آپ لوگوں نے تجویز کرنے ہیں، تنخواہیں بھی پولیس کی کم ہیں اور اختیارات بہت زیادہ ہیں جس کی وجہ سے اتنی خرابیاں بھی سسٹم میں آئی ہیں۔ تو کچھ پولیس کے دستے ہیں، پتہ نہیں Lead force کہتے ہیں یا کچھ ہے، جو کافی Alert ہے۔ اس Type کی ٹریننگ کو اگر آگے بڑھایا جائے تو انشاء اللہ پولیس میں بہت بہتری آئے گی۔ Thank you very much۔آپ نے کٹ موشنز withdraw کی ہیں تو، Since all the Honourable Members have withdrawn their cut motions on Demand No.10, therefore, the question before the House is that Demand No.10 may be granted. Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it, Demand is granted.

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، میری اس میں یہ گزارش ہے کہ Volume-I جو ہے، اس میں جتنا بھی کٹ موشنز سے متعلق مواد تھا، وہ ختم ہو گیا ہے۔ باقی جو کتابیں ہیں، ہم میں سے اکثر ممبران گھر سے لائے نہیں ہیں تو کیا بہتر نہیں ہو گا کہ آج ابھی اس کو Wind up کر لیں؟ کیونکہ سر، پھر ہمارے پاس Material ہے نہیں کہ کسی کی سپورٹ میں لائیں۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر صاحب، میں اسرار اللہ گنڈاپور کی بات سے اتفاق کرتا ہوں۔ یہ تقریباً گیارہ بارہ تک نئے ڈیمانڈز ہیں اور اگر آپ دیکھیں تو نام بھی ان ڈیمانڈز پر زیادہ ہیں۔ آخر میں جو ڈیمانڈز ہیں، ان میں ایک ایک، دو دو نام ہیں، مطلب ہے کہ ان میں اتنے زیادہ نام نہیں ہیں تو جو Already ڈیمانڈز ہو گئے ہیں، Dispose off ہو گئے ہیں، ان میں زیادہ نام تھے اسلئے ہم نے تیاری اسی کتاب کے مطابق کی تھی، تو توجہ فرمائیں جی۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، میں سمجھ گیا۔ Thank you very much. The sitting is adjourned till 9.30 a. m. of tomorrow morning. Thank you.

(اسمبلی کا اجلاس بروز بدھ مورخہ 25 جون 2008ء صبح ساڑھے نو بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)